درسِ نظامی کے نصاب میں داخل علمِ نحو کی اہم کتاب

اَلنَّحْوُ أَبُو الْعُلُوْمِ

SC 1286

درس نظامی کے نصاب میں داخل علمِ نحو کی اہم کتاب

پیشکش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : نصاب النحو

پیش کش : مجلس المدینة العلمیة (شعبۂ درسی کتب)

سن طباعت : ربیع الاول ۱۴۳۲ھ، ۱۲ نومبر ۲۰۱۱ء

صفحات : 273 صفحات

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

قیمت :

مکتبة المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

’’بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ‘‘ کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ’’نیّتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه.** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطَبَراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کولکھ کر ’’اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی حِفْظِكَ ‘‘ پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر

کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کرکے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پرُ مطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

......علماء کی شان......

اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان پرنور ہے کہ: ''جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لیے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالی کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالی فرمائے گا: ((تَمَنَّوا عَلَيَّ مَا شِئْتُمْ)) ''یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو''، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: ''یہ مانگو وہ مانگو''۔ یعنی جیسے لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے جنت میں بھی ان کے محتاج ہونگے۔

(''الجامع الصغیر'' للسیوطی، الحدیث: ۲۲۳۵، ص ۱۳۵)

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لیے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینۃ العلمیۃ**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ

سنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس علمی ،تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اوردوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کودن گیارہویں اوررات بارہویں ترقّی عطافرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیرکوزیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضراءشہادت، جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم

رمضان المبارک۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

الحمد لله رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین اما بعد!

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اس کی گرامر (بول چال کے قواعد) کو جاننا ضروری ہے، اور گرامر کو عموماً دو ہی طریقوں سے جانا جاتا ہے، یا تو اہل زبان سے، یا اس زبان کے قواعد وضوابط پر مشتمل کتب وتحریری مواد کے مطالعہ سے۔ عربی زبان کے اصول وقواعد کو علم صرف ونحو میں بیان کیا جاتا ہے، بالفاظ دیگر عربی زبان کی گرامر کو صرف ونحو کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ علوم عربیہ کو سمجھنے کے لیے علم نحو کا کردار کلیدی ہوتا ہے، اسی لیے علوم عربیہ خصوصاً قرآن وحدیث کو بہتر طریقے سے جاننے کے لیے اس علم کا جاننا ناگزیر قرار دیا جاتا ہے۔ اس علم کی اہمیت کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے کہ اس علم کے واضع خود حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں ۔حضرت ابوالاسود ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۶۹ھ) فرماتے ہیں: ''میں نے باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ کسی فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے ایک شخص کو غلط گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں عربی کے قواعد پر کوئی کتاب لکھی جائے، تین دن کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے ایک صحیفہ عنایت فرمایا جس میں اسم فعل اور حرف کی تعریف تھی اور فرمایا تم تلاش اور جستجو سے اس میں اضافہ کردو۔'' سیدنا ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں باب عطف، نعت، تعجب، اور حروف مشبہ بالفعل کا اضافہ کیا۔ جو کچھ لکھتے اسے اصلاح کے لیے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں پیش کردیتے۔

(حاشیہ نحو میر، از علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمۃ اللہ الغنی)

منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام ابوالعباس ثعلب نحوی نے ابوبکرابن مجاہد مقری سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ارشادفرمایا: '' کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اس کی تفاسیر لکھیں، اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے احادیث کی خدمت کی کہ ان کو روایت کر کے دوسروں تک پہنچایا اوران کی شروحات لکھیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے فقہ کی خدمت کی، یہ سب کے سب فائز المرام ہوئے، اور میں علم نحو میں مشغول ہو کر (زید وعمرو) کرتا رہا۔ میرا آخرت میں کیا حال ہوگا؟'' حضرت ابوبکرابن مجاہد مقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ میں اسی رات اپنے گھر آیا تو خواب میں سید عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ '' جاؤ اور ابوالعباس سے ہمارا سلام کہنا اوران سے کہنا '' **انت صاحب العلم المستطیل** '' یعنی تم وسیع علم والے ہو'' کہ قرآن وحدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔

الحمدللہ علی احسانہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک '' **دعوت اسلامی** '' کی مجلس '' **المدینۃ العلمیۃ** '' کے '' **شعبۂ درسی کتب** '' نے '' نصاب الصرف '' کے بعد اب علم نحو کے انتہائی اہم قواعد پر مشتمل کتاب بنام '' **نصاب النحو** '' پیش کرنے کی سعی کی ہے جو جامعۃ المدینہ کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ اس پر مندرجہ ذیل نکات کے تحت کام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

☆ ...... کتاب ھذا کو حتی المقدور سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆ ...... کتاب کی افادیت کو بڑھانے کے لیے اسباق کے آخر میں مشقوں کا بھی اندراج کیا گیا ہے۔

☆......مختلف اسباق میں جدید عربی الفاظ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے تا کہ طلبہ کا جدید الفاظ سیکھنے کی طرف میلان ہو۔

☆......بعض مقامات پر اسباق کی مناسبت سے مفید حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

☆......اس کتاب میں طلبہ کے علمی ذوق کو برقرار رکھنے کے لیے انتہائی اہم معلومات پر مشتمل جگہ بہ جگہ درسی پھول خوشبوئیں لٹا رہے ہیں جن کی افادیت کا اندازہ ان کے مطالعے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

☆......کتاب کے آخر میں طلبہ کے علمی ذوق میں مزید اضافے کیلئے علم نحو کے ابتدائی قواعد وامثلہ پر مشتمل ایک مختصر ونہایت ہی مفید منظوم رسالہ بھی شامل کیا گیا ہے طلباء کرام اسے زبانی یاد کریں تا کہ کم از کم وقت میں کثیر قواعد کو یاد کیا جا سکے۔امید ہے کہ اس کتاب کے ذریعے طلبہ با آسانی علم نحو کے قواعد سیکھ کران کا اجراء کرسکیں گے۔

آخر میں اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کی تمارین سے صرف نظر نہ کریں بلکہ طلبہ سے حل کروائیں۔ان تمام تر کوششوں کے باوجود اگر اہل فن کتابت کی یا فنی غلطی پائیں تو مجلس کو مطلع فرما کر مشکور ہوں۔

اللہ عزوجل سے دعاء ہے کہ بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی وتمام علماء اہل سنت کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے اور قرآن وسنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک ''دعوت اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول **''المدینۃ العلمیہ''** کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم)

شعبۂ درسی کتب

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبق نمبر:

﴿......ابتدائی باتیں......﴾

علم نحو کی تعریف:

نحو کا لغوی معنی راستہ، کنارہ یا ارادہ کرنا ہے۔ جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ایسے قواعد بیان کئے جائیں کہ جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کے آخر میں تبدیلی واقع ہونے یا نہ ہونے اور اس تبدیلی کی نوعیت کا علم حاصل ہو، نیز کلمات کو آپس میں ملانے کا طریقہ بھی معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع:

اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کہ اس علم میں ان ہی کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔

موضوع کی تعریف:

کسی علم کا موضوع وہ شے ہوتی ہے جس کی ذات سے متعلقہ احوال کے بارے میں اس علم میں بحث کی جائے، جیسا کہ علم طب کا موضوع بدنِ انسانی ہے۔

علمِ نحو کی غرض (فائدہ):

عربی لکھنے اور بولنے میں ترکیبی غلطیوں سے بچنا۔

نحو کو نحو کہنے کی وجوہات:

۱۔ نحو کا ایک معنی "طریقہ" ہے۔ چونکہ متکلم اس علم کے ذریعے عرب کے طریقے پر

چلتا ہے اس لیے اس علم کو''نحو'' کہتے ہیں۔

۲۔نحو کا ایک معنی''کنارہ'' بھی ہے۔چونکہ اس علم میں کلمے کے کنارے پر موجود(آخری حرف)سے بحث کی جاتی ہے اس لیے اسے''نحو'' سے تعبیر کیا گیا۔

۳۔اس کا ایک معنی''ارادہ کرنا'' بھی ہے۔جس نے سب سے پہلے اس علم کے قواعد کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اس نے نَـــحَـــوْتُ کا لفظ استعمال کیا۔جس کا معنی ہے''میں نے ارادہ کیا'' اس لیے اسے''نحو'' کہا گیا۔

٤۔اس کا ایک معنی''مثل'' بھی ہے۔چونکہ اس علم کا جاننے والا عربوں کی مثل کلام کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اس لیے اسے''نحو'' کا نام دیا گیا۔

علم نحو کا واضع:

اس علم کے واضع حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ تعالی عنہ ہی کے حکم سے حضرت ابوالاسود عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَدۡ نے باقاعدہ اس علم کی تدوین کی۔

☆☆☆☆☆

سبق نمبر: 2

﴾......لفظ اور اس کی اقسام کا بیان......﴿

لفظ کی تعریف: لفظ کا لغوی معنی پھینکنا اور اصطلاحی معنیٰ ''مَایَتَلَفَّظُ بِهِ الْاِنْسَانُ'' ہے، یعنی جس کا انسان تلفظ کرے۔

لفظ کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مہمل ۲۔موضوع

۱۔ مہمل کی تعریف:

وہ لفظ جس کا کوئی معنی نہ ہو۔جیسے: وانی، ووٹی، وائے وغیرہ۔

۲۔موضوع کی تعریف:

وہ لفظ جس کا کوئی معنی ہو۔جیسے: پانی، روٹی، چائے وغیرہ۔

لفظ موضوع کی اقسام :

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مفرد ۲۔مرکب

۱۔مفرد کی تعریف:

وہ اکیلا لفظ جو بامعنی ہو۔اسے ''کلمہ'' بھی کہتے ہیں۔جیسے: طَاوِلَةٌ (میز)۔

۲۔مرکب کی تعریف:

وہ لفظ جو دو یا دو سے زیادہ کلمات کا مجموعہ ہو۔جیسے: اَلْجَوَّالُ جَدِیْدٌ (موبائل نیا ہے)، اَلْیَوْمَ أَکَلَ زَیْدُنِ الْعُجَّةَ (زید نے آج آملیٹ کھایا)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مہمل اور موضوع الفاظ الگ الگ کریں۔

١۔کھاناوانا ٢۔میزویز ٣۔قلم ولم ٤۔پیسے ویسے ٥۔کرسی ورسی ٦۔بستر وستر ٧۔چادروادر ٨۔بوتل ووتل ٩۔کاپی واپی ١٠۔پنکھاونکھا ١١۔برتن ورتن ١٢۔بات وات

سوال نمبر2: مفرد اور مرکب الگ الگ کریں۔

١ .اَللّٰہُ وَاحِدٌ ٢ .مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ٣ .عَالِمٌ ٤ .تِلْمِیْذٌ ٥ .اَلْوَلَدُ نَائِمٌ ٦ رَکِبَ عَلِیٌّ ٧ .اَلْکِتَابُ ٨ .مَدِیْنَۃٌ ٩ .اَلْمَدْرَسَۃُ ١٠ .جَاءَ الْأُسْتَاذُ ١١ .بَغْدَادُ ١٢ .اَلْحَرُّ شَدِیْدٌ.

سوال نمبر3: یہ بتائیں کہ ہر مرکب میں کتنے کلمات موجود ہیں؟

١ .عَالِمُ الغَیْبِ ٢ .جَاءَ الْحَقُّ ٣ .کَنْزُالاِیْمَانِ ٤ .اَلْوَلَدُ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ ٥ .قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ٦ .صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ٧ .اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٨ .قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ ٩ .أَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ ١٠ .أَلْھَوَاءُ ضَرُوْرِيٌّ لِلْحَیَاۃِ ١١ .اَلْقِطَارُ (ریل) أَسْرَعُ مِنَ البَاصِّ (بس) ١٢ .دَخَلَ عَلِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ
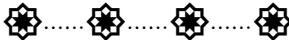
سبق نمبر: 3

﴿......کلمہ کی اقسام کا بیان......﴾

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

۱۔ اسم کی تعریف:

اسم کا لغوی معنیٰ ''بلندی'' یا ''نشانی'' ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے: اَلْبَصْرَةُ، اَلبَاکِسْتَانُ۔

۲۔فعل کی تعریف:

فعل کا لغوی معنیٰ '' کام کرنا'' ہے۔اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے۔ جیسے: سِرْتُ (میں نے سیر کی/ میں چلا)۔

۳۔حرف کی تعریف:

حرف کا لغوی معنیٰ ''طرف'' یعنی کنارہ ہے۔اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت نہ کرے۔ جیسے: مِنْ اور اِلٰی.

تینوں کی وضاحت:

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا)

اس مثال میں ''سِـــرْتُ'' (میں چلا) فعل ہے، اس لیے کہ یہ دوسرے کلمے

سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس میں زمانہ بھی پایا جا رہا ہے۔

اور بصرہ اور کوفہ دونوں اسم ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں دوسرے کلمے سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جا رہا۔

اور مِنْ اور اِلٰی دونوں حرف ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں دوسرے کلمہ سے ملے بغیر اپنے معنی (ابتداء وانتہا) پر دلالت نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں۔

١.زَیْدٌ ٢.اِنْسَانٌ ٣.رَخِیْصٌ (سستا) ٤.ذَھَبَ (وہ گیا) ٥.یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) ٦.تَمْرٌ (کھجور) ٧.عَلٰی ٨.فِی ٩ لَبَنٌ (دودھ) ١٠.أَکَلَ (اس نے کھایا) ١١.مِنْ ١٢.عَنْ ١٣.بَیْتٌ (گھر) ١٤.حَتی ١٥.یَغْسِلُ (وہ غسل کرتا ہے) ١٦.اِلٰی ١٧.یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے) ١٨ .ثَوْبٌ (کپڑا) ١٩.خُبْزٌ (روٹی) ٢٠.دَرْسٌ (سبق)۔

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں میں سے اسم فعل اور حرف الگ الگ کریں۔

١.ذَھَبَ زَیْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا) ٢.زَیْدٌ یَأْکُلُ الْخُبْزَ (زید روٹی کھاتا ہے) ٣ .اَلْوَلَدُ یَشْرَبُ الْمَاءَ (بچہ پانی پیتا ہے) ٤.اَلثَّوْبُ رَخِیْصٌ (کپڑا سستا ہے) ٥.ذَھَبَ الْأُسْتَاذُ اِلَی الْمَسْجِدِ (استاد مسجد کی طرف گیا) ٦.جَلَسَ الاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ (امام مسجد میں بیٹھا)۔
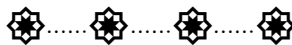
سبق نمبر:

﴿......اسم، فعل اور حرف کی علامات کا بیان......﴾

علامات، علامت کی جمع ہے۔ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے جس سے وہ چیز پہچانی جاتی ہے۔ لہٰذا اسم، فعل اور حرف کی علامات بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔اسم کی علامات:

۱۔شروع میں الف لام کا ہونا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ. ۲۔آخر میں تنوین کا ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ. ۳۔تثنیہ ہونا[۱]۔ جیسے: کِتَابَانِ. ٤۔جمع ہونا۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ. ۵۔مذکر ہونا۔ جیسے: ضَارِبٌ. ٦۔مؤنث ہونا۔ جیسے: ضَارِبَةٌ. ۷۔شروع میں حرف نداء کا ہونا۔ جیسے: یَا یُوْسُفُ. ۸۔شروع میں حرف جر کا ہونا۔ جیسے: فِی الْقَافِلَةِ. ۹۔موصوف ہونا۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ میں عَبْدٌ. ۱۰۔منسوب ہونا۔ جیسے: رَضَوِیٌّ، مَکِّیٌّ. ۱۱۔مضاف ہونا۔ جیسے: طِفْلُ زَیْدٍ میں طِفْلُ. ۱۲۔مسندالیہ ہونا۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ. ۱۳۔مصغر ہونا۔ جیسے: حُسَیْنٌ.

۲۔فعل کی علامات:

۱۔ماضی ہونا۔ جیسے: نَصَرَ. ۲۔مضارع ہونا۔ جیسے: یَنْصُرُ. ۳۔امر ہونا۔ جیسے: اُنْصُرْ. ٤۔نہی ہونا۔ جیسے: لَا تَنْصُرْ. ۵۔شروع میں قد کا ہونا۔ جیسے: قَدْ دَخَلَ. ٦۔شروع میں سین یا سوف کا ہونا۔ جیسے: سَیَعْلَمُ، سَوْفَ یَعْلَمُ.

---

1 ......فعل کے وہ صیغے جو تثنیہ اور جمع کہلاتے ہیں جیسے: ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں ورنہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا۔

۷۔شروع میں حروف جوازم میں سے کسی حرف کا ہونا۔جیسے:لَمْ یَضْرِبْ. ۸۔شروع میں حروف نواصب میں سے کسی حرف کا ہونا۔جیسے:لَنْ یَّضْرِبَ. ۹۔آخر میں نون تاکید کا ملا ہونا چاہے ثقیلہ ہو یا خفیفہ۔جیسے:لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ. ۱۰۔آخر میں تائے ساکنہ کا ہونا۔جیسے:دَخَلَتْ. ۱۱۔آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز کا ہونا۔جیسے:خَرَجْتُ. ۱۲۔صرف مسند ہونا۔جیسے:ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ.

۳۔حرف کی علامات:

اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔البتہ اس کے چند فوائد ہیں۔جیسے دو اسموں یا دو فعلوں یا دو جملوں یا اسم اور فعل میں ربط پیدا کرنا۔مثلاً: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، تَعَلَّمَ زَیْدُنِ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ، اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، ضَرَبْتُ بِالْیَدِ.

☆☆☆☆☆

ترکیب: بسم اللہ الرحمن الرحیم

''ب''حرف جار،''اسم''مضاف،''اللہ''اسم جلالت موصوف،الف لام برائے تعریف،''رحمن''صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ،اس میں''ھو''ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل،صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول۔الف لام برائے تعریف،''رحیم''صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ،اس میں''ھو''ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل،صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی۔''اللہ''اسم جلالت موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مضاف الیہ،''اسم''مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر''ابتدئ''فعل مقدر کا ظرف مستقر،''ابتدئ''صیغہ واحد متکلم اس میں''انا''ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل، ''ابتدئ''فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مشق

سوال نمبر :اسم،فعل اور حرف الگ الگ کریں اور ان کی علامات کی نشاندہی کریں۔

۱ .قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ. ۲ .قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. ۳ .فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ. ٤ .جَلَسْتُ فِى الْمَسْجِدِ. ٥ .جَاءَ السَّارِقُ فِى الْبَيْتِ. ٦ .اَللّٰهُ اَكْبَرُ. ۷ .اَلصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ أَبُوْهَا. ۸ .اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ. ۹ .كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلاَ تُسْرِفُوْا. ۱۰ .اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. ۱۱ .زَيْدٌ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ. ۱۲ .مَا ضَرَبَ زَيْدٌ. ۱۳ .هَلْ تَشْكُرُ اللّٰهَ بَعْدَ الطَّعَامِ؟ ١٤ .يَعْبُدُ الْمُسْلِمُ رَبَّهٗ. ١٥ .هَلْ فِى الْحَدِيْقَةِ أَشْجَارٌ؟ ١٦ .خَالِدٌ كَالْأَسَدِ. ١٧ .طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْمَشْرِقِ. ١٨ .دَخَلُوْا فِى دَارِهٖ. ١٩ .أُحِبُّ جَمْعِيَّةَ "الدَّعْوَةِ الاِسْلاَمِيَّةِ". ٢٠ .اُنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ. ٢١ .اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. ٢٢ .اِجْلِسْ عَلَى السَّرِيْرِ. ٢٣ .جِئْتُ مِنْ لاَهَوْرَ. ٢٤ .هٰذَاالْكِتَابُ لِزَيْدٍ. ٢٥ .قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. ٢٦ .لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ.
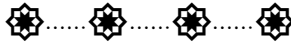
سبق نمبر:

﴿......جنس کے اعتبار سے اسم کی اقسام......﴾

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مذکر ۲۔مؤنث

۱۔اسم مذکر کی تعریف:

وہ اسم جس میں تانیث کی علامت نہ ہو۔جیسے: فَرَسٌ (گھوڑا)۔

۲۔اسمِ مؤنث کی تعریف:

وہ اسم جس میں تانیث کی علامت[1] پائی جاتی ہو۔جیسے: نَاقَةٌ (اونٹنی)

علاماتِ تأنیث:

تانیث کی تین علامات ہیں: ۱۔گول تاء (ۃ) جیسے: بَقَرَةٌ. ۲۔الف مقصورہ جیسے: بُشْریٰ. ۳۔الف ممدودہ جیسے: سَوْدَاءُ.

فائدہ:

مؤنث کی دو طرح تقسیم کی گئی ہے: (۱) مؤنث کے مقابلے میں نر جاندار ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔(۲) مؤنث کے آخر میں علامت تانیث ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

تقسیم اول

اس اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مؤنث حقیقی ۲۔مؤنث لفظی

---

1 ......چاہے علامت تانیث لفظاً ہو جیسے مذکورہ مثال، یا تقدیراً جیسے: اَرْضٌ۔اس میں علامت تانیث اگرچہ لفظاً موجود نہیں مگر تقدیراً ہے، اس لیے کہ اس کی تصغیر اُرَیْضَةٌ ہے اور قاعدہ ہے کہ تصغیر اسم کو اصل پر لیجاتی ہے۔

۱۔مؤنث حقیقی کی تعریف:

وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو چاہے اس میں علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔جیسے: اِمْـرَأَةٌ. اس کے مقابلے میں اِمْـرَءٌ (مرد) نر جاندار ہے اور أَتَـانٌ (گدھی) اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) نر جاندار ہے۔

۲۔ مؤنث لفظی کی تعریف:

وہ مؤنث جس کے مقابلے میں کوئی نر جاندار نہ ہو خواہ اس میں علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔جیسے: ظُلْمَةٌ (اندھیرا) اور عَیْنٌ (پانی کا چشمہ)

تقسیم ثانی

اس اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مؤنث قیاسی ۲۔مؤنث سماعی

۱۔مؤنث قیاسی کی تعریف:

وہ مؤنث جس میں علامت تانیث لفظاً موجود ہو۔جیسے: عَائِشَةُ.

۲۔مؤنث سماعی کی تعریف:

وہ مؤنث جس میں علامت تانیث لفظاً موجود نہ ہو لیکن اہل عرب اسے بطور مؤنث استعمال کرتے ہوں۔جیسے: اَرْضٌ، شَمْسٌ.

فائدہ:

اہل عرب جن اسماء کو بغیر علامت تانیث مؤنث استعمال کرتے ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔حَرْبٌ (جنگ) ۲۔کَأسٌ (پیالہ) ۳۔عَـصَا (لاٹھی) ٤۔أَفْـعٰی

(خبیث سانپ) ٥۔فَلَکٌ(آسمان) ٦۔نَعْلٌ(جوتا) ٧۔بِئْرٌ(کنواں) ٨۔ نَابٌ (نوکیلے دانت) ٩۔ثَعْلَبٌ(لومڑی) ١٠۔أَرْنَبٌ(خرگوش) ١١۔أَرْضٌ (زمین) ١٢۔شَمْس (سورج)۔١٣......عورتوں کے تمام نام۔جیسے: مَرْیَمُ، زَیْنَبُ، هِنْدٌ. ١٤......وہ اسماء جو عورتوں ہی کے لیے مخصوص ہوں۔جیسے:أُمٌّ، عُرُوْسٌ. ١٥......شرابوں کے تمام نام۔جیسے:خَمْرٌ. ١٦......دوزخ کے تمام نام۔جیسے:سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرُ. ١٧......جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہوں[1]۔ جیسے:یَدٌ(ہاتھ) رِجْلٌ(ٹانگ)اور أُذُنٌ(کان)۔ ١٨......ہواؤں کے تمام نام۔ جیسے:صَبَا، قَبُوْلٌ، دَبُوْرٌ، جَنُوْبٌ، شَمَالٌ.

تنبیه:

بعض اسماء مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

سِکِّیْنٌ (چھری) سُلَّمٌ(سیڑھی) سُوْقٌ(بازار) سَبِیْلٌ(راستہ)طَرِیْقٌ (راستہ) کَبِدٌ(کلیجی) حَالٌ(حالت) حَانُوْتٌ(دکان) رِحْمٌ(بچہ دانی) لِسَانٌ(زبان) نَفْسٌ (جان) سَمَاءٌ(آسمان) سِلاَحٌ(ہتھیار) رُوْحٌ(روح)جَرَادٌ(ٹڈی) بَلَدٌ(شہر)

☆☆☆☆☆

1 ......لیکن حَاجِبٌ (بھنویں) مِرْفَقٌ(کہنی)صَدْغٌ(کنپٹی)اس حکم سے خارج ہیں۔

مشق

سوال نمبر :۔علامتِ تانیث کی نشاندہی کریں۔

۱.غُرفَةٌ ۲.صَحرَاءُ ۳.حُبلٰی ٤.دَرَّاجَةٌ ٥.مَکتَبَةٌ ٦.حَمرَاءُ
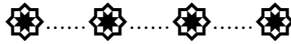
۷.عُظمٰی ۸.أَشیَاءُ ۹.کُبریٰ ۱۰.سَیَّارَةٌ ۱۱.خَضرَاءُ.

سوال نمبر2:۔مذکر ومؤنث علیحدہ علیحدہ کریں۔

شَیخٌ، جَدَّةٌ، عُصفُورَةٌ، أُمٌّ، زَینَبُ، اِمرَءٌ، اِمرَأَةٌ، طَائِرٌ، أُذُنٌ، فَمٌ، أَرضٌ، وَقتٌ، سَودَاءُ، صُغریٰ، رَجُلٌ، کِتَابٌ، کُرَّاسَةٌ.

سوال نمبر3:۔درج ذیل اسماءِ مؤنث کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

۱.جَدَّةٌ ۲.أُختٌ ۳.أُمٌّ ٤.عُصفُورَةٌ ٥.زَینَبُ ٦.اِمرَأَةٌ

۷.أُذُنٌ ۸.جَهَنَّمُ ۹.سَعِیرٌ ۱۰.سَودَاءُ ۱۱.یَدٌ ۱۲.کُرَّاسَةٌ.

❁......❁......❁......❁

❁...... روزی کا ایک سبب ......❁

"عن انس بن مالک قال: کان أخوان علی عهد النبی صلی الله علیه و سلم فکان أحدهما یأتی النبی صلی الله علیه و سلم والآخر یحترف فَشَکَی المُحترِف أخاه إلی النبی صلی الله علیه و سلم فقال لعلّک تُرزق به."

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دورِاقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابَرَکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، اور دوسرا بھائی کاریگر تھا۔ (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: شاید! "تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔" (سُنَنُ التِرْمِذِیّ ج۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۲)

سبق نمبر:

﴿......افراد کے اعتبار سے اسم کی اقسام......﴾

اس اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱ واحد ۲ تثنیہ ۳ جمع

۱۔واحد کی تعریف[1]:

وہ اسم جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد)

۲۔تثنیہ کی تعریف:

وہ اسم جو دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمَانِ (دو مسلمان مرد)

تثنیہ بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں ـَانِ (الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور) لگانے سے بنتا ہے یا ـَینِ (یاء ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور) لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ[2] یا مُسْلِمَیْنِ[3].

۳۔جمع کی تعریف:

وہ اسم جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، رِجَالٌ.

بناء کے اعتبار سے جمع کی اقسام

جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱ جمع سالم ۲ جمع مکسر

---

1 ......جس میں تثنیہ اور جمع کی کوئی علامت نہ ہو وہ واحد ہے۔ جیسے: قَلَمٌ (ایک قلم) رَجُلٌ (ایک مرد) وغیرہ۔

2 ......حالت رفعی میں۔

3 ......حالت نصبی و جری میں۔

۱۔جمع سالم کی تعریف:

وہ جمع جس میں واحد کی صورت سلامت ہو صرف اس کے آخر میں کچھ حروف (وْنَ، یْنَ، اتٌ) بڑھا دیئے گئے ہوں۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ،أَرْضٌ سے أَرْضُوْنَ، اور مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع سالم کی اقسام

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: ۱ جمع مذکر سالم ۲ جمع مؤنث سالم

۱۔جمع مذکر سالم کی تعریف:

وہ جمع جو واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ (--ُوْنَ) یا یاء ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ (--ِیْنَ) بڑھا کر بنائی گئی ہو۔ جیسے : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ[1] ، مُسْلِمِیْنَ[2] .

بنانے کا طریقہ:

یہ جمع واحد کے آخر میں ـُوْنَ (واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ) یا ـِیْنَ (یاء ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ) کا اضافہ کرنے سے بنتی ہے۔ جیسے مذکورہ مثالیں۔

۲۔جمع مؤنث سالم کی تعریف:

وہ جمع جو الف اور تاء (ـَاتٌ) بڑھا کر بنائی گئی ہو۔ جیسے : مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ[1] ، مُسْلِمَاتٍ[2] .

بنانے کا طریقہ:

1 ......حالتِ رفعی میں 2 ...... حالتِ نصبی وجری میں

واحد کے آخر میں ـَـاتٌ (الف ماقبل مفتوح اور تائے مضمومہ یا مکسورہ) لگانے سے بنتی ہے، جیسے مذکورہ مثالیں۔

۲۔جمع مکسر کی تعریف:

وہ جمع جس میں واحد کی صورت سلامت نہ رہے۔ جیسے: قَلَمٌ سے أَقْلامٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ.

تعدادِ اَفراد کے اعتبار سے جمع کی اقسام

تعدادِاَفراد کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع قلت ۲۔جمع کثرت

۱۔جمع قلت کی تعریف:

وہ جمع جو تین سے لیکر دس تک افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: أَقْوَالٌ، أَنْفُسٌ وغیرہ۔

جمع قلت کے اوزان:

اس کے مندرجہ ذیل چھ اوزان ہیں۔یعنی ان اوزان میں سے کسی وزن پر آنے والی جمع ''جمع قلت'' کہلائے گی:

(۱)أَفْعَالٌ. جیسے: أَقْلامٌ (۲) فِعْلَةٌ. جیسے: غِلْمَةٌ. (۳)أَفْعُلٌ. جیسے: أَنْفُسٌ.
(۴)أَفْعِلَةٌ. جیسے: أَلْسِنَةٌ (۵)مُفْعِلُوْنَ[1] جیسے: مُسْلِمُوْنَ (۶) مُفْعِلاتٌ[2] جیسے: مُسْلِمَاتٌ

۲۔جمع کثرت کی تعریف:

وہ جمع جو دس سے اوپر لامحدود افراد پر دلالت کرے جیسے: عُلَمَاءُ، طَلَبَةٌ وغیرہ۔

جمع کثرت کے اوزان:

1 ...... 2 ......جبکہ یہ بغیر الف لام کے ہوں۔

اس کے کثیر اوزان ہیں چند مشہور اوزان درج ذیل ہیں۔

١ . فِعَالٌ . جیسے: عِبَادٌ . ٢ . فُعَلاءُ . جیسے: عُلَمَاءُ . ٣ . أَفْعِلاءُ . جیسے: أَنْبِيَاءُ .
٤ . فُعُلٌ . جیسے: رُسُلٌ . ٥ . فُعُولٌ . جیسے: نُجُومٌ . ٦ . فُعَّالٌ . جیسے: خُدَّامٌ . ٧ . فَعْلٰی . جیسے: مَرْضٰی . ٨ فَعَلَةٌ . جیسے: طَلَبَةٌ .
٩ . فِعَلٌ . جیسے فِرَقٌ ١٠ فِعْلانٌ جیسے: غِلْمَانٌ .

تنبیه:

جمع مکسر کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ جیسے: سِوَارٌ کی جمع أَسْوِرَةٌ اورأَسْوِرَةٌ کی جمع أَسَاوِرُ ہے۔ اب آگے مزید اس کی جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ ایسی جمع کو "جمع منتہی الجموع" کہتے ہیں۔

جمع منتهی الجموع کے صیغے کی تعریف:

وہ صیغہ جس کا پہلا حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف (علامتِ جمع منتہی الجموع) ہو اور اس کے بعد ایک حرفِ مشدد ہو۔ جیسے: دَوَابُّ . یا دو حروف ہوں جن میں پہلا مکسور ہو۔ جیسے: مَسَاجِدُ . یا تین حروف ہوں جن میں پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے: مَفَاتِيحُ .

جمع منتهی الجموع کے اوزان:

اس کے کثیر اوزان ہیں، چند کثیر الاستعمال درج ذیل ہیں۔

١ ۔ فَعَالِلُ . جیسے: دَرَاهِمُ . ٢ ۔ فَعَالِيلُ . جیسے: دَنَانِيرُ . ٣ ۔ فَوَاعِلُ . جیسے: جَوَاهِرُ . ٤ ۔ مَفَاعِلُ . جیسے: مَسَاجِدُ . ٥ ۔ مَفَاعِيلُ . جیسے: مَسَاكِينُ .

٦۔فَعَائِلُ. جیسے:رَسَائِلُ.

جمع کے چند ضروری قواعد:

☆جمع مذکرسالم صرف مذکرذوی العقول کے اعلام اوران کی صفات ہی کی آتی ہے۔جیسے:زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ، مُسْلِمٌ سےمُسْلِمُوْنَ.لہٰذا هِنْدٌ کی جمع هِنْدُوْنَ، قَلَمٌ کی جمع قَلَمُوْنَ اور رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں بناسکتے کیونکہ اول مذکر نہیں،ثانی ذوی العقول سے نہیں اورثالث نہ علَم ہےاورنہ صفت۔

مذکرذوی العقول کاعلَم ہوتو یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے آخر میں تاء(ۃ)نہ ہو۔لہٰذا طَلْحَةُ کی جمع طَلْحَتُوْنَ نہیں بناسکتے کیونکہ اس کے آخر میں ۃ موجود ہے۔

اورمذکرذوی العقول کی صفت ہوتو یہ ضروری ہے کہ اس کی مؤنث میں تاء (ۃ)آتی ہو۔لہذا أَحْمَرُ کی جمع أَحْمَرُوْنَ،سَكْرَانُ کی جمع سَكْرَانُوْنَ اورجَرِيْحٌ کی جمع جَرِيْحُوْنَ نہیں لاسکتے کیونکہ ان کی مؤنث میں ۃ نہیں آتی۔

ہاں!اسم تفضیل اس سے مستثنٰی ہے کہ اس کی مؤنث میں اگرچہ تاء(ۃ)نہیں ہوتی مگراس کے باوجوداس کی جمع مذکرسالم بن سکتی ہے۔جیسے:أَكْرَمُ سے أَكْرَمُوْنَ.

تنبیہ:

أَرْضٌ کی جمع أَرْضُوْنَ، سَنَةٌ کی جمع سِنُوْنَ اوراس طرح کی دیگرجموع،شاذّ (خلاف قیاس)ہیں۔

☆......کبھی جمع کےحروف واحد کےحروف کےغیر(مغائر)ہوتے ہیں جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع أُولُو.ایسی جمع کو"جَمْعٌ مِنْ غَيْرِ لَفْظِ وَاحِدِه"کہتے ہیں۔

☆......کبھی واحداورجمع کی شکل بالکل ایک جیسی ہوتی ہے،فرق صرف اعتباری

ہوتا ہے۔جیسے: فُلُکٌ (کشتیاں) اس کا واحد بھی فُلُکٌ (کشتی) ہے۔ان میں فرق صرف اس طرح کرتے ہیں کہ جب یہ واحد ہو تو بروزن قُفْلٌ (تالا) اور جمع ہو تو بروزن أُسُدٌ (بہت سے شیر) ہوگا۔

فائدہ:

جمع اور اسم جمع میں فرق یہ کہ جمع کے لیے مفرد ہونا ضروری ہے مِنْ لَفْظِه ہو یا مِنْ غَيْرِ لَفْظِه، جبکہ اسم جمع وہ ہے جو جمع کا معنی تو دے مگر اس کا کوئی مفرد نہ ہو۔جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ (گروہ) وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : واحد، تثنیہ اور جمع الگ الگ کریں۔

كِتَابٌ، كُتُبٌ، مُسْلِمَانِ، أَفْرَادٌ، مَسْجِدٌ، رَجُلٌ، أَطْفَالٌ، خُدَّامٌ، مَرْضٰى، مَشْرِقٌ، أَوْقَاتٌ، شَهْرٌ، كَرِيْمَانِ، فَاعِلاَنِ، مَعْرُوْفَانِ.

سوال نمبر2: جمع سالم ومکسر علیحدہ علیحدہ کریں۔

مُسْلِمُوْنَ، مَسَاجِدُ، أَنْفُسٌ، مُسْلِمَاتٌ، أَنْبِيَاءُ، مُشْرِكُوْنَ، عَالِمَاتٌ، رِجَالٌ، أَنْهَارٌ، أَنْهُرٌ، مَسَاكِيْنُ، دَرَاهِمُ، أَرْضُوْنَ، مُؤْمِنُوْنَ.

سوال نمبر3: ۔درج ذیل اسماء کا تثنیہ اور جمع بنائیں۔

١.مُسْلِمٌ. ٢.عَامِلٌ. ٣.وَرَقَةٌ. ٤.كِتَابٌ. ٥.مَسْجِدٌ. ٦.رَجُلٌ. ٧.قَلَمٌ. ٨.طَائِرٌ. ٩.نَهْرٌ. ١٠.يَوْمٌ. ١١.مَكْتُوْبٌ. ١٢.مَشْعَلٌ.

۱۳.لِسَانٌ. ۱٤.غُلامٌ. ۱۵.نَفْسٌ. ۱٦.صَادِقَةٌ. ۱۷.مُشْرِكٌ.

۱۸.سَمَاءٌ. ۱۹.شَيءٌ. ۲۰.مَيِّتٌ . ۲۱.أَفْضَلُ. ۲۲.يَدٌ. ۲۳.رِسَالَةٌ.

۲٤.مَلَكٌ. ۲۵.دَرَجَةٌ. ۲٦.صَدْرٌ.
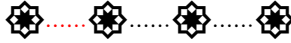
اشتقاق کی تین قسمیں ہیں

(۱) اشتقاق صغیر یعنی دولفظوں کے درمیان مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک مدلول میں تناسب اور جمیع حروف اصلیہ میں اشتراک مع ترتب ہونا۔یعنی جوحروف اصلیہ ایک لفظ میں ہیں وہی دوسرے لفظ میں بھی ہوں اور وہ حروف اصلیہ جس ترتیب سے پہلے لفظ میں ہیں اسی ترتیب سے دوسرے لفظ میں بھی ہوں۔جیسے:ضَرْبٌ اورضَرَبَ میں۔

(۲) اشتقاق کبیر یعنی دولفظوں کے مابین مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک میں تناسب اور جمیع حروف اصلیہ میں اشتراک ہومگرحروف اصلیہ مرتب نہ ہوں یعنی جس ترتیب سے پہلے لفظ میں حروف اصلیہ ہیں اسی ترتیب سے دوسرے لفظ میں نہ ہوں۔جیسے:جَذْبٌ اور جَبْذٌ میں۔

(۳) اشتقاق اکبر یعنی دولفظوں میں مدلولات ثلاثہ میں سے کسی ایک میں تناسب اوراکثر حروف اصلیہ میں اشتراک ہواور مابقی میں تقارب فی المخرج ہو۔جیسے:نَهْقٌ اور نَعْقٌ میں۔

اس کی وجہ حصر یہ ہے: دولفظ مدلولات ثلاثہ میں متناسب ہونے کے بعد دوحال سے خالی نہیں یاتو جمیع حروف اصلیہ میں مشترک ہوں گے یا اکثر حروف اصلیہ میں مشترک ہوں گے اور مابقی میں متقارب فی المخرج ہوں گے بصورت ثانی ''اشتقاق اکبر'' ہوگا اور بصورت اول پھر دوحال سے خالی نہیں یاتو ان میں جمیع حروف اصلیہ مرتب ہوں گے یا غیر مرتب ہوں گے بصورت ثانی ''اشتقاق کبیر'' اور بصورت اول ''اشتقاق صغیر'' ہوگا۔

فائدہ:

اشتقاق صغیرکوصغیراس لیے کہتے ہیں کہ یہ اقرب الی الفہم ہوتا ہے۔اوراشتقاق اکبرکواکبر اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ابعد من الفہم ہوتا ہے کہ بداہۃً معلوم نہیں ہوتا۔اوراشتقاق کبیرکوکبیراس لیے کہتے ہیں کہ یہ متوسط ہوتا ہے۔ حاشیہ ملا عبد الغفور لابن أبی داود الحنفی

سبق نمبر: 7

......تعریف اور تنکیر کے اعتبار سے اسم کی اقسام......

تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔معرفہ ۲۔نکرہ

۱۔معرفہ کی تعریف:

وہ اسم جو کسی معین شے پر دلالت کرے۔جیسے:زَیْدٌ، هُوَ، غُلامُ زَیْدٍ وغیرہ۔

۲۔نکرہ کی تعریف:

وہ اسم جو کسی غیر معین شے پر دلالت کرے۔جیسے:رَجُلٌ، غُلامٌ، قَلَمٌ وغیرہ۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں:

۱۔اسم ضمیر:

وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔جیسے:أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

۲۔اسم عَلَم:

وہ اسم جو کسی ایک ہی معین شخص، جگہ یا چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے:خَالِدٌ، مَكَّةُ.

۳۔اسم اشارہ:

وہ اسم جس کے ذریعے کسی معین شے کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے:هٰذَا، ذَالِكَ.

٤۔اسم موصول:

وہ اسم جو صلہ[1] کے ساتھ ملکر جملے کا جزء بنے۔جیسے: اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔

---

1 ......اسمِ موصول کا مابعد جملہ صلہ کہلاتا ہے۔

۵۔معرف باللام:

وہ اسم جس کے شروع میں لامِ تعریف ہو۔جیسے:اَلْکِتَابُ، اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

فائدہ:

۱۔جس اسم پر الف لام داخل ہواس کے آخرمیں تنوین نہیں آئے گی۔ جیسے:اَلطَّاوِلَةُ(میز).

۲۔نکرہ کومعرفہ بنادینے والے الف لام کو''حرف تعریف'' کہتے ہیں۔

٦۔معرف بالاضافۃ:

وہ اسم جومذکورہ پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہوجیسے:غُلامُہٗ وغیرہ۔

۷۔معرف بالنداء:

وہ اسم جس کے شروع میں حرف نداء ہو۔جیسے: یَارَجُلُ وغیرہ۔

اسم نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ کی دوقسمیں ہیں: ۱۔نکرہ مخصوصہ ۲۔نکرہ غیرمخصوصہ

۱۔نکرہ مخصوصہ کی تعریف:

وہ اسم نکرہ جسے تخصیص کے طریقوں میں سے کسی طریقے سے خاص کیا گیا ہو۔ مثلاً صفت لگا کر یا دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف کرکے۔جیسے:رَجُلٌ عَالِمٌ اور طِفْلُ رَجُلٍ.

۲۔نکرہ غیرمخصوصہ کی تعریف:

وہ اسم نکرہ جسے تخصیص کے طریقوں میں سے کسی بھی طریقے سے خاص نہ کیا گیا ہو۔جیسے: کِتَابٌ وغیرہ۔

فائدہ:

۱۔نکرہ کے آخر میں آنے والی تنوین کو''حرف تنکیر'' کہتے ہیں۔اردو میں عموماً اس کا ترجمہ ''کوئی'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' کیاجاتاہے۔جیسے:طِفْلٌ (کوئی بچہ)، لَبَنٌ (کچھ دودھ)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : نکرہ ومعرفہ الگ الگ کریں۔

زَیْدٌ، مِصْرٌ، رَجُلٌ، اَلْکِتَابُ، ھٰذَا، أَنَا، دَارٌ، اَلَّذِیْ، قَلَمٌ، کِتَابٌ، سَارِقٌ، یَاطِفْلُ، طِفْلٌ صَغِیْرٌ، غُلَامُ رَجُلٍ، کَرَاتشِی.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل اسماء معرفہ کی کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

یَاغُلَامُ، کِتَابُ زَیْدٍ، کِتَابِیْ، اَلْمَدِیْنَۃُ، اَلَّتِیْ، ذَالِکَ، ھُوَ، نَحْنُ، یُوْسُفُ، بَغْدَادُ، یَا نَارُ، أَنْتَ، اَللّٰہُ، اَلصَّلٰوۃُ، کِتَابُ النَّحْوِ.

سوال نمبر3: عربی بنائیں۔

۱۔کچھ دودھ ۲۔روٹی ۳۔کچھ ستارے ٤۔کوئی آدمی ٥۔کوئی استاد ٦۔شاگرد ۷۔کوئی انسان ۸۔کچھ پھل ۹۔قلم ۱۰۔چیونٹی ۱۱۔گھر ۱۲۔تھوڑانمک۔

سوال نمبر :مندرجہ ذیل اسماء میں سے نکرہ مخصوصہ اور غیر مخصوصہ علیحدہ علیحدہ کریں۔

۱.عَالِمٌ ۲.عَالِمٌ کَبِیْرٌ ۳.غُلَامٌ ٤.غُلَامُ رَجُلٍ ٥.طِفْلٌ ٦.سَیْفٌ ۷.عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ۸.وَقْتٌ ۹.وَقْتٌ قَلِیْلٌ ۱۰.دَارٌ ۱۱.کَلْبٌ ۱۲.کِتَابُ طَالِبٍ.

سوال نمبر :ترجمہ کریں۔

۱.مَاءٌ ۲.اَلْمَاءُ ۳.کِتَابٌ ٤.رَجُلٌ ٥.اَلْمُسْلِمُ ٦.غُلَامٌ ۷.قَرْیَۃٌ ۸.سُوْرَۃٌ ۹.اَلشَّھْرُ ۱۰.اَلْوَقْتُ ۱۱.شَیْخٌ ۱۲.اَلشَّیْخُ.
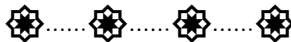
سبق نمبر:

﴿......معرب،مبنی اور عامل کا بیان......﴾

اعراب وبناء کے اعتبار سے کلمے کی دوقسمیں ہیں: ۱۔معرب ۲۔مبنی

۱۔معرب کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے اسے ''اسم متمکن'' (اعراب قبول کرنے والا) کہتے ہیں۔جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، حَبَسْتُ زَیْداً عَنِ اللَّعِبِ، کَتَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ رِسَالَۃً. ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے بدل رہا ہے۔

۲۔مبنی کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے: صَامَ ھٰؤُلَاءِ، رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ، نَظَرْتُ اِلٰی ھٰؤُلَاءِ. ان مثالوں میں ھٰؤُلَاءِ مبنی ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوا۔

عامل کی تعریف:

جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جاتا ہے۔جیسے: وَصَلَ الْقِطَارُ اِلَی الْمَحَطَّۃِ (ٹرین اسٹیشن پر پہنچ گئی) میں وَصَلَ عامل ہے؛ کیونکہ اس کی وجہ سے اَلْقِطَارُ معرب کا آخر بدل گیا۔

عامل کی اقسام

عامل کی دواقسام ہیں: ۱۔لفظی ۲۔معنوی

۱۔لفظی عامل کی تعریف:

وہ عامل جولفظوں میں آسکے۔جیسے مذکورہ مثال میں وَصَل عامل لفظوں میں موجود ہےلہٰذا یہ ''عامل لفظی'' کہلائے گا۔

۲۔معنوی عامل کی تعریف:

وہ عامل جولفظوں میں نہ آسکے۔جیسے:اَلرِّیَاضَۃُ مُفِیْدَۃٌ لِلصِّحَّۃِ (ورزش صحت کیلئے فائدہ مند ہے) میں مبتداوخبر دونوں کا عامل (ابتداءیعنی لفظی عوامل سے خالی ہونا) لفظوں میں نہیں آسکتالہٰذایہ ''عامل معنوی'' کہلائے گا۔

معمول کی تعریف:

وہ جس پرعامل داخل ہوکراپناعمل کرے۔جیسے:اِقْتَرَحَ تِلْمِیْذٌ (طالب علم نے تجویز دی) میں تِلْمِیْذٌ معمول ہے؛ کیونکہ اِقْتَرَح عامل نے اس پرداخل ہوکراپناعمل کیا کہ اسے رفع دیدیا۔

☆☆☆☆☆

☆......عندالتحقیق جوازِارجاعِ ضمیر کے لیےتعینِ مرجع کافی ہےخواہ وہ تعین، مرجع کے صراحۃً مذکور ہونے کے سبب حاصل ہو۔جیسے: زید فی دارہ میں یاضمناً مذکور ہونے کی وجہ سے ہو۔جیسے: آیۂ کریمہ: ﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ﴾ میں کہ اِعْدِلُوْا کے ضمن میں جوعدل مذکور ہےاسی کی طرف ضمیر ھو راجع ہے۔یاکسی اورسبب سے ہو۔جیسے: آیۂ مبارکہ: ﴿وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ﴾ میں کہ ضمیرِ مفرد ''میت'' کی طرف راجع ہےجس کا تعین قرینۂ مقام کے سبب سے ہورہا ہے۔

☆...... وجود کی چار قسمیں ہیں: (۱) وجود خارجی یعنی کسی شئ کا وہ وجود جوخارج میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہو جیسے فرد کا وجود۔(۲) وجود ذہنی یعنی کسی شئ کا وہ وجود جوذہن میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہوجیسے مفہوم کا وجود۔(۳) وجود کتبی یعنی کسی شئ کا وہ وجود جوتحریراور کتابت میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہوجیسے وجود مکتوب۔(۴) وجود لفظی یعنی کسی شئ کا وہ وجود جو تلفظ اور نطق میں اس کے پائے جانے کے اعتبار سے ہوجیسے وجود ملفوظ۔

سبق نمبر:

﴿......اعراب اور محل اعراب کا بیان......﴾

اعراب کی تعریف:

اعراب کا لغوی معنیٰ ''ظاہر کرنا'' ہے جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد وہ حرف یا حرکت ہے جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے۔ جیسے: اَفْشٰی زَیْدٌ سِرِّیْ (زید نے میرا راز فاش کردیا)، لَقِیْتُ زَیْداً، نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ میں (ـٌـ ـًـ ـٍـ) اور فَرِحَ أَبُوْکَ، عَرَفْتُ أَبَاکَ، سَلَّمْتُ عَلٰی أَبِیْکَ میں (و، ا، ی)۔

محلِ اعراب کی تعریف:

اسم معرب کا وہ آخری حرف جس پر اعراب آتا ہے۔ جیسے: نَجَحَ زَیْدٌ فِیْ الْاِمْتِحَانِ، میں زَیْدٌ کی دال؛ کیونکہ زَیْدٌ کا اعراب اسی پر ظاہر ہو رہا ہے۔

اعراب کی اقسام

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکت ۲۔ اعراب بالحرف

۱۔اعراب بالحرکۃ کی تعریف:

وہ اعراب جو زبر، زیر اور پیش یا دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی صورت میں ہو۔ جیسے: جَاءَ الرَجُلُ، رَأَیْتُ الرَّجُلَ، نَظَرْتُ اِلَی الرَّجُلِ، جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْداً، نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ.

۲۔ اعراب بالحرف کی تعریف:

وہ اعراب جو واؤ، الف اور یاء کی صورت میں ہو۔ جیسے: جَاءَ أَبُوْکَ، رَأَیْتُ أَبَاکَ، نَظَرْتُ اِلٰی أَبِیْکَ.

معرب کلمات کے اعراب کے نام

۱۔ایک پیش، دوپیش اور واؤ (اعرابی) کو''رفع'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں رفع ہو اسے''مرفوع'' کہتے ہیں۔

۲۔ایک زبر، دوزبر اور الف [1] کو''نصب'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں نصب ہو اسے''منصوب'' کہتے ہیں۔

۳۔ایک زیر، دوزیر اور یاء کو''جر'' کہتے ہیں اور جس معرب کے آخر میں جر ہو اسے''مجرور'' کہتے ہیں۔

٤۔حرکت نہ ہونے کو'' جزم'' کہتے ہیں اور جس معرب پر جزم ہو اسے''مجزوم'' کہتے ہیں۔

مبنی کلمات کی حرکات کے نام

۱۔پیش کو''ضم'' اور جس مبنی پر ضم ہو اسے''مبنی برضم'' یا''مبنی علی الضم'' کہتے ہیں۔جیسے: **أَمَّا بَعْدُ** میں دال کا پیش ضم اور **بَعْدُ** مبنی علی الضم ہے۔

۲۔زبر کو''فتح'' اور جس مبنی پر فتح ہو اسے''مبنی برفتح'' یا''مبنی علی الفتح'' کہتے ہیں۔جیسے: اِنَّ میں نون کا زبر فتح اور اِنَّ مبنی علی الفتح ہے۔

۳۔زیر کو''کسر'' اور جس مبنی پر کسر ہو اسے''مبنی برکسر'' یا''مبنی علی الکسر'' کہتے ہیں۔جیسے: أَمْسِ میں سین کا زیر کسر اور أَمْسِ مبنی علی الکسر ہے۔

٤۔حرکت نہ ہونے کو''سکون'' اور جس مبنی پر سکون ہو اسے''مبنی برسکون'' یا مبنی علی السکون'' کہتے ہیں۔جیسے: اِذَا مبنی برسکون ہے۔

---

1 ......یعنی وہ الف اعرابی جو تثنیہ اور اس کے ملحقات کے علاوہ میں ہو کیونکہ ان میں جو الف ہوتا ہے وہ''رفع'' کہلاتا ہے۔

تنبیہ:

١۔ضمہ، فتحہ اور کسرہ کا اطلاق عموماً مبنی کلمات کی حرکات پر ہوتا ہے لیکن قلیل طور پر ان کا اطلاق معرب کلمات کے اعراب پر بھی کیا جاتا ہے۔یعنی رفع، نصب اور جر حرکات اور حروف اعرابیہ کے ساتھ خاص ہیں اور ضم، فتح اور کسر حرکات بنائیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

٢۔معرب یا مبنی کلمہ کے ابتدائی یا درمیانی حرف کے زبر، زیر اور پیش کو ''ضم'' ''فتح'' اور ''کسر'' کہا جاتا ہے اور خود اس حرف کو ''مضموم''، ''مفتوح'' اور ''مکسور'' کہتے ہیں۔

لفظاً ظاہر ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی اقسام

اس اعتبار سے اعراب کی دو قسمیں ہیں: ١۔لفظی ٢۔تقدیری

١۔اعرابِ لفظی کی تعریف:

وہ اعراب جو لفظوں میں ظاہر ہو۔جیسے: رَبِحَ زَيْدٌ فِيْ تِجَارَتِه میں زَيْدٌ پر آنے والا اعراب لفظی ہے۔

٢۔اعرابِ تقدیری کی تعریف:

وہ اعراب جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو۔جیسے: كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى میں مُوْسٰى کا اعراب تقدیری ہے؛ کیونکہ اس کا اعراب لفظوں میں ظاہر نہیں ہو رہا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں سے عامل اور معمول الگ الگ کریں نیز یہ بتائیں کہ عامل لفظی ہے یا معنوی؟

١ .تَعِبَ زَيْدٌ ٢ .زَيْدٌ قَائِمٌ ٣ .شَرِبْتُ رَوْبًا ٤ .نَسِىَ خَالِدٌ ٥ .زَيْدٌ فِى الطَّرِيْقِ.

سوال نمبر2: اعراب بالحرف اور اعراب بالحرکۃ والے اسماء الگ الگ کریں؟

مُسْلِمٌ، مُسْلِمُوْنَ، أَبُوْكَ، رَجُلاَنِ، كِتَابٌ، اِجَّاصَةٌ، فِيْلٌ، أَخُوْهُ.

سوال نمبر3: معرب اور مبنی علیحدہ علیحدہ کریں۔

١ .جَاءَ زَيْدٌ. ٢ .ذَالِكَ زَيْدٌ. ٣ .رَأَيْتُ مَنْ ضَرَبَكَ. ٤ .هُوَ سَعِيْدٌ. ٥ .غُلاَمُ زَيْدٍ قَائِمٌ. ٦ .أَدْخُلُ. ٧ .سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ. ٨ .ضَرَبْتُهُ. ٩ .هَلِ الْجَوَّالُ غَيْرُ جَدِيْدٍ. ١٠ .أَ زَيْدٌ نَائِمٌ.

مشہور عربی محاورات

1......''خُذْ مِنَ الرَّضْفَةِ مَا عَلَيْهَا'' بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔

2......''اَلْاٰنَ قَدْ نَدِمْتَ وَلَمَّا يَنْفَعِ النَّدَمُ'' اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

3......''لا جَدِيْدَ لِمَنْ لا خَلَقَ لَهٗ'' نیا ۹ دن، پرانا ۱۰۰ دن۔

4......''كَالْحَادِىْ وَلَيْسَ لَهٗ بَعِيْرٌ'' حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ۔

سبق نمبر:

﴿......وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم معرب کی اقسام......﴾

اس اعتبار سے اسم معرب کی 12 اقسام ہیں:

۱۔مفرد منصرف صحیح :

وہ اسم جو مثنی و مجموع نہ ہو، نہ غیر منصرف ہو اور نہ اس کے آخر میں حرف علت ہو۔

جیسے: حَاسُوْبَةٌ. (کمپیوٹر)

۲۔مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح:

وہ اسم مفرد منصرف جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ.

۳۔جمع مکسر منصرف:

وہ اسم جو جمع ہو مگر جمع سالم نہ ہو اور غیر منصرف بھی نہ ہو۔ جیسے: رِجَالٌ.

ان تینوں قسم کے اسم معرب کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ زَيْدٌ وَظَبْيٌ ورِجَالٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا وَظَبْيًا وَرِجَالًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وظَبْيٍ ورِجَالٍ

٤۔جمع مؤنث سالم[1] ۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

اس کی حالتِ رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے:

---

1 ......جمع سالم کی تعریف پیچھے گذر چکی ہے۔

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.	رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ.	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ.

۵۔غیر منصرف:

وہ اسم جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔جیسے:عُمَرُ.

اس کی حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے۔جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِعُمَرَ.	رَأَيْتُ عُمَرَ .	جَاءَ عُمَرُ .

٦۔اسماء ستہ :

اس سے مراد یہ چھ اسماء ہیں: أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ، اور ذُوْ. یہ اسماء اصل میں بالترتیب أَبَوٌ،أَخَوٌ،فَوْهٌ،حَمَوٌ،هَنَوٌ اور ذَوَوٌ تھے۔ان کی حالت رفعی واؤ سے،حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے آتی ہے۔جیسے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
مَرَرْتُ بِأَبِيْ زَيْدٍ.	رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ.	جَاءَ أَبُوْ زَيْدٍ.

تنبیہ:

ان اسماء کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ مکبر ہوں (ان کی تصغیر نہ کی گئی ہو)،موحد ہوں (تثنیہ یا جمع نہ ہوں) اور یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں[1]۔

---

1 ......اگر یہ اسماء مصغر یا جمع ہوں یا مضاف نہ ہوں،تو یہ اسم معرب کی قسم اول ہی میں داخل ہوں گے۔جیسے: (بقیہ اگلے صفحے پر)

۷۔تثنیہ اور اس کے ملحقات:

تثنیہ سے مراد وہ اسم ہے جو واحد میں الف اور نون یا یاء اور نون کے اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے ۔جیسے: رَجُلَانِ. اور اس کے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو تثنیہ تو نہ ہو مگر لفظاً یا معنیً تثنیہ کے مشابہ ہوں ۔جیسے: کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ. ان کی حالت رفعی الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے ۔جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ رَجُلاَنِ وَ کِلاَ هُمَا وَاثْنَانِ.	رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ کِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ.	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَ کِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ.

تنبیہ: خیال رہے کہ کلا اور کلتا کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ دونوں اسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں ۔اگر یہ بجائے اسم ضمیر کے اسم ظاہر کی طرف مضاف

....بقیہ حاشیہ

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أُبَیٌّ وَاٰبَاءٌ وَأَبٌ	رَأَیْتُ أُبَیًّا وَاٰبَاءً وَأَبًا	مَرَرْتُ بِأُبَیٍّ وَاٰبَاءٍ وَأَبٍ

(۲) اگر تثنیہ ہوں تو ان کا اعراب وہی ہوگا جو تثنیہ کا ہوتا ہے ۔جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبَوَانِ	رَأَیْتُ أَبَوَیْنِ	مَرَرْتُ بِأَبَوَیْنِ

(۳) اور اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں میں ان کا اعراب تقدیری ہوگا ۔جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبِیْ	رَأَیْتُ أَبِیْ	مَرَرْتُ بِأَبِیْ

ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔ جیسے:

حالتِ رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ کِلاَ الرَّجُلَیْنِ	رَأَیْتُ کِلاَ الرَّجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِکِلاَ الرَّجُلَیْنِ

۸۔جمع مذکر سالم اور اس کے ملحقات:

جمع مذکر سالم کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہے، اس کے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو جمع تو نہ ہوں مگر لفظاً یا معنیً جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں ۔جیسے: أُولُو اور عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں۔

ان کی حالتِ رفعی واؤ ماقبل مضموم اور حالتِ نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وأُولُو مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً.	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَأُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلاً.	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَأُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلاً.

۹۔اسم مقصور:

وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے: موسٰی، حبلٰی وغیرہ۔

۱۰۔جمع مذکر سالم کے علاوہ جو اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے: کُوْبِیْ وغیرہ۔

ان دونوں قسموں کی حالت رفعی تقدیرِ ضمہ سے، حالت نصبی تقدیرِ فتحہ سے اور حالت جری تقدیرِ کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُوْسٰی وَغُلامِیْ	رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلامِیْ	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَغُلامِیْ

۱۱۔اسم منقوص:

اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔جیسے: اَلْقَاضِیُ وغیرہ۔اس کی حالت رفعی تقدیرِ ضمہ سے، حالت جری تقدیر کسرہ سے اور حالت نصبی فتحۂ لفظی سے آتی ہے۔جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الْقَاضِیُ	رَأَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

۱۲۔جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم:

وہ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔جیسے: مُسْلِمِیَّ.

اس کی حالت رفعی واؤ تقدیری سے اور حالت نصبی وجری یاء لفظی سے آتی ہے جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمِیَّ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

فائدہ:

مُسْلِمِیَّ حالت رفعی میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا۔نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، مُسْلِمُوْیَ ہو گیا پھر واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔
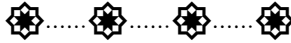
اور حالت نصبی وجری میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا۔نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، مُسْلِمِیْیَ ہوا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : درج ذیل اسماءِ معرب کی مذکورہ 12 اقسام میں سے کون کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟ نیز یہ بتائیں کہ ان کا اعراب کیا ہے؟

١.مُهَنْدِسٌ ٢.صَوَارِيْخُ ٣.عُمَرُ ٤.مُوْسٰى ٥.القَاضِي ٦.غُلَامِي ٧.كِلا ٨.كِلْتَا ٩.أُولُو ١٠.مُسْلِمِيَّ ١١.عِشْرُوْنَ ١٢.مُسْلِمَاتٌ ١٣.ظَبْيٌ ١٤.دَلْوٌ ١٥.عُلْبَتِيْ ١٦.أَبُوْكَ ١٧.أَبِيْ ١٨.اِثْنَانِ ١٩.اِثْنَتَانِ.

❁......❁......❁......❁

☆......همزہ اصلی، همزہ وصلی، اور همزہ قطعی میں فرق......☆

عربی کلام کے اندر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں:

(١)......اصلی (٢)......وصلی (٣)......قطعی

ان تینوں میں فرق :

❁......ہمزہ اصلی وہ ہے جو ''ف'' کلمہ، ''ع'' کلمہ اور ''لام'' کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ جیسے: أمر، سئل، قرأ۔

❁......ہمزہ وصلی وہ ہے کہ اگر شروع کلام میں آئے تو پڑھنے میں آئے اگر بیچ کلام میں آئے تو پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے: استنصر کا ہمزہ شروع میں ہوتو پڑھا جاتا ہے لیکن اگر درمیان میں ہوتو نہیں پڑھا جاتا۔ پھر ہمزہ وصلی اکثر مکسور و مضموم دونوں ہوتا ہے۔ جیسے: اُنْصُرْ اور اِسْمَعْ، ہمزہ وصلی اگر غیر ثلاثی مجرد میں ہوتو ماضی میں آتا ہے، اگر ثلاثی مجرد سے ہوتو امر میں بھی آتا ہے۔

❁......ہمزہ قطعی عموماً ان نوجگہوں پر استعمال ہوتا ہے۔ (١) باب افعال میں جیسے أَكْرَمَ (٢) اَعلام (ناموں) میں جیسے اِبْرَاهِيْمُ ۔ (٣) مبنی میں جیسے اِنَّ۔ (٤) واحد متکلم میں جیسے أَضْرِبُ۔ (٥) اسم تفضیل میں جیسے أَضْرَبُ۔ (٦) جمع میں جیسے أَشْرَافٌ۔ (٧) فعل تعجب میں جیسے مَا أَضْرَبَهُ۔ (٨) نداء میں جیسے أَ عَبْدَ اللّٰهِ۔ (٩) استفہام میں جیسے أَ كَفَرْتَ۔

سبق نمبر:

﴿......معرب ومبنی کی اقسام کا بیان......﴾

معرب کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) وہ کلمہ جو ترکیب میں واقع ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہ ہو۔ جیسے: **خَزَلَ زَیْدُنِ الْکَلَامَ** (زید نے بات کاٹ دی) میں **زَیْدٌ**. اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں۔

(۲) فعل مضارع جو نون جمع مؤنث (غائب وحاضر) اور نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) سے خالی ہو۔ جیسے: یُعَقِّبُ. (وہ پیچھا کرتا ہے)۔

مبنی کی اقسام

ابتداءً اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔مبنی الاصل ۲۔مشابہ مبنی الاصل

۱۔مبنی الاصل کی تعریف:

وہ کلمہ جو مبنی ہونے میں اصل ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

یہ تین ہیں: (۱) فعل ماضی۔ جیسے: خَفَضَ. (۲) امر حاضر معروف۔ جیسے: اُنْصُرْ مَنْ یَّنْصُرُکَ. (۳) تمام حروف معانی۔ جیسے: مِنْ، اِلٰی.

تنبیہ:

جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔ نیز **اسم متمکن** (معرب) جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ جیسے: زَیْد، فَرَس، کِتَاب وغیرہ۔ اور **فعل مضارع** بھی جبکہ نون جمع مؤنث

(غائب وحاضر) اورنون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) کے ساتھ ہو مبنی کے حکم میں ہیں۔

۲۔مشابہ مبنی الاصل کی تعریف:

وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔جیسے: مَتٰی، أَیْنَ وغیرہ کہ یہ حرفِ استفہام (أ) کے مشابہ ہیں کیونکہ یہ معنیٔ استفہام پر مشتمل ہیں۔اسے ''اسم غیر متمکن'' بھی کہتے ہیں۔

صاحب مفصل نے اس مشابہت کی چند صورتیں بیان کی ہے:

(۱) کوئی اسم مبنی الاصل کے معنی کو متضمن ہو۔جیسے: أَیْنَ، مَتٰی وغیرہما تمام اسماءِ استفہام کہ یہ ہمزۂ استفہام کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں، اسی طرح مَنْ، اِذَا وغیرہما تمام اسماءِ شرط کہ یہ حرف شرط اِنْ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں۔

(۲) کوئی اسم احتیاج الی الغیر میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔جیسے: تمام مبہمات (ضمائر، موصولات، اسماءِ اشارات) کہ یہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں مرجع، صلہ اور مشارالیہ کے محتاج ہوتے ہیں جس طرح حرف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں ضمِ ضمیمہ کا محتاج ہوتا ہے۔

(۳) کوئی اسم مبنی الاصل کے موقع میں واقع ہو۔جیسے: نَزَالِ وغیرہ کہ یہ اِنْزِلْ کے موقع میں واقع ہوتا ہے۔

(۴) کوئی اسم اُس اسم کے مشاکل (شکل وصورت میں برابر) ہو جو مبنی الاصل کے موقع میں واقع ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔جیسے: فَجَارِ کہ یہ نَزَالِ کے مشاکل ہے اور نَزَالِ مبنی الاصل اِنْزِلْ کے موقع میں واقع ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

(۵) کوئی اسم اُس اسم کے موقع میں واقع ہو جو مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔ جیسے: یَـا زَیْدُ میں زَیْدُ کہ یہ کاف ضمیر کے موقع میں واقع ہے جو مبنی الاصل کاف حرفی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

(٦) کوئی اسم مبنی کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: یَوْمَئِذٍ کہ اس میں یَوْمَ، اِذْ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔(**الفوائد الضیائیہ**)

مشابہ مبنی الاصل کی اقسام

مشابہ مبنی الاصل کی آٹھ قسمیں ہیں:

١۔ضمائر جیسے:أَنَا، أَنْتَ، ھُوَ وغیرہ۔ ٢۔اسمائے موصولہ جیسے:اَلَّذِیْ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔ ٣۔اسمائے اشارہ جیسے:ھٰذَا، ھٰؤُلاءِ، ھٰذِہٖ وغیرہ۔ ٤۔اسمائے ظروف جیسے:قَبْلُ، بَعْدُ، فَوْقُ وغیرہ۔ ٥۔اسمائے افعال جیسے: ھَیْھَاتَ، أُفٍّ، نَزَالِ وغیرہ۔ ٦۔اسمائے اصوات جیسے:نِخْ نِخْ، غَاقِ غَاقِ، دَقْ دَقْ (پتھر کے ٹکرانے کی آواز) وغیرہ۔ ٧۔اسمائے کنایہ جیسے:کَیْتَ، ذَیْتَ، کَذَا وغیرہ۔ ٨۔مرکبات بنائیہ جیسے:أَحَدَ عَشَرَ، سِیْبَوَیْہِ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

۞......الحكاية......۞

”حُكِيَ أَنّ الامام ابو حفص النسفي أراد ان يزور جار اللّٰه الزمخشري في مكةَ، فلمّا قدِم، وَصَلَ الى دارہٖ ودقّ البابَ، فقال الزمخشري: ”مَن هذا؟“، فقال: ”عمرُ“، فقال الزمخشري: ”انصرِفْ“، فقال النسفي: ”يا سيدي عمرُ لا ينصرفُ“، فقال الزمخشري: ”اِذَا نُكِّرَ صُرِّفَ“.

مشق

سوال نمبر : درج ذیل جملوں میں سے معرب ومبنی علیحدہ علیحدہ کریں۔

۱.اِسۡتَخۡدَمَ زَیۡدٌ عَمۡرًوا. ۲.اَلۡاَوۡلَادُ یَسۡبَحُوۡنَ. ۳.هُوَ عَلِیٌّ.
٤.یُحَدِّثُنَا زَیۡدٌ. ٥.اَلۡمُسۡلِمَاتُ یَجۡتَهِدۡنَ. ٦.لِیَنۡصُرَنۡ رَجُلٌ.
۷.اُدۡخُلۡ. ۸.اِقۡرَاءۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ. ۹.سِرۡتُ مِنَ الۡبَصۡرَةِ اِلَی الۡکُوۡفَةِ.
۱۰.اَلۡکَاسِبُ حَبِیۡبُ اللّٰهِ. ۱۱.مَنۡ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ. ۱۲.زَیۡد.
۱۳.هٰذَا غُلَامِیۡ. ١٤.خُذۡ بِیَدِیۡ. ١٥.وَاللّٰهِ لَاَحۡفَظَنَّ دَرۡسِیۡ.
١٦.صَوۡتُ الۡغُرَابِ غَاقِ غَاقِ. ١٧.جَاءَ الَّذِیۡ یُحِبُّنِیۡ. ١٨.رَأَیۡتُ
أَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَباً. ١٩.کَمۡ رِجلاً لَکَ؟ ٢٠.مَتٰی تَذۡهَبُ؟
٢١.اِذَا جَاءَ نَصۡرُ اللّٰهِ. ٢٢.اَخۡلِصۡ قَلۡبَکَ لِلّٰهِ؟ ٢٣.أُولٰئِکَ هُمُ
الۡمُفۡلِحُوۡنَ. ٢٤.اِیَّاکَ نَعۡبُدُ. ٢٥.کَظَمۡتُ غَیۡظِیۡ وَوَعَظۡتُهٗ.

۞......۞......۞......۞
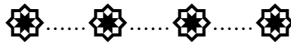
☆...... مشہور عربی محاورات ......☆

1......''کُلُّ کَلۡبٍ بِبَابِهٖ نَبَّاحٌ'' اپنی گلی میں تو کتا بھی شیر ہوتا ہے۔
2......''اَلۡحَاجَةُ تَفۡتُقُ الۡحِیۡلَةَ'' ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔
3......''مَا الذُّبَابُ وَمَا مَرَقَتُهٗ'' کیا پدی، کیا پدی کا شوربہ۔
4......''وَلَمَّا اشۡتَدَّ سَاعِدُهٗ رَمَانِیۡ'' ہماری بلی ہم ہی کو میاؤں۔
5......''وَقَفَ تَحۡتَ الۡمِیۡزَابِ وَفَرَّ مِنَ الۡمَطَرِ'' آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
6......''مَنۡ نَهَشَتۡهُ الۡحَیَّةُ حَذِرَ الرَّسَنَ'' سانپ کا کاٹا رسی سے بھی ڈرتا ہے۔

سبق نمبر: 2

﴿......اقسام مرکب کا بیان......﴾

مرکب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔مرکب مفید ۲۔مرکب غیر مفید

۱۔مرکب مفید کی تعریف:

وہ مرکب جس کے سننے سے کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ جیسے: زَیْدٌ وَلَدٌ نَجِیْبٌ (زید ایک شریف لڑکا ہے) اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو)۔ اسے ''جملہ''، ''کلام''، ''مرکب تام'' اور ''مرکب اسنادی'' بھی کہتے ہیں۔

۲۔مرکب غیر مفید کی تعریف:

وہ مرکب جس کے سننے سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے: سَائِقُ السَّیَّارَۃِ (گاڑی کا ڈرائیور) رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) اسے ''مرکب ناقص'' اور ''مرکب غیر اسنادی'' بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

ایک کلمے کی دوسرے کلمے کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو ''اسناد'' کہلاتا ہے۔ جس کی طرف نسبت کی جائے اسے ''مسند الیہ'' اور جس کی نسبت کی جائے'' اسے مسند'' کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ کَاتِبٌ میں کاتب کی جو نسبت زید کی طرف ہے اسے اسناد، کاتب کو مسند اور زید کو مسند الیہ کہیں گے۔

مرکب مفید کی اقسام

مرکب مفید کی تقسیم دو اعتبار سے ہے:

تقسیمِ اول:......صدق وکذب کا احتمال ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔اس اعتبار سے مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جملہ خبریہ ۲۔جملہ انشائیہ

۱۔جملہ خبریہ کی تعریف:

وہ مرکب تام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔جیسے: زَیْدٌ ذَکِیٌّ (زید ذہین ہے)۔اسے ''خبر'' بھی کہتے ہیں۔

توضیح:

اگر واقعی زید ذہین ہو تو اس کے کہنے والے کو سچا کہیں گے ورنہ اسے جھوٹا کہا جائے گا۔

۲۔جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ مرکب تام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)، اسے ''انشاء'' بھی کہتے ہیں۔

توضیح:

اگر کسی نے کہا ''تو مار'' تو اس کہنے والے کو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تو نے سچ کہا اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو نے جھوٹ بولا۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی مشہور بارہ اقسام ہیں۔

(۱)......امر (۲)......نہی (۳)......استفہام (۴)......تمنی (۵)......ترجی

(۶)......عقود (۷)......قسم (۸)......دعا (۹)......نداء (۱۰)......عرض

(۱۱)......تعجب (۱۲)......مدح وذم

تقسیمِ ثانی:......فعل اور فاعل یا مبتدأ وخبر سے مرکب ہونے کے اعتبار سے بھی مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جملہ فعلیہ ۲۔جملہ اسمیہ

مرکب غیر مفید کی اقسام

مرکب غیر مفید کی پانچ اقسام ہیں: ۱۔مرکب اضافی ۲۔مرکب توصیفی ۳۔مرکب تعدادی ٤۔مرکب مزجی ٥۔مرکب صوتی

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مرکب مفیداور غیر مفیدالگ الگ کریں۔

۱۔زَمِیلُ زَیْدٍ(زید کا کلاس فیلو) ۲۔ زَیْدٌنَشِیْطٌ (زید چست ہے) ۳۔جَاءَ رَفِیْقِیْ (میرا ساتھی آیا) ٤۔ طِفْلٌ صَغِیْرٌ(چھوٹا بچہ) ٥۔ ھُوَ أُسْتَاذٌ (وہ استاد ہے) ٦۔أَحَدَ عَشَرَ(گیارہ) ٧۔ مَنْ یَّفْرُطُ فِیْ الْاَکْلِ یَتُخَمُ(جو زیادہ کھائے گا اسے بدہضمی ہوگی) ٨۔ مَنْ أَبُوْکَ؟ ٩۔ کِتَابُ طِفْلٍ ١٠۔ اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ ١١۔ یَا زَیْدُ ١٢۔ أَ زَیْدٌ قَائِمٌ؟
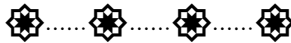
سبق نمبر: 3

﴿......مرکب اضافی کا بیان......﴾

مرکب اضافی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس میں ایک کلمہ کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ جیسے:

وَلَدُ زَيْدٍ.

فوائد وقواعد:

۱۔جس اسم کی اضافت کی جائے اسے ''مضاف'' اور جس کی طرف اضافت کی جائے اسے ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں۔جیسے: مِشْبَكُ زَيْدٍ (زید کا کلپ) میں مِشْبَكُ کی اضافت زَيْدٍ کی طرف کی گئی ہے لہذا مِشْبَكُ مضاف اور زَيْدٍ مضاف الیہ ہے۔

۲۔عربی زبان میں پہلے مضاف آتا ہے پھر مضاف الیہ۔جیسے اوپر کی مثالوں میں۔

۳۔مرکب اضافی کا اردو ترجمہ کرتے وقت پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ کریں گے پھر مضاف کا۔

٤۔ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان اردو ترجمہ کرتے وقت عموماً لفظ (کا،کی، کے یا را،ری،رے) وغیرہ آتے ہیں۔جیسے: مُسْتَشْفٰى زَيْدٍ (زید کا ہسپتال) أَطْفَالُ مَدْرَسَةٍ (مدرسے کے بچے) كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)

قَلَمِیْ (میرا قلم)۔

۵۔مضاف پر نہ تو تنوین آتی ہے اور نہ ہی الف لام داخل ہوتا ہے۔

٦۔مضاف کااعراب عامل کے مطابق ہوتاہےاورمضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

۷۔مضاف الیہ پرتنوین بھی آسکتی ہے اورالف لام بھی داخل ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ خود کسی اوراسم کی طرف مضاف نہ ہو۔جیسے:مِنْشَفَةُ الرَّجُلِ، مِنْشَفَةُ رَجُلٍ. (آدمی کا تولیہ)

۸۔مرکب اضافی پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ جملہ کا جز بنتا ہے۔جیسے: عَیْنُ زَیْدٍ حَسَنَةٌ. (زید کی آنکھ اچھی ہے)۔اس جملے میں عَیْنُ زَیْدٍ جومرکب اضافی ہے،مبتدا بن رہاہے،اور حَسَنَةٌ اس کی خبر ہے۔

۹۔مندرجہ ذیل الفاظ عموماً مضاف ہوکر ہی استعمال ہوتے ہیں:

کُلٌّ، بَعْضٌ، عِنْدَ، ذُوْ، أُولُوْ، غَیْرُ، دُوْنَ، نَحْوُ، مِثْلُ، تَحْتُ، فَوْقُ، خَلْفُ، قُدَّامُ، قَبْلُ، بَعْدُ، حَیْثُ، أَمَامُ، مَعَ، بَیْنَ، أَیٌّ، سَائِرٌ، لَدَی، لَدُنْ، وغیرہا۔

۱۰۔تین سے لیکردس تک اسماءاعداداور لفظ مِائَةٌ(سو)اور أَلْفٌ(ہزار) بھی عموماًمابعدمعدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔جیسے:ثَلاثَةُ أَقْلامٍ، مِائَةُ عَامِلٍ، أَلْفُ دِرْهَمٍ وغیرہ۔

۱۱۔اسم کے ساتھ متصل ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ ہوگی جیسے:رَبُّهٗ، رَبُّنَا، رَبُّکُم وغیرہ۔

۱۲۔مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی تیسری چیز حائل نہیں ہوسکتی،لہٰذا

اگر مضاف کی صفت ذکر کرنا مقصود ہو تو مضاف الیہ کے بعد ذکر کی جائے گی۔ مثلاً کہنا ہے: ''مرد کا نیک لڑکا'' تو اس طرح کہیں گے: ''وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ''.

اور اگر مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت بیان کرنا مقصود ہے تو مضاف الیہ کے بعد پہلے اس کی اور پھر مضاف کی صفت بیان کی جائے گی۔ مثلاً کہنا ہے: ''نیک مرد کا نیک بیٹا'' تو اس طرح کہیں گے: ''اِبْنُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ الصَالِحُ''. اور اس بات کی پہچان کہ یہ صفت مضاف کی ہے یا مضاف الیہ کی، اعراب سے ہوگی۔

۱۳۔ اگر لفظ ابن یا ابنۃ یابنت، اَعلام کے درمیان آجائیں تو ماقبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف بنیں گے۔ جیسے: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اور فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ. پہلی مثال میں اِبْنُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لفظ مُحَمَّدُ کی صفت بنے گا۔ اور دوسری مثال میں بِنْتُ اپنے مضاف الیہ سے ملکر لفظ فَاطِمَةُ کی صفت بنے گا۔

۱۴۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں ایک سے زائد بھی مضاف اور مضاف الیہ ہوتے ہیں۔ جیسے: قَلَمُ وَلَدِ زَيْدٍ (زید کے لڑکے کا قلم) اس مثال میں قَلَمُ مضاف ہے وَلَدِ کی طرف اور وَلَدِ پھر مضاف ہے زَيْدٍ کی طرف۔

۱۵۔ اگر مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو بوقت اضافت اس کے آخر سے نونِ تثنیہ اور نونِ جمع گر جاتا ہے۔ جیسے: صَحْنَا رَجُلٍ (مرد کی دو پلیٹیں) یہ اصل میں صَحْنَانِ تھا، اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔ اسی طرح مُسْلِمُوْ بَاكِسْتَانَ (پاکستان کے مسلمان) یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔

١٦۔نکرہ کی اضافت اگر معرفہ کی طرف ہوتو وہ نکرہ بھی معرفہ بن جاتا ہےاور اگر نکرہ کی طرف ہوتو نکرہ مخصوصہ بن جائے گا۔جیسے: مَـاكِيْـنَةُ زَيْـدٍ (زید کی مشین)، مُشْطُ رَجُلٍ. (آدمی کی کنگھی)

تنبیہ:

بعض اسماء''مُتَوَغِّل فِی الْاِبْهَام'' کہلاتے ہیں یعنی ابہام اور پوشیدگی میں بہت غلو کئے ہوئے جیسے لفظ: نَحْوُ، مِثْلُ اور غَيْرُ وغیرہ ان کی اضافت اگر چہ معرفہ کی طرف ہو مگر پھر بھی یہ معرفہ نہیں بنتے بلکہ نکرہ ہی رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور مضاف اور مضاف الیہ کو الگ الگ کریں:

١. كِتَابُ خَالِدٍ. ٢. اِبْنُ عَلِيٍّ. ٣. رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. ٤. مِصْعَدُ الْبُنْكِ (بینک کی لفٹ). ٥. ثَلاثَةُ أَشْجَارٍ. ٦. مِائَةُ عَامِلٍ. ٧. ذُوْمَالٍ. ٨. كُلُّ رَجُلٍ. ٩. رَبُّنَا. ١٠. أَلْفُ شَهْرٍ. ١١. غَيْرُ الرَّجُلِ. ١٢. غُلامَا زَيْدٍ. ١٣. مُسْلِمُوْ مِصْرَ. ١٤. أُولُو الاَلْبَابِ. ١٥. مِثْلُ زَيْدٍ. ١٦. كِتَابُهٗ. ١٧. دَرَّاجَةُ عَمْرٍو. ١٨. لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں:

۱۔زید کا سرخ قلم ۲۔بڑی مسجد کا دروازہ ۳۔گائے کا دودھ ٤۔علی کا بیٹا ۵۔دروازے کی چابی ٦۔قرآن کی آیت ۷۔نحو کی کتاب ۸۔اللہ کا بندہ ۹۔خالد کے دو غلام ۱۰۔مدینے کے مسلمان ۱۱۔جامعہ کی بڑی عمارت ۱۲۔کرم کا دریا۔
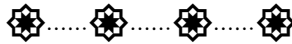
الأصول فی النحو

☆......الأصل فی الاسم الإعراب

☆......الأصل فی همزة الوصل الكسر، ولا تفتح أو تضم إلا لعارض

☆......الأصل فی النفی وفی الاستفهام أن يكونا متوجهين إلى أوصاف . الذوات، لا إلى الذوات أنفسها، لأن الذوات تقل أن تكون مجهولة

☆......الأصل فی الفاعل أن يتصل بالفعل

☆......الأصل فی الإعراب أن يكون للأسماء دون الأفعال والحروف

☆......الأصل فی الزيادة حروف المد واللين وهی الواو والياء والألف

☆......الأصل فی كل منادى أن يكون منصوبا لأنه مفعول إلا أنه عرض فی المفرد المعرفة ما يوجب بناء ه فبقی ما سواه على الأصل

☆......الأصل فی البناء أن يكون على السكون

☆......الأصل فی الاسم الصرف

☆......الأصل فی الأفعال البناء

☆......الأصل فی دراسة اللهجات سماعها من أهلها أنفسهم

☆......الأصل فی الحروف عدم التصرف

☆......الأصل فی الخبر أن يكون مفرداً

☆......الأصل فی الأسماء التنكير

☆......الأصل فی الاستثناء التأخير

☆......الأصل فی المفعول المطلق أن يكون مصدراً

سبق نمبر:

﴾......مرکب توصیفی کا بیان......﴿

مرکب توصیفی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت (اچھائی، برائی، مقدار، رنگت وغیرہ) بیان کرے۔ جیسے: **رَجُلٌ جَمِيلٌ، رَجُلٌ قَبِيحٌ، فُصُولٌ ثَلاثَةٌ، اَلْحَجَرُ الْأَسْوَدُ.**

فوائد وقواعد:

۱۔مرکب توصیفی کے پہلے جزء کو "موصوف" اور دوسرے جزء کو "صفت" کہتے ہیں۔

۲۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزء اسمِ ذات[1] ہوتا ہے اور دوسرا جزء اسمِ صفت۔ جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں نظر آرہا ہے۔

۳۔ دو معرفہ یا دو نکرہ اکٹھے آجائیں اور ان میں پہلا اسم ذات اور دوسرا اسم صفت ہو تو عموماً پہلا موصوف اور دوسرا صفت ہوتا ہے۔ جیسے: **اَلرَّجُلُ الْمُجْتَهِدُ، رَجُلٌ مُجْتَهِدٌ.**

٤۔اسم منسوب صفت کے حکم میں ہے، لہٰذا یہ جہاں بھی آئے گا صفت بنے گا چاہے اس کا موصوف مذکور ہو یا محذوف۔ جیسے: **جَاءَ زَيْدُنِ الْبُغْدَادِيُّ، جَاءَ بَغْدَادِيٌّ.**

٥۔ضمیریں نہ موصوف بن سکتی ہیں نہ صفت، اسی طرح علَم بھی کسی کی صفت نہیں بنتا۔

٦۔اگر معدود کے بعد اسم عدد واقع ہو تو اسم عدد صفت بنتا ہے۔ جیسے: **نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ، عُلُومٌ ثَلاثَةٌ.**

---

1 ......اسمِ ذات سے مراد وہ اسم ہے جو کسی جاندار یا بے جان چیز کا اپنا نام ہو جیسے شَاةٌ ،رَجُلٌ ، کتابٌ وغیرہ۔

۷۔صفت موصوف سے مقدم نہیں ہوسکتی۔

۸۔مرکب توصیفی پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ جملہ کا جزء بنتا ہے۔

۹۔صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے: اِفراد، تثنیہ وجمع میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلاَنِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ، اعراب میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلاً عَالِماً، رَجُلٍ عَالِمٍ، تذکیروتانیث میں جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ، اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، تعریف وتنکیرمیں جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ، رَجُلٌ عَالِمٌ.

البتہ بیک وقت صرف چار چیزوں میں مطابقت پائی جائے گی: (۱)اِفراد میں، (۲)اعراب میں، (۳)تذکیر یا تانیث میں اور (۴)تعریف یا تنکیر میں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور موصوف،صفت الگ الگ کریں۔

۱.طِفْلٌ جَمِيْلٌ ۲.بَيْتٌ نَظِيْفٌ ۳.اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ ٤.رَجُلٌ طَوِيْلٌ ٥.كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ ٦.رَجُلاَنِ عَالِمَانِ ۷.رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ۸.بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ ۹.اَلرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ۱۰.غُرْفَةٌ وَاسِعَةٌ ۱۱.اَلْحَدِيْقَةُ الْمُثْمِرَةُ ۱۲.رُمَّانٌ حُلْوٌ.

سوال نمبر2: درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں۔

۱۔لمبادرخت ۲۔کھلا ہوا دروازہ ۳۔پھل دار درخت ٤۔میٹھا سیب ٥۔بڑا آدمی ٦۔بہادر آدمی ۷۔عالمہ عورت ۸۔دوخوبصورت بچے ۹۔چھوٹے بچے ۱۰۔کمزور آدمی۔
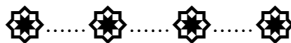
سبق نمبر:

﴿......بقیہ مرکبات ناقصہ کا بیان......﴾

مرکب بنائی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس کا دوسرا جزء حرف عطف کو شامل ہو۔ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ یہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔ اسے ''مرکب تعدادی'' بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:

مرکب بنائی کے دونوں جزء مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے؛ کہ اس کا دوسرا جزء تو مبنی برفتح ہی ہوتا ہے مگر پہلا جزء معرب ہوگا، اس کی حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی وجری یاء سے آئے گی۔ جیسے: هٰذِهِ اثْنَاعَشَرَ كِتَاباً، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ كِتَاباً.

مرکب منع صرف کی تعریف:

وہ مرکب جس میں دو کلمات کو بغیر اضافت اور اسناد کے ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور ان میں دوسرا کلمہ نہ صوت ہو اور نہ کسی حرفِ عطف کو متضمن ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكٌّ[1]. اسے ''مرکب مزجی'' بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ:

مرکب منع صرف کا پہلا جزء مبنی برفتحہ اور دوسرا جزء معرب باعراب غیر منصرف ہوتا ہے۔

1 ......بعل ایک بت کا نام ہے اور بک ایک بادشاہ کا نام ہے جو اسے پوجا کرتا تھا، دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

مرکبِ صوتی کی تعریف:

وہ مرکب ناقص جس سے کسی جاندار کو بلایا جائے یا جاندار یا بے جان کی آواز کو نقل کیا جائے۔ جیسے: نِخُ نِخُ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز) غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز)۔

تنبیه:

یہ تمام مرکبات ناقصہ مکمل جملہ نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ جملے کا جزء بنتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : درج ذیل میں سے مرکب تعدادی، مرکب مزجی اور مرکب صوتی علیحدہ علیحدہ کریں۔

۱.أَحَدَ عَشَرَ ۲.بَعْلَبَکُّ ۳.غَاقِ غَاقِ ٤.نِخُ نِخُ ٥.ثَلاَثَةَ عَشَرَ ٦.سِيْبَوَيْهِ ۷.أُحَ أُحَ ۸.مَعْدِيْكَرِبُ ۹.ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ ۱۰.حَضْرَمَوْت.
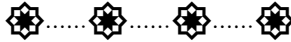
رسم الألف

ذكر المصنف مسألة من مسائل الكتابة في كيفية رسم الألف المتطرفة فإن كانت رابعة فصاعدًا رسمت ياء نحو استدعى، المصطفى، إلا إن كان قبلها ياء فترسم ألفًا مثل دنيا، محيا، أحيا كراهةَ اجتماع ياءين في الخط إلا (يحيى) علمًا فيرسم ياء فرقًا بين كونه علمًا وكونه فعلاً، لأنه إذا كان فعلاً يكتب بالألف نحو وسميته يحيى ليحيا (تعجيل الندى بشرح قطر الندى)

سبق نمبر:

﴿......جملۂ اسمیہ کا بیان......﴾

جملۂ اسمیہ کی تعریف:

وہ جملہ جو مبتدأ اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَاقِلٌ، زَیْدٌ فَحَصَ الْمَرِیْضَ (زید نے مریض کا معائنہ کیا)۔

مبتدأ وخبر کے بعض احکام:

۱۔ وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اگر مسند الیہ ہو تو اسے ''مبتدأ'' اور اگر مسند ہو تو اسے ''خبر'' کہتے ہیں۔ جسے مذکورہ بالا مثالوں میں لفظ زَیْدٌ مبتدأ جبکہ عَاقِلٌ اور فَحَصَ الْمَرِیْض خبر ہیں۔

۲۔ مبتدأ اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، کبھی نکرہ مخصوصہ بھی مبتدأ بن جاتا ہے۔ جیسے: طِفْلٌ صَغِیْرٌ جَمِیْلٌ (چھوٹا بچہ خوبصورت ہے)۔

۳۔ ایک مبتدأ کی کئی خبریں بھی ہوسکتی ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ صَالِحٌ.

٤۔ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ آجائے تو فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں کر کے مبتدأ بنائیں گے اور اسم نکرہ کو خبر۔ جیسے: اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے).

۵۔ مبتدأ کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جملہ۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، بَکْرٌ یَأْکُلُ الطَّعَامَ. (بکر کھانا کھاتا ہے)۔

٦۔ خبر اگر جملہ ہو تو اس میں عائد کا ہونا ضروری ہے جو مبتدأ کی طرف

لوٹے، یہ عائد عموماً ضمیر ہوتی ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع میں مبتدأ کے مطابق ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ، اَلزَّیْدَانِ ضَرَبَا، اَلزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا، هِنْدٌ ضَرَبَتْ.

۷۔ خبر کبھی ظرف یا جار مجرور بھی ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ، اَلْکِتَابُ فَوْقَ الدُّوْلَابِ (کتاب الماری کے اوپر ہے)۔

۸۔ اگر ظرف یا جار مجرور کا متعلَّق عبارت میں لفظاً موجود ہو تو انہیں "ظرفِ لغو" اور اگر لفظاً موجود نہ ہو تو انہیں "ظرفِ مستقر" کہتے ہیں۔

۹۔ اگر جملے کے شروع میں ظرف یا جار مجرور آ جائیں اور بعد میں اسم آ رہا ہو تو ظرف یا جار مجرور "خبر مقدم" اور اسم "مبتدأ مؤخر" کہلائے گا۔ جیسے: فِي الدَّارِ رَجُلٌ.

مبتدأ و خبر میں مطابقت کی شرائط:

درج ذیل شرائط کے ساتھ مبتدأ و خبر میں تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ و جمع کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے:

۱۔ جب خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، زَیْدٌ مَدَنِیٌّ.

۲۔ خبر میں ایسی ضمیر ہو جو مبتدأ کی طرف راجع ہو۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں۔

۳۔ خبر اسم تفضیل مستعمل بِمِنْ نہ ہو۔

٤۔ خبر ایسا صیغہ نہ ہو جو مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔

۵۔ خبر ایسا صیغہ نہ ہو جو مذکر و مؤنث میں مشترک ہو۔

لہٰذا آنیوالی صورتوں میں مطابقت ضروری نہیں:

۱۔خبراسم مشتق یااسم منسوب نہ ہو۔جیسے:اَلرَّجُلُ أَسَدٌ، اَلْاِمْرَأَۃُ أَسَدٌ.

۲۔خبر میں ایسی ضمیر نہ ہوجومبتدأ کی طرف راجع ہو۔جیسے:اَلْکَلِمَۃُ اِسْمٌ الخ.

۳۔خبراسم تفضیل مستعمل بِمِنْ ہو۔جیسے:اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں لفظ خَیْرٌ.

٤۔خبرایسا صیغہ ہوجوصرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔جیسے:اَلْمَرْأَۃُ طَالِقٌ.

۵۔خبرایسا صیغہ ہوجومذکر ومؤنث میں مشترک (یکساں مستعمل) ہو۔جیسے: اَلرَّجُلُ جَرِیْحٌ، اَلْاِمْرَأَۃُ جَرِیْحٌ.

تقدیمِ مبتدأ کی وجوبی صورتیں:

درج ذیل صورتوں میں مبتدأ کوخبر پر مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔جب مبتدأاور خبر دونوں معرفہ ہوں۔جیسے:زَیْدُنِ الْمُنْطَلِقُ.

۲۔جب مبتدأخبر دونوں نکرۂ مخصوصہ ہوں۔جیسے:غُلَامُ رَجُلٍ صَالِحٍ خَیْرٌ مِنکَ.

۳۔جب خبر جملہ فعلیہ ہو۔جیسے:زَیْدٌ قَامَ أَبُوْہُ.

٤۔جب مبتدأایسے کلمے پر مشتمل ہوجسے ابتداءِ کلام میں لاناواجب ہے[1]۔جیسے: مَن أَبُوْکَ؟

☆☆☆☆☆

---

1 ......وہ کلمات جن کومقدم لاناواجب ہے یہ ہیں: ۱۔اسمائے استفہام۔جیسے:مَنْ أَبُوْکَ؟ ۲۔اسمائے شرط۔جیسے: مَنْ جَاءَ فَھُوَ مُکْرَمٌ. ۳۔جب اسم کسی ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جس کے لیے صدر کلام ضروری ہے۔جیسے:غُلَامُ مَنْ قَامَ؟ (کس کا غلام کھڑا ہوا؟) ٤۔وہ مبتدأجسے ایسی چیز کے درجے میں اتار دیا گیا ہوجس کے لیے صدر کلام ضروری ہو۔جیسے:اَلَّذِیْ یَأْتِیْنِیْ فَلَہٗ دِرْھَمٌ. اس میں اسم موصول کوشرط کے درجے میں اتارا گیا ہے اور شرط کے لیے صدر کلام ضروری ہوتا ہے۔۵۔ضمیر شان اور ضمیر قصہ۔جیسے: ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ، ھِیَ ھِنْدٌ

مشق

سوال نمبر : مبتدأوخبرکی پہچان کریں اورترجمہ فرمائیں۔

١ .تَدخِینُ السِّیجَارَةِ مُضِرٌّ لِلصِّحَّةِ ٢ .رَجُلٌ كَبِیرٌ قَائِمٌ ٣ .اَنْ تَذْهَبُوا اِلَى الْمَدْرَسَةِ مُوَاظَبَةً خَیرٌ لَكُمْ ٤ .فِی الدَّارِ رَجُلٌ ٥ .اَلرَّجُلُ أَخُوهُ قَائِمٌ ٦ .خَادِمُ زَیْدٍ عَاقِلٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ ٧ .زَیْدٌ بَغْدَادِیٌّ ٨ .اَلْمَرْأَةُ عَالِمَةٌ ٩ .اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ ١٠ .زَیْدٌ قَامَ أَبُوهُ ١١ .مَنْ جَارُكَ؟ ١٢ .اَلَّذِیْ یَتَنَاوَلُ الْفُطُوْرَ فَلَهٗ رُوْبِیَّةٌ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں۔

١ .زَیْدٌ فَاضِلٌ صَالِحٌ ٢ .زَیْدٌ فِی الدَّارِ ٣ .فِی الدَّارِطَاؤُوسٌ ٤ .رَجُلٌ جَمِیْلٌ جَاءَ ٥ .فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ النِّسَاءِ ٦ .حَامِدٌ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ٧ .اَلْكَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰهِ ٨ .اَلْمُؤمِنُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ٩ .اَلْمُسْلِمُ یَعْبُدُ اللّٰهَ ١٠ زَیْدٌ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ ١١ .زَیْدٌ یَتَعَلَّمُ فِی الْمَدْرَسَةِ.

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١ کاشف مسلمان ہے۔ ٢ عمران مسجد میں ہے۔ ٣ زیداچھالڑکا ہے۔ ٤ چھوٹا بچہ ذہین ہے۔ ٥ عابدحافظ قرآن ہے۔ ٦ باغ میں پرندے ہیں۔ ٧ اچھا انسان کامیاب ہے۔ ٨ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ٩ عاطف بہت نیک بچہ ہے۔ ١٠ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

سبق نمبر: 7

﴿......جملہ فعلیہ کا بیان......﴾

جملہ فعلیہ کی تعریف:

وہ جملہ جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ.

فائدہ:

(۱) فعل کو ''مسند'' اور فاعل کو ''مسند الیہ'' کہتے ہیں۔

(۲) ہر فعل چاہے لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے[1] اور متعدی ہو تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے: شَرِبَ الْوَلَدُ اللَّبَنَ.

فاعل کی تعریف:

وہ اسم جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، صفت مشبہ، اسم تفضیل یا مصدر) آجائے اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، میں زید اور زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ میں أبوہ.

فاعل کی اقسام

فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: لَمَعَ الْبَرْقُ (بجلی چمکی) میں اَلْبَرْقُ اسے ''مُظْهَر'' بھی کہتے ہیں

کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے خواہ بارز ہو یا مستتر۔ جیسے: ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر بارز فاعل ہے

---

1 ......بعض اوقات فاعل لفظاً مجرور ہوتا ہے مگر محلاً وہ مرفوع ہی کہلائے گا۔ جیسے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً. (اللہ تعالیٰ کافی ہے از روئے گواہ کے)

اور زَیْدٌ ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ہے، اسے ''مُضْمَر'' بھی کہتے ہیں۔ اور کبھی فاعل مصدر کی تاویل میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَعْجَبَنِیْ أَنْ تَجْتَھِدَ. (مجھے تمہارے محنت کرنے نے حیرت میں ڈالا) اس میں أَنْ تَجْتَھِدَ مصدر کی تاویل میں ہو کر فاعل واقع ہو رہا ہے۔ اسی طرح بَلَغَنِیْ أَنَّکَ عَالِمٌ. اس میں أَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر فاعل بن رہا ہے۔

فعل کی فاعل کے ساتھ مطابقت کا بیان

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے :

۱۔ جب فاعل مذکر ہو۔ جیسے: جَلَسَ وَلَدٌ.

۲۔ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان اِلَّا کا فاصلہ آجائے جیسے: مَا نَصَرَ اِلَّا فَاطِمَةُ.

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے :

۱۔ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے: قَالَتْ اِمْرَأَةٌ.

۲۔ جب فاعل ضمیر ہو اور مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے: هِنْدٌ قَامَتْ، اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ.

درج ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے :

۱۔ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل وفاعل کے درمیان اِلَّا کے علاوہ کسی اور کلمے سے فاصلہ آجائے۔ جیسے: جَاءَ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ، اور جَاءَتِ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ.

۲۔جب فاعل مؤنث لفظی ہو جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ. اسی طرح اِمْتَلَأَ الْحَدِيْقَةُ بِالْأَزْهَارِ اور اِمْتَلأَتِ الْحَدِيْقَةُ بِالْأَزْهَارِ (باغ کلیوں سے بھر گیا)

۳۔جب فاعل جمع مکسر ہو۔جیسے: جَاءَ الرِّجَالُ اور جَاءَ ت الرِّجَالُ اُسی طرح قَالَ نِسْوَةٌ اور قَالَتْ نِسْوَةٌ.

٤۔جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو۔جیسے: اَلرِّجَالُ ذَهَبَتْ اور اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا.

۵۔جب فاعل اسم جمع ہو۔جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ اور جَاءَ تِ الْقَوْمُ.

تنبیه:

اجزاءِ کلام کی ترتیب میں اصل یہ ہے کہ پہلے فعل آئے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول آئے۔جیسے: اَكَلَتِ الْبِنْتُ الْخُبْزَ. مگر کبھی مفعول کو (جوازاً یا وجوباً) فاعل پر مقدم کر دیا جاتا ہے۔جیسے: أَكْرَمَ عَمْرواً زَيْدٌ. اور کبھی فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔جیسے: زَيْداً ضَرَبْتُ. البتہ فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں۔

درج ذیل صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا ضروری ہے:

۱۔جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو۔جیسے: أَكَلْتُ خُبْزاً.

۲۔جب فاعل اور مفعول میں اعراب اور قرینہ[1] دونوں مُنتفِی ہوں جو ان

---

1 ......قرینہ وہ چیز کہلاتی ہے جو بغیر وضع کے کسی شئ پر دلالت کرے۔جیسے: أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰ. میں الْكُمَّثْرٰى کا ازقبیل ماکول اور يَحْيٰ کا ازقبیل اٰکل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ يَحْيٰ فاعل ہے اور اَلْكُمَّثْرٰى مفعول ہے۔اسی طرح ضَرَبَتِ الْفَتٰى الْحُبْلٰى. میں فعل کا مؤنث ہونا اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ فاعل اَلْحُبْلٰى ہے اور مفعول اَلْفَتٰى ہے۔پہلی مثال میں قرینہ معنویہ ہے اور دوسری مثال میں قرینہ لفظیہ ہے۔

میں سے کسی ایک کے فاعل اور ایک کے مفعول ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے: لَقِیَ مُوْسٰی عِیْسٰی (موسیٰ نے عیسیٰ سے ملاقات کی)۔ یہاں مُوْسٰی کو فاعل بنانا واجب ہے۔

۳۔ جب مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو رہا ہو۔ جیسے: مَا اَکَلَ زَیْدٌ اِلَّا زُبْدًا (زید نے صرف مکھن کھایا)۔

درج ذیل صورتوں میں مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا ضروری ہے:

۱۔ جب مفعول ضمیر منصوب متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ.

۲۔ جب فاعل اِلَّا کے بعد واقع ہو رہا ہو۔ جیسے: مَا قَطَفَ الْاَزْهَارَ اِلَّا الْاَوْلَادُ (کلیاں بچوں نے ہی توڑیں)۔

۳۔ جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو۔ جیسے: ضَرَبَ لِصًّا رَفِیْقُهٗ (چور کو اس کے دوست نے مارا)۔

فائدہ:

جب فاعل یا مفعول میں سے کسی کو وجوباً مقدم کرنے کی صورتوں میں سے کوئی بھی صورت نہ پائی جائے تو ان دونوں میں تقدیم وتاخیر جائز ہے۔ جیسے: رَاٰی زَیْدٌ الْجَامُوْسَ یا رَاٰی الْجَامُوْسَ زَیْدٌ، اَکَلَ یَحْیٰی الْکُمَّثْرٰی یا اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰی، ضَرَبَتِ الْحُبْلٰی الْفَتٰی یا ضَرَبَتِ الْفَتٰی الْحُبْلٰی.

فعل، فاعل اور مفعول کا حذف:

۱۔ جب حذفِ فعل پر کوئی قرینہ (ایسا امر جو فعل محذوف پر دلالت کرے) پایا جائے تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی سوال کرے: مَنْ جَاءَ؟ اور اس کے جواب

میں صرف: زَیْدٌ کہا جائے تو اس سے پہلے جَاءَ فعل محذوف ہوگا اور زَیْدٌ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔اور فعلِ محذوف پر قرینہ سوال ہوگا کیونکہ جو چیز سوال میں مذکور ہوتی ہے وہ جواب میں بھی ملحوظ ہوتی ہے۔

۲۔اگر فاعل ایسے کلمہ کے بعد آجائے جو صرف فعلوں پر داخل ہوتے ہیں[1] تو فعل کا حذف کرنا واجب ہے۔جیسے آیت کریمہ:﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ ﴾یہاں اَحَدٌ سے پہلے اِسْتَجَارَکَ فعل محذوف ہے جس کی تفسیر بعد والا اِسْتَجَارَکَ کررہا ہے۔

۳۔جب سوال کے جواب میں صرف نَعَمْ یا بَلٰی کہا جائے تو سوال میں جو فعل، فاعل اور مفعول مذکور ہوں گے سب محذوف مانے جائیں گے۔جیسے:اَ اَیْقَظَ زَیْدٌ بَکْراً لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ ؟(کیا زید نے بکر کو نمازِ فجر کے لئے جگایا؟) کے جواب میں نَعَمْ یا بَلٰی کہا تو فعل، فاعل اور مفعول تینوں محذوف ہوں گے۔

چند ترکیبی قواعد:

۱۔بذریعہ عطف ایک فعل کے کئی فاعل ہو سکتے ہیں۔جیسے:جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ وَخَالِدٌ. میں جَاءَ فعل،زَیْدٌ معطوف علیہ،واوٴ عاطفہ، بَکْرٌ معطوف اول،واوٴ عاطفہ ،خَالِدٌ معطوف ثانی،معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

۲۔فعل کا فاعل کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی مرکب توصیفی واضافی وغیرہ۔

---

1 ......اس سے مراد حروف تحضیض اور کلمات شرط وجزاء ہیں۔جیسے:ھَلَّا، اَلَّا، لَوْمَا اوراِنْ، لَوْ وغیرہا۔

جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں جاءَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔ جَاءَ طَعَامُ زَیْدٍ میں جاءَ فعل طَعَامُ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ دونوں ملکر مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔ جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں جاءَ فعل، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، دونوں ملکر مرکب توصیفی ہوکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : *تذکیر وتانیث کا خیال رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء کے ساتھ مناسب افعال لگائیں۔*

١.اَلرَّجُلُ. ٢.هِنْدٌ. ٣.فَاطِمَةُ. ٤.اَلْأُسْتَاذُ. ٥.اَلرِّجَالُ. ٦.اَلْبِنْتُ. ٧.طِفْلَانِ. ٨.مُسْلِمَاتٌ. ٩.مُسْلِمُوْنَ. ١٠.طَائِرٌ. ١١.اَلْأُمَرَاءُ. ١٢.عُلَمَاءُ.

سوال نمبر2: *مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور ترجمہ کریں۔*

١.جَاءَ خَالِدٌ ٢.ضَرَبَ أَبُوْهُ ٣.نَصَرَ خَالِدٌ وَ زَیْدٌ ٤.سَمِعَ غُلَامُ زَیْدٍ صَوْتَهُ ٥.رَاٰنِیْ زَیْدٌ وَأَبُوْهُ ٦.خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ٧.اِذْهَبْ اِلَی الْمَدْرَسَةِ ٨.جَاءَ الْمُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ ٩.اِشْتَرٰی زَیْدٌ ثَوْبًا ١٠. رَاٰی زَیْدٌ أَبَاهُ.

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔زید نے مارا ٢۔زید نے کتاب پر مہر لگائی ٣۔خالد نے اپنے ابو کی مدد کی ٤۔زید مسجد کی طرف گیا ٥۔زید اور اس کے ابو نے مدرسہ دیکھا ٦۔مدرسہ جاؤ ٧۔بکر نے کتاب خریدی ٨۔عمر نے قرآن سنا ٩۔زید کے ابو نے اسے مارا۔ ١٠۔مجھے کتاب اچھی لگتی ہے۔
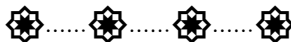
سبق نمبر:

﴿......غیر منصرف کا بیان......﴾

غیر منصرف کی تعریف:

وہ اسم معرب جس میں منع صرف کے اسباب میں سے کوئی دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے: عُمَرُ، عَائِشَۃُ، وغیرہ.

غیر منصرف کا حکم:

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ تنوین آتی ہے نہ کسرہ۔ جیسے: جَاءَ عُثْمَانُ، مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ اور ھٰذِہِ مَسَاجِدُ، رَأَیْتُ مَسَاجِدَ، مَرَرْتُ بِمَسَاجِدَ. ان مثالوں میں عثمان اور مساجد غیر منصرف ہیں اسی لئے ان کا آخر کسرہ اور تنوین سے خالی ہے۔

تنبیہ:

اگر کسی اسم غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جائے یا کسی اسم کی طرف اس کی اضافت کر دی جائے تو ان دونوں صورتوں میں اس پر کسرہ آسکتا ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ، أُصَلِّيْ فِيْ مَسَاجِدِکُمْ.

اسباب منع صرف:

اسباب منع صرف نو ہیں: (۱)عدل (۲)وصف (۳)تانیث (۴)تعریف (۵)عجمہ (۶)ترکیب (۷)وزن فعل (۸)الف نون زائدتان (۹)جمع۔

فائدہ:

ان اسباب میں سے دو سبب (جمع اور تانیث بالالف) دو دو اسباب کے قائم مقام ہیں

اسباب منع صرف کی تعریفات اور شرائط

(۱)عدل کی تعریف:

کسی اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے اپنے صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف پھیرا ہوا ہونا۔ جیسے: ثُلٰثُ (تین تین) ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے اور عُمَرُ (نام) عَامِرٌ سے بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے پھیرا گیا ہے

فائدہ:

جو اسم دوسرے صیغے سے پھیرا گیا ہو اسے ''معدول'' اور جس صیغے سے پھیرا گیا ہو یا بنایا گیا ہو اسے ''معدول عنہ'' کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں ثُلٰثُ اور عُمَرُ معدول اور ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ اور عَامِرٌ معدول عنہ ہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔عدل تحقیقی ۲۔عدل تقدیری

۱۔عدل تحقیقی کی تعریف:

وہ اسم معدول جس میں (غیر منصرف ہونے کے علاوہ) اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو۔ جیسے: ثُلٰثُ.

توضیح:

ثُلٰثُ کا معنی ہے: ''تین تین'' اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہے؛ کیونکہ ثُلٰثُ میں معنی کی تکرار ہے اور معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے اس دلیل سے معلوم ہوا کہ ثُلٰثُ، ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے معدول ہے۔

فائدہ:

ایک سے لے کر دس تک کے اعداد جب فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہوں تو ان میں عدل تحقیقی ہوگا۔ جیسے: اُحَادُ، مَوْحَدُ، رُبَاعُ، مَرْبَعُ، عُشَارُ، مَعْشَرُ وغیرہ۔

۲۔عدل تقدیری کی تعریف:

وہ اسم معدول جس میں (غیر منصرف ہونے کے علاوہ) اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔جیسے:عُمَرُ، زُفَرُ.

توضیح:

یہ دونوں عَــامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول ہیں مگر ان میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ یہ عــامـر اور زافـر سے معدول ہیں۔مگر چونکہ اہل عرب ان کو غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے اور کوئی دوسرا سبب بھی نہیں پایا جا رہا ہے اور ایک سبب سے کوئی اسم غیر منصرف نہیں ہوتا لہذا اس میں دوسرا سبب عدل فرض کر لیا گیا ہے اور عُمَرُ کو عَامِرٌ سے اور زُفَرُ کو زَافِرٌ سے معدول مان لیا گیا۔

تنبیہ:

عدل کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط نہیں۔

(۲) وصف کی تعریف:

اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنے والا ہونا جس کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ماخوذ ہو۔جیسے:أَحْمَرُ (سرخ)۔

توضیح:

لفظ أَحْــمَــرُ ایک ایسی ذات پر دلالت کر رہا ہے جس کے ساتھ اس کی ایک صفت یعنی ''سرخ ہونا'' بھی ماخوذ ہے۔اسی طرح أَخْضَرُ،اَسْوَدُ وغیرہ ہیں۔

وصف کی شرط:

وصف کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔ یعنی اس کی وضع ہی وصفی معنی کے لیے ہوئی ہو۔ جیسے: اَبْیَضُ اور اَسْوَدُ وغیرہ۔

فائدہ:

جو اسماء اصل وضع میں وصف ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: (۱) صفت مشبہ۔ جیسے: اَحْمَرُ، حَسَنٌ. (۲) اسم تفضیل۔ جیسے: اَکْمَلُ، اَفْضَلُ. (۳) اسم فاعل۔ جیسے: ذَاھِبٌ، قَائِمٌ. (۴) اسم مفعول۔ جیسے مَضْرُوْبٌ، مَغْسُوْلٌ. (۵) ایک سے لیکر دس تک وہ اسماء اعداد جو فُعَال یا مَفْعَلُ کے وزن پر معدول ہوں۔ جیسے: اُحَادُ، مَوْحَدُ، ثُنَاءُ، مَثْنٰی، ثُلٰثُ، مَثْلَثُ وغیرہ۔

تنبیہ:

مذکورہ تمام اسماء میں ایک سبب وصف پایا جارہا ہے اور جن اسماء میں دوسرا سبب بھی پایا جارہا ہے وہ غیر منصرف ہوں گے۔ جیسے نمبر 2، نمبر 5 کی تمام مثالوں اور نمبر 1 کی پہلی مثال میں۔ اور جن میں دوسرا سبب نہیں پایا جارہا وہ منصرف ہوں گے۔ جیسے باقی مثالوں میں کیونکہ ایک سبب سے اسم ''غیر منصرف'' نہیں ہوتا۔

(۳) تانیث کی تعریف:

کسی اسم کا مؤنث ہونا۔ جیسے: طَلْحَۃُ، ھِنْدٌ.

وضاحت:

علامت تانیث کبھی لفظاً ہوتی ہے اور کبھی معنیً، لفظاً علامت تانیث تین طرح کی ہوتی ہیں جیسا کہ تانیث کے سبق میں گزرا۔

اور معنیً علامت تانیث صرف ایک ہوتی ہے اور وہ ''ۃ'' مقدرہ ہے۔ جیسے: قَدَمٌ، دَارٌ وغیرہ میں

فائدہ:

(۱) وہ تانیث جس میں علامت تانیث الف مقصورہ یاالف ممدودہ ہو اسے ''تانیث بالالف'' کہتے ہیں۔اور جس میں علامت تانیث ''ۃ'' لفظاًہو اسے ''تانیث لفظی'' کہتے ہیں۔اور جس میں تقدیراًہو اسے ''تانیث معنوی'' کہتے ہیں۔

شرائط:

(۱) تانیث بالالف (چاہے الف ممدودہ کے ساتھ ہو یاالف مقصورہ کے ساتھ) دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہے اوراس کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط بھی نہیں ہے۔

(۲) تانیث لفظی کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے اسمِ مؤنث کا علم ہونا شرط ہے۔جیسے:طَلْحَةُ، فَاطِمَةُ.

(۳) تانیث معنوی میں جوازِ منعِ صرف کے لیے مؤنث کاعلم ہونا شرط ہے،اوراگر اس کے ساتھ درج ذیل تین چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تواسے غیر منصرف پڑھنا واجب ہوجائے گا:

۱۔وہ اسم تین حروف سے زائد حروف پر مشتمل ہو۔جیسے:زَيْنَبُ. ۲۔اگر وہ اسم تین حرفی ہوتو متحرک الاوسط ہو۔جیسے:سَقَرُ. ۳۔وہ اسم عجمہ ہو۔جیسے: مَاهُ، جُوْرُ (شہروں کے نام)۔

(٤) تعریف کی تعریف:

کسی اسم کا معرفہ ہونا۔جیسے:أَحْمَدُ، زَيْنَبُ وغیرہ۔

تعریف کی شرط:

تعریف کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے اسم کا علم ہونا شرط ہے۔

(۵) عجمہ کی تعریف:

کسی اسم کا غیر عربی ہونا۔ جیسے: اِبْرَاھِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ وغیرہ.

عجمہ کی شرط:

عجمہ کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ۱۔ اسم، لغتِ عجم میں علَم ہو۔ جیسے: اِبْـرَاھِیْـمُ. ۲۔ وہ اسم یا تو زائد علی الثلثۃ ہو۔ جیسے مثال مذکور میں، یا ثلاثی ہو تو متحرک الاوسط ہو۔ جیسے: شَتَرُ (قلعہ کا نام)۔

(٦) ترکیب کی تعریف:

دو یا اس سے زائد اسماء کا ملکر ایک ہو جانا۔ جیسے: بَعْلَبَکُّ، مَعْدِیْکَرِبُ.

توضیح:

اس میں بَـعْـلُ اور بَکُّ اسی طرح مَـعْـدِیْ اور کَـرِبُ کو ملا کر ایک کلمہ بنا دیا گیا ہے۔ اول ایک شہر کا نام ہے اور ثانی ایک شخص کا نام ہے۔

شرائط:

ترکیب کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے چند شرائط ہیں: ۱۔ اسم مرکب کسی کا علم ہو۔ ۲۔ ترکیب بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے ہو۔ ۳۔ دوسرا جزء حرف نہ ہو۔ ٤۔ دوسرا جزء حرف عطف کو متضمن (شامل) نہ ہو۔ مذکورہ بالا مثالوں میں یہ تمام شرائط موجود ہیں۔

(۷) وزن فعل کی تعریف:

اسم کا اوزان فعل میں سے کسی وزن پر ہونا۔ جیسے: شَمَّرَ (گھوڑے کا نام)

توضیح:

شَمَّرَ، فَعَّلَ کے وزن پر ہے اور فَعَّلَ فعل کے اوزان میں سے ایک وزن ہے۔

شرائط:

وزن فعل کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل ہی کے ساتھ خاص ہو جیسے مذکورہ بالا مثال۔ اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو یہ شرط ہے کہ اسم کے شروع میں حروفِ اَتَین (ا، ت، ی، ن) میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے: أَحْمَدُ، يَشْكُرُ وغیرہ۔

فائدہ:

چھ اوزان ایسے ہیں جنھیں فعل کے ساتھ خاص مانا جاتا ہے: (۱) فَعَّلَ (۲) فُعِّلَ (۳) فُعِلَ (۴) فُعْلِلَ (۵) تَفَعْلَلَ (۶) تُفُعْلِلَ. (اَلْمُقَدِّمَةُ الْبَاسُوْلِيَّه)

(۸) الف نون زائدتان کی تعریف:

وہ الف نون جو کسی اسم کے آخر میں زائد ہوں۔ جیسے: عُثْمَانُ، نَدْمَانُ (نادم وشرمندہ)

شرائط:

الف نون زائدتان اگر اسم محض (جو صفت نہ ہو) کے آخر میں ہوں تو اس کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے: عُثْمَانُ، عِمْرَانُ، سَلْمَانُ وغیرہ۔ اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اسکی مؤنث میں تانیث نہ آتی ہو۔ جیسے: سَكْرَانُ کہ اس کی مؤنث کے آخر میں تاء تانیث نہیں آتی کیونکہ اس کی تانیث سَكْرٰى ہے۔

(۹) جمع کی تعریف:

وہ اسم جو مفرد میں کچھ زیادتی کے ساتھ دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔

جیسے:مَسَاجِدُ، مَصَابِیْحُ وغیرہ۔

شرائط:

جمع کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جمع منتہی الجموع کے صیغے پر ہو۔جیسے مذکورہ مثالیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : منصرف وغیرمنصرف الگ الگ کریں۔

۱.زَیْدٌ. ۲.زُفَرُ. ۳.مَسَاجِدُ. ٤.رِجَالٌ. ٥.ثَلاثَةٌ. ٦.مَثْلَثُ. ۷.رُبَاعُ. ۸.أَرْبَعٌ. ۹.سَوْدَآءُ. ۱۰.أَسْوَدُ. ۱۱.ضَارِبٌ. ۱۲.هِنْدٌ. ۱۳.زَیْنَبُ. ١٤.نُوْحٌ (علیہ السلام). ١٥.مَاءٌ. ١٦.مَاهُ. ۱۷.اِسْمَاعِیْلُ. ۱۸.عَائِشَةُ. ۱۹.طَلْحَةُ. ۲۰.فَرَازِنَةٌ. ۲۱.أَحْمَدُ. ۲۲.عِمْرَانُ. ۲۳.عُثْمَانُ. ٢٤.أُحَادُ. ٢٥.مِیْكَائِیْلُ. ٢٦.سَكْرَانُ.

سوال نمبر2: مذکورہ بالا اسماء میں سے جو غیر منصرف ہیں ان کے اسباب منع صرف بیان کریں۔
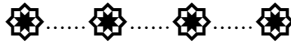
سبق نمبر:

﴿......جملہ انشائیہ کا بیان......﴾

جملۂ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ جیسے: زَیِّــنْ اَخْلَاقَکَ (اپنے اخلاق سنوارو) لَاتَغْضَبْ عَلٰی اَحَدٍ (کسی پر غصہ مت کرو)۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملۂ انشائیہ کی مشہور بارہ اقسام ہیں:

۱۔اَمر ۲۔نہی ۳۔اِستفہام ٤۔تَمنِّی ٥۔ تَرجِّی ٦۔ عُقود

۷۔ عَرض ۸۔نِداء ۹۔ قَسم ۱۰۔تعجُّب ۱۱۔دعا ۱۲۔مَدح وذَم۔

(۱)۔ امر کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے مخاطَب سے کوئی کام طلب کیا جائے جیسے: اِشْرَبِ اللَّبَنَ.

(۲)۔نہی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے: لَا تَــنْـظُــرِ الْاَفْلَامَ (فلمیں نہ دیکھ).

(۳)۔استفہام کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی بات دریافت کی جائے۔ جیسے: اَ رَضِـــیَ زَیْدٌ بِاَن یَّذْھَبَ إلَی الْاِجْتِمَاعِ؟ (کیا زید اجتماع میں جانے پر راضی ہوگیا؟)

(٤)۔تمنّی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی محبوب چیز کے حصول کی آرزو پائی جائے خواہ وہ چیز ممکن الحصول ہو۔جیسے:لَیْتَ زَیْداً یجیءُ (کاش!زید آجائے) یاناممکن الحصول ہو۔جیسے کوئی بوڑھا شخص کہے:لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش!جوانی لوٹ آئے)۔

(۵)۔ترجی کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی ممکن الحصول چیز کی امید پائی جائے خواہ وہ چیز محبوب ہو۔جیسے:لَعَلَّ عُمَرَ نَاجِحٌ (شاید عمر کامیاب ہوگا) یاغیر محبوب ہو۔جیسے:لَعَلَّ زَیْداً رَاسِب (شاید زید ناکام ہوجائے گا)۔

توضیح :

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی میں جس چیز کی آرزو پائی جاتی ہے وہ محبوب ہوتی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ممکن ہو یا محال،اور ترجی میں جس چیز کی امید پائی جاتی ہے وہ ممکن ہوتی ہے قطع نظر اس سے کہ وہ محبوب ہو یا مکروہ۔

(٦)۔عقود کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کوئی عقد منعقد (طے) کیا جائے۔جیسے: بِعْتُ (میں نے بیچا) اِشْتَرَیْتُ (میں نے خریدا) نَکَحْتُکِ (میں نے تجھ سے نکاح کیا) حَرَّرْتُ غُلَامِیْ (میں نے اپنے غلام کوآزاد کیا)۔

(۷)۔عرض کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس کے ذریعے کسی کام پر نرمی سے ابھارا جائے۔جیسے:اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں آتے تاکہ آپ بھلائی کوپہنچیں)۔

توضیح:

عرض میں متکلم، مخاطب کو جس کام پر ابھار رہا ہوتا ہے اسے اس کے کرنے کی امید نہیں ہوتی۔ جیسے آپ کے پاس کوئی مہمان آکر بیٹھتا ہے پھر جب وہ واپس جانے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو آپ اس سے کہتے ہیں: ''کیا آپ چائے نہیں پئیں گے'' اس موقع پر آپ کو یہ امید نہیں ہوتی کہ وہ آپ کی بات مان لیگا خاص طور پر جب آپ اس کی پہلے ہی خدمت کر چکے ہوں۔

(۸)۔نداء کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں بذریعہ حرف نداء مخاطب کی توجہ مطلوب ہو۔ جیسے: یَا زَیْدُ.

(۹)۔قسم کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جو قسم پر مشتمل ہو۔ جیسے: وَاللّٰہِ لَأُفَهِّمَنَّ زَیْداً (اللہ کی قسم! میں ضرور زید کو سمجھاؤنگا)۔

(۱۰)۔تعجب کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی چیز پر تعجب کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: مَا أَحْسَنَهٗ (وہ کیا ہی حسین ہے!)

(۱۱)۔دعاء کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جو دعاء پر مشتمل ہو۔ جیسے: جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً، بَارَکَ اللّٰہُ.

(۱۲)۔مدح وذم کی تعریف:

وہ جملۂ انشائیہ جس میں کسی کی تعریف یا برائی کی جائے۔ جیسے: نِعْمَ الصَّبِیُّ بَکْرٌ (بکر کتنا اچھا بچہ ہے) بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کتنا برا آدمی ہے)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملے جملہ انشائیہ کی کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

١ .هَلْ أَنْتَ زَيْدٌ؟ ٢ .أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ٣ .لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ. ٤ .بِعْتُهٗ. ٥ .اِشْتَرَيْتُ عَبْداً. ٦ .لَعَلَّ الْمَطْرَ يَنْزِلُ. ٧ .أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ ٨ .اِضْرِبْ. ٩ .لاَ تَشْرَبِ الْخَمْرَ. ١٠ .أَلاَ تَقُوْلُ الصِّدْقَ فَتَفُوْزَ. ١١ .يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ. ١٢ .رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. ١٣ .اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ. ١٤ .مَا أَحْسَنَكَ، مَا أَجْمَلَكَ. ١٥ .وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ. ١٦ .بِئْسَ الْمَصِيْرُ. ١٧ .نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ.

❁......❁......❁......❁
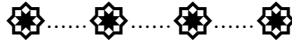
❁......تعلم علم النحو واجب......❁

☆......قد تكون (البدعة) واجبة كنصب الأدلة للرد على أهل الفرَق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كإحداث نحو رباط ومدرسة وكل إحسان لم يكن فى الصدر الأول. (حاشية ابن عابدين 560 1)

❁......العَلَم اسم أو كنية أو لقب......❁

☆......مثال الاسم أحمد ، عبد الرحمن، بعلبكّ، سيبويه.

ومثال الكنية أبو بكر، أمّ كلثوم، ابن عباس، بِنْتُ جَحْشٍ

وهى مُصَدَّرةٌ أبداً بـ (أب) أو (أمّ) أو (ابن) أو (بنت)

ومثال اللقب الصديق، الفاروق، الرشيد، زين العابدين، السفّاح والجاحظ واللقب يقصد به المدح أو الذم. (قواعد اللغة العربية وغيره 8 1)

سبق نمبر: 2

﴿......افعال ناقصہ کا بیان......﴾

افعال ناقصہ کی تعریف :

وہ افعال فقط فاعل کے ساتھ ملکر مکمل جملہ نہ بنتے ہوں بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کی بھی ضرورت ہو۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ أَسِیْراً (زید قیدی تھا) صَارَ بَکْرٌ غَنِیًّا (بکر مالدار ہوگیا)۔

توضیح:

ان مثالوں میں اگر صرف ''کان زید'' (زید تھا) یا ''صار بکر'' (بکر ہوگیا) کہا جاتا تو یہ جملے مکمل نہ ہوتے لیکن چونکہ فاعل کے بارے میں خبر بھی دیدی گئی ہیں اس لیے یہ مکمل ہوگئے۔

افعال ناقصہ کا عمل:

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدأ کو ''فعل ناقص کا اسم'' اور خبر کو ''فعل ناقص کی خبر'' کہتے ہیں۔ جیسے پہلی مثال میں کَانَ فعل ناقص ہے اور زَیْدٌ فعل ناقص کا اسم ہے اور اسی بناء پر وہ مرفوع ہے۔ اور أَسِیْراً فعل ناقص کی خبر ہے اور اسی بناء پر وہ منصوب ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں۔

فائدہ:

چونکہ یہ افعال لازم ہونے کے باوجود فقط اپنے فاعل کے ساتھ ملکر مکمل جملہ نہیں

بنتے بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کے محتاج ہوتے ہیں اور یہ محتاجی نقص ہے اس لیے ان افعال کو ''افعال ناقصہ'' (نامکمل افعال) کہا جاتا ہے۔اور جوافعال اپنے فاعل سے مل کرمکمل جملہ بن جاتے ہیں انہیں ''افعال تامّہ'' کہتے ہیں۔جیسے:قَامَ زَیْدٌ، فَازَ خَالِدٌ وغیرہ۔

افعال ناقصہ سترہ (۱۷) ہیں :

۱.کَانَ ۲.صَارَ ۳.ظَلَّ ٤.بَاتَ ٥. أَصْبَحَ ٦.أَضْحٰی ۷.أَمْسٰی ۸.عَادَ ۹.اٰضَ ۱۰.غَدَا ۱۱.رَاحَ ۱۲.مَا زَالَ ۱۳.مَا انْفَکَّ ١٤.مَا بَرِحَ ١٥.مَافَتِیَٔ ١٦.مَا دَامَ ١٧.لَیْسَ.

۱۔ کان:

یہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:(۱)فعل ناقص کے طور پر جبکہ یہ اپنے فاعل سے ملکر مکمل جملہ نہ بن رہا ہو۔جیسے: کَانَ الشَّارِعُ مُزْدَحِماً (سڑک بھیڑ والی تھی)۔

(۲)فعل تام کے طور پر جبکہ یہ صرف اپنے فاعل سے مل کر مکمل جملہ بن جائے،اس صورت میں یہ حَصَلَ اور ثَبَتَ کے معنی میں ہوتا ہے۔جیسے:کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی)۔

(۳) بطورزائد کہ اگر اسے عبارت سے نکال بھی دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی فرق نہ آئے۔جیسے:﴿کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا﴾(ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے)

(۴)کَانَ بمعنی صَارَ۔جیسے:کَانَ الشَّجَرُ مُثْمِراً(درخت پھل دار ہوگیا)

۲۔ صار:

یہ اپنے اسم کی حالت یا صفت کو تبدیل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

صَارَ الْمَاءُ بَارِداً (پانی ٹھنڈا ہو گیا)

۳، ٤، ٥، ٦، ۷۔ أَصْبَحَ، أَضْحٰی، أَمْسٰی، ظَلَّ، بَاتَ:

یہ پانچوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں ان کا اسم ان کی خبر کے ساتھ ان کے اوقات میں متصف ہیں۔ جیسے: أَصْبَحَ التِّلْمِیْذُ مُصَلِّیاً (طالب علم نے صبح کے وقت نماز پڑھی) أَضْحَی الْأُسْتَاذُ مُسْتَرِیْحاً (استاد نے چاشت کے وقت آرام کیا) أَمْسَی الطِّفْلُ نَائِماً (بچہ شام کے وقت سویا) ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِراً (عالم نے دن کے وقت سفر کیا) بَاتَ الْقَاصِدُ مُنْتَظِراً (قاصد رات بھر انتظار کرتا رہا)

۸، ۹، ۱۰، ۱۱۔ مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا انْفَکَّ:

یہ چاروں افعال خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: مَا زَالَ الْمَرِیْضُ بَاکِیاً (مریض مسلسل روتا رہا) مَا بَرِحَ زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید برابر مارتا رہا) مَا فَتِئَ الْیَهُوْدُ أَعْدَاءً لِلاِسْلَامِ (یہود اسلام سے دشمنی کرتے رہے) مَا انْفَکَّ أَعْدَاءُ الاِسْلَامِ یَکِیْدُوْنَ لَهٗ (دشمنانِ اسلام اس کے خلاف سازش کرتے رہے)۔

۱۲۔ مادام:

یہ ماقبل فعل کی مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ دَامَ سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ ہے۔ جیسے: اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِساً (تو زید کے بیٹھنے تک بیٹھ)

۱۳، ۱٤، ۱٥، ۱٦۔ عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ:

یہ چاروں جب ناقصہ ہوں تو صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح اٰضَ، غَدَا، رَاحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہو گیا)۔

اوراگرتامہ ہوں توپھراپنے اپنے معنی میں ہونگے یعنی عَادَ بمعنی ''لوٹنا''۔جیسے: عَادَ زَیْدٌ مِنْ سَفَرِہٖ (زیداپنے سفرسے واپس آیا) اٰضَ بمعنی ''پھرنا''۔جیسے: اٰضَ زَیْدٌ مِنْ سَفَرِہٖ (زیداپنے سفرسے واپس آیا) غَدَا بمعنی ''صبح کے وقت جانا''۔جیسے:غَدَا زَیْدٌ (زیدصبح کے وقت گیا) رَاحَ بمعنی ''شام کے وقت جانا''۔ جیسے:رَاحَ زَیْدٌ (زیدشام کے وقت گیا)۔

۱۷۔ لیس:

یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبرکی نفی کرتا ہے۔جیسے:لَیْسَ الْمُتَکَبِّرُ نَاجِحاً (متکبرآدمی کامیاب نہیں)

افعال ناقصہ کے چند ضروری قواعد

۱۔ان کے اسم اورخبرکے وہی احکام ہیں جومبتدأ اورخبرکے ہیں۔اتنا فرق ہے کہ مبتدأ کی خبرمرفوع اوران کی خبرمنصوب ہوتی ہے۔

۲۔جس طرح مبتدأ کی خبرکومبتدأپرمقدم کرنا جائز ہےاسی طرح افعال ناقصہ کی خبرکوبھی ان کے اسماء پرمقدم کرنا جائز ہے۔جیسے: کَانَ قَائِماً زَیْدٌ.

۳۔افعال ناقصہ میں سے جن افعال کے شروع میں لفظ ''مَا'' نہیں آتا ان میں خودان افعال پربھی خبرکومقدم کرنا جائز[1] ہے۔جیسے:قَائِماً کَانَ زَیْدٌ.

٤۔ظَلَّ، بَاتَ، اَمْسٰی، اَصْبَحَ، اَضْحٰی یہ پانچوں بھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں،اس صورت میں ان سے وقت مرادنہیں ہوتا صرف تبدیلی حالت مقصودہوتی ہے۔جیسے:اَمْسَی الْمَاءُ بَارِداً (پانی ٹھنڈاہوگیا)۔

☆☆☆☆☆

---

1 ......لیس کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس کی خبرکواس پرمقدم کرسکتے ہیں یا نہیں،جمہور کے نزدیک تقدیم جائز ہے،بلکہ بعض منع فرماتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں سے پہلے مناسب افعال ناقصہ لگائیں۔

١.زَيْدٌ قَائِمٌ. ٢.اَلاُسْتَاذُ صَائِمٌ. ٣.اَلْعِنَبُ نَاضِجٌ. ٤.اَلْمَاءُ بَارِدٌ. ٥.اَللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. ٦.اَلطِّفْلُ بَاكٍ. ٧.اَلْحَرُّ شَدِيْدٌ. ٨.اَلْمُصَلِّى سَاجِدٌ. ٩.اَللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. ١٠.اَلْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ١١.اَلْمَرِيْضَانِ نَائِمَانِ. ١٢.اَلْجَيْشُ مَنْصُوْرٌ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور ترجمہ فرمائیں۔

١.كَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماً. ٢.لَيْسَ الْعَالِمُ كَاهِلاً. ٣.صَارَ الصَّبِىُّ شَيْباً. ٤.كَانَ مَشْهُوْداً. ٥.كَانَ رَسُوْلاً نَبِيًّا. ٦.كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. ٧.صَارَ مَرْدُوْداً الشَّيْطٰنُ. ٨.أَ لَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ. ٩.مَا انْفَكَّ أَعْدَاءُ الاِسْلَامِ يَكِيْدُوْنَ لَهُ. ١٠.أَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ مُصَلِّياً. ١١.رَاحَ زَيْدٌ غَنِيًّا.

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔جاہل عالم ہوگیا۔ ٢۔زید تمام دن روزہ دار رہا۔ ٣۔اللہ تعالی غفور رحیم ہے۔ ٤۔بارش موسلادھار برستی رہی۔ ٥۔زید کھاتا ہی رہا۔ ٦۔عیسائی اسلام سے دشمنی کرتے ہی رہے۔ ٧۔طالب علم نے دوپہر کے وقت سبق پڑھا۔ ٨۔چوکیدار رات بھر جاگتا رہا۔ ٩۔بچہ رات بھر روتا رہا۔ ١٠۔چائے ٹھنڈی ہوگئی۔ ١١۔پانی گرم ہوگیا۔ ١٢۔درخت پھل دار ہوگیا۔
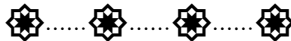
سبق نمبر: 2

﴿......حروف مشبہ بالفعل کا بیان......﴾

حروف مشبہ بالفعل:

وہ حروف جو فعل کے مشابہ ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں:اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ.

ان حروف کے احکام اور فوائد:

(۱)......یہ تمام حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتدأ کو ''حرف مشبہ بالفعل کا اسم'' اور خبر کو ''حرف مشبہ بالفعل کی خبر'' کہتے ہیں ۔جیسے:اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ (بے شک زید عالم ہے)اس میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے، زَیْداً اس کا اسم ہے اور اسی بناء پر منصوب ہے، اور عَالِمٌ اِنَّ کی خبر ہے اور اسی بناء پر مرفوع ہے۔

(۲)......چونکہ حروف مشبہ بالفعل ، تعدادِ حروف میں، مبنی بر فتح ہونے میں ،فعل کا معنی دینے میں، نیز دو اسموں پر داخل ہونے میں فعل کی طرح ہوتے ہیں اس لیے انہیں ''حروف مشبہ بالفعل'' کہتے ہیں۔اور اسی مشابہت کی بناء پر یہ عمل کرتے ہیں۔

(۳)......حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدأ و خبر کے ہیں ۔سوائے اعراب کے ؛ کہ مبتدأ و خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں جبکہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم منصوب اور ان کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔

نیز حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو نہ تو خود ان حروف پر مقدم کرنا جائز ہے اور نہ ان

کے اسماء پر۔ مگر جب خبر ظرف یا جار کا مجرور ہو تو اسماء پر مقدم ہو سکتی ہے۔ جیسے: إِنَّ فِی الدَّارِ زَیْداً.

(۴)......بعض اوقات ان حروف کے بعد لفظ ''ما'' بھی آجاتا ہے جو ان کو عمل سے روک دیتا ہے، نیز اس صورت میں یہ فعلوں پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ اسے ''مائے کافّہ'' کہا جاتا ہے۔

اِن حروف کا استعمال

۱۔ اِنَّ: (بے شک)

یہ مضمونِ جملہ[1] کی تاکید اور اسے پختہ کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسے: اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) اسے ''حرفِ تاکید'' بھی کہتے ہیں۔

۲۔ أَنَّ: (کہ، بے شک)

یہ جملے کو مفرد کی تاویل میں کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ عَلِمْتُ أَنَّ زَیْداً قَائِمٌ (میں نے جان لیا کہ زید کھڑا ہے) اسے ''موصولِ حرفی'' بھی کہتے ہیں۔

فائدہ:

أَنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر چونکہ مفرد کی تاویل میں ہوتا ہے اس لیے یہ ترکیب میں اپنے اسم وخبر سے ملکر کبھی فاعل، کبھی نائب الفاعل اور کبھی مفعول وغیرہ بنتا ہے۔

---

1 ......کسی جملے کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف مضاف کر دینے سے جو معنی حاصل ہوتا ہے اسے ''مضمون جملہ'' کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ کا مضمون جملہ ہے قِیَامُ زَیْدٍ. اگر مسند اسم جامد ہو تو اس کا مصدر جعلی بنا کر اسے مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں گے۔ جیسے: زَیْدٌ سِرَاجٌ کا مضمون جملہ ہے: سِرَاجِیَّةُ زَیْدٍ (زید کا چراغ ہونا)

جیسے:بَلَغَنِیْ أَنَّ زَیْداً شَاعِرٌ (مجھے (خبر) پہنچی ہے کہ زید شاعر ہے) أُعْلِنَ أَنَّ زَیْداً نَاجِحٌ (اعلان کردیا گیا کہ زید کامیاب ہے) ظَنَنْتُ أَنَّ زَیْداً جَاهِلٌ (میرا گمان تھا کہ زید جاہل ہے)۔

۳۔ کَأَنَّ: (گویا کہ)

یہ ایک شئ کو دوسری شئ کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے لایا جاتا ہے۔جیسے: کَأَنَّ زَیْداً قَمَرٌ (گویا کہ زید چاند ہے) اسے ''حرفِ تشبیہ'' بھی کہتے ہیں۔

٤۔ لٰکِنَّ:(لیکن)

یہ استدراک کے لیے لایا جاتا ہے۔یعنی سابق کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔جیسے:غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ صَدِیْقَهٗ حَاضِرٌ (زید غائب ہے لیکن اس کا دوست حاضر ہے) اسے ''حرفِ استدراک'' بھی کہتے ہیں۔

٥۔ لَیْتَ:(کاش)

یہ کسی چیز کی تمنا (آرزو) ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔جیسے:لَیْتَ زَیْداً مَوْجُوْدٌ (کاش! زید موجود ہوتا) اسے ''حرفِ تمنّی'' بھی کہتے ہیں۔

٦۔ لَعَلَّ: (شاید)

یہ کسی چیز کی امید ظاہر کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔جیسے:لَعَلَّ الْمَطَرَ یَنْزِلُ (شاید بارش ہو) اسے ''حرفِ ترجی'' بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں کے ساتھ مناسب حروف مشبہ بالفعل لگا کر ان کا ترجمہ کیجئے۔

١ .اَلاُسْتَاذُ مَوْجُوْدٌ وَالتِلْمِیْذُ غَائِبٌ. ٢ .اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ٣ .اَلشَّبَابُ یَعُوْدُ. ٤ .زَیْدٌ اَسَدٌ. ٥ .اَلْمَطَرُ یَنْزِلُ. ٦ .اَلْمَاءُ بَارِدٌ. ٧ .اَلْعَالِمُ مُتَّقٍ. ٨ .اَلاُسْتَاذُ أَبٌ. ٩ .اَللّٰہُ یَغْفِرُ لِیْ. ١٠ .اَلْجَیْشُ مَنْصُوْرٌ. ١١ .اَلْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ. ١٢ .اَلْکُفَّارُ فِیْ جَھَنَّمَ.

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

١ ۔بے شک حسن عالم ہے۔ ٢ ۔علماء گویا ستارے ہیں۔ ٣ ۔کاش زاہد عالم ہوتا۔ ٤ ۔عاصم آیا لیکن نعیم نہ آیا۔ ٥ ۔بے شک قرآن حق ہے۔ ٦ ۔بے شک نبی سچے ہیں۔ ٧ ۔شاید حمزہ طبیب ہے۔ ٨ ۔کاش تو نیک ہوتا۔ ٩ ۔عمر اور بکر گئے لیکن نوید نہ گیا۔ ١٠ ۔صحابہ کرام **علیھم الرضوان** گویا ستاروں کی طرح ہیں۔
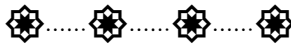
سبق نمبر: 22

﴿......اِنَّ اور أَنَّ کافرق......﴾

چونکہ اِنَّ اور أَنَّ کے استعمال کی جگہیں مختلف ہیں اس لئے ان دونوں کے استعمال کے بعض مقامات ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ عربی عبارت پڑھنے میں سہولت رہے۔

اِنَّ پڑھنے کے مواقع:

درج ذیل صورتوں میں اِنَّ (بکسر ہمزہ) پڑھا جائے گا:

١۔ جملے کی ابتداء میں۔ جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾.

٢۔ قول اور اس کے مشتقات کے بعد۔ جیسے: ﴿يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ﴾.

٣۔ اسم موصول کے بعد۔ جیسے: مَارَأَيْتُ الَّذِیْ إِنَّهٗ فِی الْمَسْجِدِ.

٤۔ جب اس کی خبر پر لام مفتوح آجائے۔ جیسے: إِنَّ زَيْداً لَقَائِمٌ.

٥۔ حروف تنبیہ کے بعد جیسے: ﴿أَلَا اِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

٦۔ جب یہ اپنے اسم وخبر سے ملکر حیث کا مضاف الیہ واقع ہو۔ جیسے: ذَهَبَ التِلْمِيْذُ حَيْثُ إِنَّ الْأُسْتَاذَ مَوْجُوْدٌ.

٧۔ جواب قسم کے شروع میں۔ جیسے: وَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ.

أَنَّ پڑھنے کے مواقع:

١۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل یا نائب الفاعل بنے۔ جیسے: بَلَغَنِیْ أَنَّ زَيْداً عَالِمٌ.

٢۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول بنے۔ جیسے: كَرِهْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ.

۳۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدا بنے۔ جیسے: عِنْدِیْ أَنَّکَ قَائِمٌ.

٤۔ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ بنے جیسے: عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّکَ قَائِمٌ.

۵۔ جب یہ عَلِمَ، شَهِدَ یا ان کے مشتقات کے بعد آئے اور اس کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو۔ جیسے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ.

٦۔ جب یہ حرف کے بعد آئے۔ جیسے: أَعْلَمْتُهُ لِأَنَّهُ جَاهِلٌ.

فائدہ:

إِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر مکمل جملہ بن جاتا ہے۔ اور جملہ میں تاکید پیدا کرتا ہے، جبکہ أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مکمل جملہ نہیں بنتا بلکہ جملے کا جزء (فاعل ،مفعول وغیرہ) بنتا ہے اور جملے میں تاکید پیدا نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں کہاں اِنَّ اور کہاں اَنَّ پڑھا جائے گا؟

۱. قَالَ انِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۲. جَاءَ الَّذِیْ انَّ اَخَاهُ صَالِحٌ. ۳. وَاللّٰهِ انَّکَ لَصَادِقٌ. ۴. عِنْدِیْ انَّکَ قَائِمٌ. ۵. عَجِبْتُ مِنْ انَّ بَکْرًا قَائِمٌ. ٦. بَلَغَنِیْ انَّ عَاطِفًا طَالِبُ الْعِلْمِ. ۷. ﴿اَلاَ انَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ﴾.
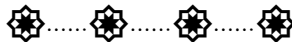
سبق نمبر: 23

﴿......لائے نفی جنس کا بیان......﴾

لائے نفی جنس کی تعریف:

وہ حرف جو اپنے بعد واقع ہونے والی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: ﴿لَا رَیْبَ فِیْهِ﴾ (اس میں کوئی شک کی جگہ نہیں)

اس آیت کریمہ میں لفظ ''لا'' نے قرآن کریم سے جنس ریب کی نفی کردی اور ظاہر کردیا کہ یہ کتاب عظیم اصلا محل شک نہیں۔

اس کے اسم اور خبر کے احکام:

۱۔ لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مبتدأ کو ''لا کا اسم'' اور خبر کو ''لا کی خبر'' کہتے ہیں۔ جیسے: آیت کریمہ میں ''رَیْبَ'' لائے نفی جنس کا اسم اور ''فِیْهِ'' اس کی خبر ہے۔

۲۔ اس کے اسم اور خبر کے وہی احکام ہیں جو مبتدأ و خبر کے ہیں۔

۳۔ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے: لَاسُرُوْرَ دَائِمٌ. مگر اس کے اسم کی چند صورتیں ہیں: ۱۔ مضاف ہو۔ ۲۔ مشابہ مضاف ہو۔ ۳۔ مفرد نکرہ ہو۔

(۱)......مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے کلمہ کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہو۔ جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ (مرد کا کوئی غلام ذہین نہیں) اس صورت میں یہ بغیر تنوین کے منصوب ہوگا کیونکہ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

(۲)......مشابہ مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف تو نہ ہو لیکن وہ ایسا کلمہ ہو جو اپنا معنی دینے میں مضاف کی طرح مابعد کا محتاج ہو۔ جیسے: **لَا طَالِعاً جَبَلاً مَوْجُوْدٌ.** (کوئی بھی پہاڑ پر چڑھنے والا موجود نہیں) اس صورت میں یہ تنوین کے ساتھ منصوب ہوگا۔

(۳)......نکرہ ہونے سے مراد یہ ہے معرفہ نہ ہو اور مفرد ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ جیسے: **لَا رَجُلَ مَوْجُوْدٌ** (کوئی بھی مرد موجود نہیں ہے) اس صورت میں یہ مبنی بر فتح ہوگا۔

(٤)......اگر اس کا اسم معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ **لَا** کا تکرار ضروری ہے ۔جیسے: **لَا زَیْدٌ شَاعِرٌ وَلَا بَکْرٌ** (نہ زید شاعر ہے اور نہ بکر) اس صورت میں **لَا** کوئی عمل نہیں کرے گا اور اس کے بعد آنے والے دونوں اسم مبتدأ و خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوں گے۔

(۵)......اگر لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ **لَا** کا تکرار ہو تو مابعد اسم کو مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: **لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ** اسے **لَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ** میں پانچ صورتیں جائز ہیں۔ اگر پہلے اسم نکرہ کو فتحہ دیں تو دوسرے پر فتحہ، نصب اور رفع تینوں جائز ہیں۔ جیسے: **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ، قُوَّةً، قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ،** اور اگر پہلے اسم کو رفع دیں تو دوسرے کو رفع اور فتحہ دینا جائز ہیں۔ جیسے: **لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ، قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.**

(٦)......جب بھی لَا کے بعد لفظ "بُدَّ" آجائے تو وہ "لا" لائے نفی جنس اور بُدَّ اس کا اسم ہوگا۔ جیسے: لَا بُدَّ لِلْعَالِمِ مِنَ الْعِلْمِ (عالم کے لئے علم ضروری ہے)۔

(٧)......قرینہ موجود ہو تو لَا کے اسم کو حذف کر دینا جائز ہے۔ جیسے: لَا عَلَيْكَ یہ اصل میں لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ہے، حذف اسم پر قرینہ یہ ہے کہ لائے نفی جنس اسم پر داخل ہوتا ہے جبکہ یہاں حرف "عَلٰی" پر داخل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا اسم محذوف ہے۔

(٨)......اس کی خبر کو اکثر حذف کر دیا جاتا ہے، جبکہ وہ معلوم ہو۔ جیسے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہاں مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔ یعنی لَا اِلٰهَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا اللّٰهُ.

درج ذیل صورتوں میں لا مُلْغٰی عن العمل ہوگا یعنی اس کا عمل باطل ہوجائے گا:

١۔ جب اس کا اسم معرفہ آجائے۔ جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِیْ وَلَا بَكْرٌ، لَا الرَّجُلُ فِی الدَّارِ وَلَا ابْنُهٗ.

٢۔ جب لَا اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آجائے۔ جیسے: لَا فِی الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ.

٣۔ جب اس سے پہلے حرف جر آجائے۔ جیسے: ضَرَبَنِیْ زَيْدٌ بِلَا وَجْهٍ.

☆☆☆☆☆

......الحكاية......

"حكى انّ الامام ابو حفص النسفى أراد ان يزور جار اللّٰه الزمخشرى فى مكةَ، فلما قدِم، وصل الى داره ودق الباب، فقال الزمخشرى: "من هذا؟"، فقال: "عمرُ"، فقال الزمخشرى: "انصرفْ"، فقال النسفى: "يا سيدى عمرُ لا ينصرفُ"، فقال الزمخشرى: "اِذَا نُكِّرَ صُرِّفَ".

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل کلمات کو صحیح ترتیب دیکر لائے نفی جنس کے ساتھ استعمال کریں۔

١. الدِّيْنِ - اِكْرَاهَ - فِي. ٢. رُمَّانٍ - شَجَرَةَ - الْبُسْتَانِ - فِي. ٣. فَرَساً - الطَّرِيْقِ - رَاكِباً - فِي ٤. فِي - وَاقِفَةٌ - سَيَّارَاتٍ - الْمُوْقِفِ. ٥. مَوْجُوْدٌ - عَالِمَ. ٦. لِنَفْسِهٖ - خَيْرَ - فِيْ - مَالِ - الْبَخِيْلِ. ٧. مَوْجُوْدٌ - جَبَلاً - طَالِعاً. ٨. لِمَنْ - لَهٗ - اِيْمَانَ - مَحَبَّةَ. ٩. لِيْ - نَاقَةَ. ١٠. فِي - مُعَلِّم - الْمَدْرَسَةِ.

سوا ل نمبر2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔ گھر میں کوئی مرد نہیں ٢۔ کوئی گھوڑ سوار راستہ میں نہیں ہے ٣۔ آج کے دن کوئی مسافر مسجد میں نہیں ٤۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ٥۔ کوئی مومن اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ٦۔ کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا حاضر نہیں ٧۔ کوئی مکان قریب نہیں ٨۔ پاکستان میں کوئی مجتہد نہیں ٩۔ کوئی بھی زید سے افضل نہیں ١٠۔ اسراف میں کوئی خیر نہیں ١١۔ خیر میں کوئی اسراف نہیں ١٢۔ جہنم میں کوئی راحت نہیں ١٣۔ جنت میں کوئی غم نہیں ١٤۔ کوئی عالم ظالم نہیں ١٥۔ دین میں کوئی ظلم نہیں ١٦۔ کوئی استاد ظالم نہیں۔
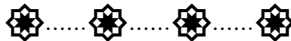
سبق نمبر: 2

﴿......مَا و لاَ المشبهتان بِلَيُسَ کا بیان......﴾

مَا و لَا مشبّہتان بِلَیُسَ کی تعریف:

وہ مَا اور لَا جو نفی کا معنی دینے اور مبتدأ و خبر پر داخل ہونے میں لَیُسَ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جیسے: مَا زَیُدٌ قَائِماً، لاَ شَجَرٌ مُثْمِراً فِيُ حَدِیُقَتِنَا.

چونکہ یہ دونوں مبتدأ و خبر پر داخل ہونے اور نفی کا معنی دینے میں لَیُسَ کی طرح ہوتے ہیں اس لیے انہیں ''مَا و لَا مشبّہتان بِلَیُسَ'' کہا جاتا ہے۔ اوراسی لیے یہ دونوں لَیُسَ کا سا عمل بھی کرتے ہیں یعنی مبتدأ کو رفع دیتے ہیں جسے ''مَا یا لَا کا اسم'' کہا جاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے ''مَا یا لَا'' کی خبر کہا جاتا ہے۔

درج ذیل صورتوں میں ان کا عمل باطل ہوجاتاہے:

۱۔ مَا اور لَا کی خبر اِن کے اسم سے پہلے آجائے۔ جیسے: مَا قَائِمٌ زَیُدٌ.

۲۔ ان کی خبر اِلاَّ کے بعد واقع ہو۔ جیسے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوُلٌ.

۳۔ مَا اور اس کے اسم کے درمیان اِنُ زائدہ سے فاصلہ آجائے جیسے: مَا اِنُ اَنُتُم ذَاهِبُوُنَ.

ما اور لا میں فرق:

۱۔ لَا نکرہ کے ساتھ خاص ہے یعنی صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے معرفہ میں نہیں کرتا۔ جیسے: لَا شَجَرٌ مُثْمِراً فِی الْحَدِیُقَةِ، لَا زَیُدٌ شَاعِرٌ. اور مَا دونوں میں عمل کرتا ہے۔ جیسے: مَا هٰذَا بَشَراً، مَا رَجُلٌ قَائِماً.

۲۔مَا صرف زمانہ حال میں کسی چیز کی نفی کرتا ہے جبکہ لَا مطلقاً نفی کے لیے ہے۔

۳۔کبھی لَیۡسَ کی طرح مَا کی خبر پر بھی باءزائدہ آجاتا ہے۔جیسے:﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ﴾ البتہ لَا کی خبر پر باء کا دخول جائز نہیں۔

فائدہ:

۱۔کبھی لاَ کے آخر میں تَ بڑھا دی جاتی ہے اس صورت میں اس کا اسم محذوف ہوتا ہے۔جیسے: ﴿فَنَادَوا وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ اصل میں لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ تھا۔

۲۔حرف اِنْ بھی نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اور یہ بالکل مَا کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : درج ذیل جملوں کا ترجمہ فرمائیں نیز مَا اور لَا کے اسم اور خبر کی نشاندہی کیجیے۔

۱.مَا زَيْدٌ قَائِماً ۲.مَا رَجُلٌ ذَاهِباً ۳.لَا رَجُلٌ مُنْطَلِقاً ٤.لَا أَنْهَارٌ فَائِضَةً ٥.مَا أَنَا بِقَائِمٍ ٦.لَا بُسْتَانٌ وَسِيْعاً ٧.مَا فِي الْحَدِيْقَةِ شَجَرٌ ٨.وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ٩.مَا اِنْ زَيْد قَائِم ١٠.وَمَا هُوَ بِمَجْنُوْنٍ ١١.لَا شَجَرٌ اِلَّا مُثْمِرٌ ١٢.﴿لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ﴾.

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

۱۔ یہ مرد نہیں ہے۔ ۲۔تمہارا رب اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔ ۳۔قیامت کے دن ظلم نہیں ہے۔ ٤۔کوئی شے گھر میں باقی نہیں ہے۔ ۵۔جاہل محترم نہیں ہے۔ ٦۔میرے پاس کتاب نہیں ہے۔ ۷۔آج کا دن یوم جہاد نہیں ہے۔ ۸۔تم عقلمند نہیں ہو۔

❁......❁......❁......❁
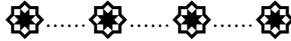
❁......القواعد المتفرقة......❁

☆......إذا جُرَّت (ما) الاستفهامية، بحرف جرّ، وجب حذف ألفها، فيقال (عمَّ - فيمَ -حتّامَ -إلامَ -علامَ)

☆...... ضمير المتكلم (أنا)، تُحذف الألف لفظاً من آخره تَكتُب مثلاً (أنا عربيّ) وتَلفظ (أنَ عربيّ)

☆......جمعُ ما لا يعقل يجوز أن يعامل معاملة المفرد المؤنث أو الجمع، نحو أنهار جارية وجاريات، وجبال شاهقة وشاهقات

(قواعد اللغة العربية وغيره)

﴿......وزن الكلمة......﴾

☆......إذا عرا الكلمةَ الموزونةَ حذفٌ، حذفتَ من الميزان ما يقابل المحذوف من الكلمة

فوزن (قُم فُل) لأن المحذوف عين الكلمة، وهى الواو، والأصل (قُوم)

ووزن (قاضٍ فاعٍ) لأن المحذوف لام الكلمة، وهى الياء ، والأصل (قاضى)

ووزن (صِلَة عِلَة) لأن المحذوف فاء الكلمة، وهو الواو، والأصل (وَصْل)

وإذا عرا الكلمةَ إعلال، فإن الميزان لا يتغير، فوزن (قال وباع) فَعَل

(قواعد اللغة العربية وغيره)

سبق نمبر 2

﴿......افعال قلوب کا بیان......﴾

افعال قلوب کی تعریف:

وہ افعال جو شک و یقین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل یقین کیا)

افعال قلوب کی تعداد:

یہ کل سات افعال ہیں: (۱) عَلِمْتُ (۲) رَأَیْتُ (۳) وَجَدْتُ (۴) ظَنَنْتُ (۵) حَسِبْتُ (۶) خِلْتُ (۷) زَعَمْتُ.

ان میں سے پہلے تین افعال یقین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ زَیْدًا فَاضِلًا. ان سب کا مطلب ایک ہی ہے کہ میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔

اور ان کے بعد کے تین افعال ظن پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ زَیْدًا شَاعِرًا. ان سب کا مطلب ایک ہی ہے کہ میں نے زید کو شاعر گمان کیا۔

اور زَعَمْتُ مشترک ہے یعنی کبھی یقین کے لیے آتا ہے۔ جیسے: زَعَمْتُ بَکْرًا مُنَجِّمًا (میں نے بکر کو نجومی یقین کیا) اور کبھی ظن پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: زَعَمْتُ عَمْرًوا مُھَنْدِسًا ''میں نے عمرو کو انجینئر گمان کیا''۔

وجه تسمیه:

قلوب قلب کی جمع ہے اور قلب کا معنی ہے''دل''۔ چونکہ ان افعال میں یقین وظن کا معنی پایا جاتا ہے اور ان معانی کا تعلق دل سے ہے نہ کہ دوسرے اعضاء سے اس لیے انہیں ''افعال قلوب'' کہا جاتا ہے۔ نیز انہیں ''افعالِ شک ویقین'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ ان میں سے بعض افعال شک (ظن) اور بعض افعال یقین پر دلالت کرتے ہیں۔

افعال قلوب کا عمل:

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کے دونوں اجزاء (مبتدأ وخبر) کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

افعال قلوب کے احکام:

(۱)......افعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا ناجائز ہے اگر حذف کرنے ہوں تو دونوں کیے جاتے ہیں ورنہ دونوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

(۲)......بعض صورتوں میں افعال قلوب کا عمل لفظاً ومعنیً دونوں طرح باطل ہوجاتا ہے اسے ''الغاء'' کہتے ہیں اور بعض صورتوں میں صرف لفظاً عمل باطل ہوجاتا ہے اسے ''تعلیق'' کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

دوصورتوں میں افعال قلوب کا عمل لفظاً اور معنیً باطل ہوجاتا ہے:

۱۔ جب افعال قلوب مبتدأ وخبر سے مؤخر آئیں۔ جیسے: **زَيْدٌ عَالِمٌ عَلِمْتُ**.

۲۔ جب یہ افعال مبتدأ وخبر کے درمیان آجائیں۔ جیسے: **زَيْدٌ عَلِمْتُ عَالِمٌ**.

تین صورتوں میں افعال قلوب کا عمل صرف لفظاً باطل ہوجاتا ہے:

۱۔جب مبتدأ وخبر سے پہلے حرف نفی آجائے۔جیسے:**عَلِمْتُ مَا زَیْدٌ عَالِمٌ.**

۲۔جب مبتدأ وخبر سے پہلے حرف استفہام آجائے جیسے:**ظَنَنْتُ أَزَیْدٌ قَائِمٌ أَوْبَکْرٌ.**

۳۔جب مبتدأ وخبر سے پہلے لام ابتدائیہ آجائے۔جیسے:**عَلِمْتُ لَزَیْدٌ عَالِمٌ.**

فائدہ: ۱

خیال رہے کہ الغاء اور تعلیق میں دوطرح سے فرق ہے: **(۱)** الغاء کا مطلب ہے افعال قلوب کے عمل کو لفظاً اور معنی دونوں طرح باطل کردینا اور تعلیق کا مطلب ہے ان کے عمل کو صرف لفظاً باطل کردینا۔**(۲)** الغاء صرف جائز ہے واجب نہیں لہٰذا الغاء کی جو دو صورتیں اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں یہ بھی جائز ہے کہ افعال قلوب کو عمل دیاجائے۔جیسے:**زَیْداً عَالِماً عَلِمْتُ** یا**زَیْداً عَلِمْتُ عَالِماً.** جبکہ تعلیق واجب ہے لہٰذا تعلیق کی مذکورہ صورتوں میں یہ جائز نہیں کہ افعال قلوب کو عمل دیاجائے۔

فائدہ: ۲

لفظاً اور معنی عمل کا باطل ہونا تو ظاہر ہے۔صرف لفظاً عمل کے باطل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں مبتدأ وخبر معنی منصوب ہوں گے لہٰذا نصبِ جزئین کے ساتھ ایک اور جملہ اسمیہ کا اس پر عطف کرنا جائز ہوگا۔جیسے:**عَلِمْتُ لَزَیْدٌ قَائِمٌ وَبَکْراً قَاعِداً.**

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب **ظَنَنْتُ** بمعنی **اِتَّهَمْتُ**، **عَلِمْتُ** بمعنی **عَرَفْتُ**، **رَأَیْتُ** بمعنی **أَبْصَرْتُ** اور **وَجَدْتُ** بمعنی **أَصَبْتُ** ہوتو یہ افعال متعدی بیک مفعول ہوں گے نیز اس صورت میں یہ افعال قلوب نہیں کہلائیں گے۔جیسے:**ظَنَنْتُ زَیْداً** (میں نے زید پر وہم کیا) **عَلِمْتُ زَیْداً** (میں نے زید کو پہچان لیا) **رَأَیْتُ زَیْداً** (میں نے زید کو دیکھ لیا) **وَجَدْتُ الضَّالَّةَ** (میں نے گم شدہ چیز کو پالیا)

☆☆☆☆☆

سبق نمبر: 2

﴿......مفعول بہ کا بیان......﴾

مفعول بہ کی تعریف:

وہ اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔جیسے:ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا)

مفعول بہ کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔صریح ۲۔غیر صریح

۱۔صریح کی تعریف:

وہ اسم جو بغیر تاویل کے اور بلا واسطہ حرفِ جر مفعول بہ واقع ہو۔جیسے:أَکَلْتُ خُبْزاً، رَأَیْتُہٗ.

۲۔غیر صریح کی تعریف:

وہ اسم جو بتاویل یا بواسطہ حرفِ جر مفعول بہ واقع ہو۔اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بنے۔جیسے:عَلِمْتُ أَنَّکَ عَالِمٌ.

۲۔جملہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ بنے۔جیسے:زَعَمْتُ أَنْ تَفُوْزَ.

۳۔کوئی اسم حرفِ جر کے واسطے سے مفعول بن رہا ہو۔جیسے:﴿أَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ﴾.

فائدہ:

۱۔مفعول صریح وغیر صریح بعض اوقات ایک ہی جملے میں اکٹھے آجاتے ہیں جیسے:﴿أَدُّوا الْأَمَانَاتِ اِلٰی أَھْلِھَا﴾ اس میں أَمَانَاتِ مفعول بہ صریح اور أَھْلِھَا مفعول بہ غیر صریح ہے۔

۲۔ایک فعل کے ایک سے زائد مفعول بہ بھی ہو سکتے ہیں۔جیسے:أَعْطَيْتُ زَيْداً دِرْهَماً، أَعْلَمْتُ زَيْداً بَكْراً فَاضِلاً (میں نے زید کو بکر کے فاضل ہونے کے بارے میں بتایا)۔

۳۔جس فعل کے دو یا تین مفعول ہوں اسے مجہول بنانے کی صورت میں پہلے مفعول کو نائب الفاعل اور باقی کو مفعول بہ بنایا جاتا ہے۔جیسے:أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَماً، أُعْلِمَ زَيْدٌ بَكْراً فَاضِلاً (زید کو بکر کے فاضل ہونے کے بارے میں بتایا گیا)۔

مفعول بہ کی تقدیم:

اصل یہ ہے کہ مفعول بہ،فعل اور فاعل کے بعد آئے۔مگر کبھی یہ فاعل سے اور کبھی فعل سے بھی پہلے آجاتا ہے۔جیسے:ضَرَبَ عَمْرًوا زَيْدٌ اور زَيْداً ضَرَبْتُ. البتہ درج ذیل صورتوں میں اسے فاعل پر مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو مفعول بہ کی طرف لوٹ رہی ہو۔جیسے:﴿اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ﴾ (ابراہیم کو ان کے رب نے آزمایا)

۲۔جب مفعول بہ ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو۔جیسے:ضَرَبَنِيْ زَيْدٌ.

۳۔جب مفعول بہ ایسا کلمہ ہو جسے کلام کی ابتداء میں لانا ضروری ہو۔مثلاً استفہام اور شرط۔جیسے:مَنْ رَأَيْتَ؟ مَنْ تُكْرِمْ يُكْرِمْكَ (جس کی تو عزت کریگا وہ تیری عزت کریگا)۔

مفعول بہ کے فعل کا حذف:

مفعول بہ کے فعلِ عامل کو کبھی جوازاً اور کبھی وجوباً حذف کر دیا جاتا ہے۔

جوازاً حذف کی صورت:

جب فعل محذوف پر قرینہ موجود ہومگراس کا قائم مقام نہ پایا جائے تواس کا حذف جوازی ہوتا ہے۔جیسے:کوئی کہے:مَنْ ضَرَبْتَ؟ توجواب میں کہا جائے: زَیْداً. یہاں زَیْداً سے پہلے ضَرَبْتُ فعل محذوف ہے اوراس پر قرینہ سائل کا سوال ہے کیونکہ جو چیز سوال میں مذکور ہوتی ہے وہ جواب میں بھی ملحوظ ہوتی ہے۔

وجوباً حذف کی صورت:

اس کی تین صورتیں ہیں:۱۔مُنَادٰی ۲۔اِغْرَاء وَتَحْذِیْر ۳۔مَا أُضْمِرَ عَامِلُهُ عَلٰی شَرِیْطَةِ التَفْسِیْر.

ان سب کا تفصیلی بیان آئندہ اسباق میں آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کریں۔

۱.﴿وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ﴾ ۲.﴿وَاِذَا ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ﴾ ۳.﴿فَرِیْقاً كَذَّبْتُمْ﴾ ۴.﴿اِنَّا أَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ ۵.﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الْكِتَابَ﴾ ۶.﴿فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوْراً﴾ ۷.أَكْرَمَ الْأُسْتَاذَ تِلْمِیْذَهٗ ۸.مَنْ أَخَذْتَ؟ ۹.أَكْرَمَكَ رَجُلٌ ۱۰.مَنْ تَضْرِبْ یَضْرِبْكَ ۱۱.﴿أَتِمُّوْا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ﴾
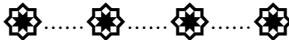
سبق نمبر: 27

﴿......مفعول مطلق کا بیان......﴾

مفعول مطلق کی تعریف:

وہ مصدر منصوب جو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً، قَعَدْتُ جُلُوْساً.

مفعول مطلق کی اقسام

اس کی تین اقسام ہیں: ۱۔تاکیدی ۲۔نوعی ۳۔عددی

۱۔مفعول مطلق تاکیدی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تاکید کے لیے لایا جائے۔ جیسے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾ (اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

۲۔مفعول مطلق نوعی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی حالت ونوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِيْ (میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا) ثلاثی مجرد سے یہ عموماً فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۳۔مفعول مطلق عددی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تعداد بیان کرنے کے لیے لایا جائے۔ جیسے: أَكَلْتُ أَكْلَةً (میں نے ایک مرتبہ کھایا)

تنبیہ:

اگر مفعول مطلق فعل کے معنی میں کوئی زیادتی نہ کرے بلکہ وہی مصدر ہو جس پر فعل دلالت کررہا ہے تو وہ تاکید کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً.

اگر مفعول مطلق مضاف ہو یا اس کی صفت ذکر کی گئی ہو تو وہ نوعیت کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَ الْقَارِيْ یا ضَرَبْتُ ضَرْباً شَدِيْداً.

اور اگر فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اس کا تثنیہ ہو یا اسمِ عدد مضاف بمصدر ہو تو وہ عدد کے لیے ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَةً یا ضَرَبْتُ ضَرْبَتَيْنِ یا ضَرَبْتُ ثَلاثَ ضَرَبَاتٍ.

مفعول مطلق کے فعل عامل کا حذف:

مفعول مطلق کے فعل عامل کو کبھی جوازاً اور کبھی وجوباً حذف کردیا جاتا ہے۔

جوازا حذف کی صورت:

جب فعل محذوف پر کوئی قرینہ موجود ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کسی آنے والے سے خَيْرَ مَقْدَمٍ کہا جائے تو اس سے پہلے قَدِمْتَ فعل محذوف ہوگا، اصل عبارت یوں ہوگی: قَدِمْتَ قُدُوْماً خَيْرَ مَقْدَمٍ.

وجوبا حذف کی صورت:

خیال رہے کہ مفعول مطلق کے فعل عامل کا وجوباً حذف دو طرح ہے:

(۱)......سماعاً (۲)......قیاساً

سماعاً وجوب حذف کا مفہوم:

جس مفعول مطلق کے فعل عامل کو ذکر کرنا اہل عرب سے اصلاً مسموع نہ ہو وہاں اس

کا حذف کرنا سماعاً واجب ہوتا ہے۔یہ چند الفاظ میں ہوتا ہے جودرج ذیل ہیں:

(۱)......سَقْیاً یعنی سَقَاکَ اللّٰہُ سَقْیاً (اللہ تعالی تجھے سیراب کرے)۔

(۲)......رَعْیاً یعنی رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیاً (اللہ تعالی تیری رعایت فرمائے)۔

(۳)......خَیْبَۃً یعنی خَابَ الرَّجُلُ خَیْبَۃً (مرد ناامید ہوگیا)۔

(۴)......جَدْعاً یعنی جُدِعَ جَدْعاً (اس کے ناک کان کاٹ دیئے گئے)۔

(۵)......حَمْداً یعنی حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْداً (میں نے اللہ تعالی کی حمد کی)۔

(۶)......شُکْراً یعنی شَکَرْتُ شُکْراً (میں نے شکریہ ادا کیا)۔

(۷)......عَجَباً یعنی عَجِبْتُ عَجَباً (میں نے تعجب کیا)۔

قیاساً وجوبِ حذف کا مفہوم:

اگر فعل محذوف پر قرینہ اور قائم مقام دونوں پائے جائیں تو وہاں پر مفعول مطلق کے فعل عامل کا حذف کرنا قیاساً واجب ہوتا ہے۔اس کے بھی چند مخصوص مواقع ہیں۔جن میں سے بعض یہ ہیں:

(۱)......جب مفعول مطلق مکرر واقع ہو۔جیسے: **زَیْدٌ سَیْراً سَیْراً یعنی یَسِیْرُ سَیْراً** (زید چلنے والا ہے)

(۲)......جب مفعول مطلق بصیغہ تثنیہ واقع ہو۔جیسے: **لَبَّیْکَ یعنی أُلِبُّ لَکَ إِلْبَابَیْنِ** (میں تیری اطاعت کے لیے ہر وقت حاضر ہوں)

تنبیہ:

ان کا مفصل بیان بڑی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ:

درج ذیل الفاظ عموماً افعال محذوفہ کے لیے مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں:

۱۔سُبْحَانَ اللّٰہِ یعنی:سَبَّحْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ(میں نے اللہ عزوجل کی پاکی بیان کی)۔

۲۔مَعَاذَ اللّٰہِ۔یعنی:عُذْتُ مَعَاذَ اللّٰہِ(میں اللہ عزوجل کی پناہ میں آیا)۔

۳۔أَیْضاً یعنی اٰضَ أَیْضاً (وہ لوٹا)۔

٤۔أَلْبَتَّةَ یعنی بَتَّ أَلْبَتَّةَ (اس نے پختہ کیا)۔

٥۔مَثَلاً یعنی مَثَّلْتُ مَثَلاً (میں نے مثال بیان کی)۔

٦۔یَقِیْناً یعنی تَیَقَّنْتُ یَقِیْناً (میں نے یقین کیا)۔

تنبیہ:

کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے، اور اس کی صفت وغیرہ اس کے نائب کے طور پر ذکر کی جاتی ہے۔جیسے:﴿اُذْکُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا﴾ یعنی ذِکْرًا کَثِیْرًا، جَرَی التِّلْمِیْذُ سَرِیْعًا یعنی جَرْیًا سَرِیْعًا (شاگرد نے تیز دوڑ لگائی)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول مطلق کی پہچان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ وہ مفعول مطلق کی تینوں اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟

۱.﴿کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْماً﴾ ۲.﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبّاً جَمّاً﴾

٣.سَافَرْتُ اِلى كَراتَشِى سَفْرَتَيْنِ ٤.خَيْرَ مَقْدَمٍ. ٥.لا اَفْعَلُ هذَا الاَمْرَ البَتَّةَ ٦.أَكَلْتُ أَكْلَتَيْنِ. ٧.ضَرَبْتُ ضَرْباً. ٨.﴿اُذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْراً﴾ ٩.اَلْبَاءُ مَثَلاً حَرْفُ الْجَرِّ. ١٠.﴿مَعَاذَ اللّٰهِ﴾. ١١.جَاءَ زَيْدٌ أَيْضاً. ١٢.نَمْ نَوْمَةَ الْعُرُوْسِ. ١٣.ضَرَبَ الخَادِمُ الْعَقْرَبَ ضَرْبَةً. ١٤.مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّ السَّحَابِ. ١٥.خَطَفَ الثَّعْلَبُ الدَّجَاجَةَ خَطْفاً.

۞......۞......۞......۞
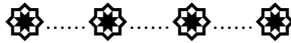
قاعدة كلية لا تتخلف

لا يُبدأ فى العربية بساكن، ولا يوقَف على متحرِّك فما كان متحرك الآخر كنحو (شربَ -يشربُ -لن يشربَ -كيفَ -أينَ) تُسكّن آخرَه إذا وقفتَ عليه، فتقول (شربْ -يشربْ -لن يشربْ -كيفْ -أينْ) وهكذا

المصدر الصناعى

المصدر الصناعى اسمٌ زِيدتْ فى آخره ياء مشدّدة، بعدها تاء مربوطة (يّة)، للدلالة على ما فيه من الخصائص نحو (الإنسانيّة)، فإنها تدل على خصائص الإنسان، و (اللصوصيّة)، فإنها تدل على خصائص اللصوص
ولا فرق فى ذلك بين أن يكون الاسم عربياً أو أعجمياً، أو جامداً أو مشتقاً، أو مثنىً، أو جمعاً، نحو (الحيوانية -الرأسمالية -الاشتراكية -الأقدمية -الكيفية -الماهيّة -الهُويّة -الأنانية -الديموقراطية)

قاعدة كليّة

(إذا خَلَت الجملةُ من ضميرٍ يربطها بصاحب الحال، وجبت الواو)، نحو (سافر زهير و الشمس مشرقة)
وتجب أيضاً إذا كان صدر الجملة ضميراً منفصلاً، نحو (جاء زهيرٌ وهو يضحك) ويجوز الوجهان بعد (إلاّ)، نحو (ما جاء إلاّ وبيده كتاب إلاّ بيده كتاب) (قواعد اللغة العربية)

سبق نمبر 2

﴿......مفعول فیہ کا بیان......﴾

مفعول فیه کی تعریف:

وہ اسم جواس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: دَخَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ. اسے''ظرف'' بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی اقسام

ظرف کی دوقسمیں ہیں: ۱۔ظرف زمان ۲۔ظرف مکان

۱۔ظرف زمان کی تعریف:

وہ اسم جواس زمانے پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ میں یَوْمَ الْجُمُعَۃِ.

۲۔ظرف مکان کی تعریف:

وہ اسم جواس مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔جیسے: دَخَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ میں الْمَدِیْنَۃَ.

ظرف زمان کی اقسام

ظرف زمان کی دوقسمیں ہیں: ۱۔ظرف زمان غیر محدود ۲۔ظرف زمان محدود

۱۔ظرف زمان غیرمحدود کی تعریف:

وہ اسم جوایسے زمانے پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو۔جیسے: صُمْتُ دَھْرًا. (میں نے ایک زمانے تک روزے رکھے) اسے''ظرف مبہم'' بھی کہتے ہیں۔

۲۔ظرف زمان محدود کی تعریف:

وہ اسم جوایسے زمانے پردلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو۔جیسے:صُمْتُ شَهْراً. (میں نے ایک ماہ تک روزے رکھے)

ظرف زمان کے احکام:

(ا)......ظرف زمان اگرمبہم(غیرمحدود) ہوتواس پرفِیْ کےحذف کے ساتھ نصب واجب ہے۔جیسے:صُمْتُ دَهْراً.

(۲)......ظرف زمان اگرمحدود ہوتواس پر فِیْ کےحذف کےساتھ نصب بھی جائز ہے اورفِیْ کےذکرکےساتھ جربھی جائزہے۔جیسے:قُمْتُ يَوْمًا، ﴿اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾.

ظرف مکان کی اقسام

ظرف مکان کی بھی دوقسمیں ہیں: ۱۔غیرمحدود ۲۔محدود

۱۔ظرف مکان غیر محدود کی تعریف:

وہ اسم جوایسی جگہ پردلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو۔جیسے:جَلَسْتُ أَمَامَ الْأَمِيْرِ (میں امیر کے سامنے بیٹھا)

۲۔ظرف مکان محدود کی تعریف:

وہ اسم جوایسی جگہ پردلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو۔جیسے:دَخَلْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ.

ظرف مکان کے احکام:

(ا)اگرظرف مکان غیرمحدود ہوتو فِیْ کےحذف کےساتھ منصوب ہوگا۔جیسے: جَلَسْتُ أَمَامَ الْأَمِيْرِ.

(۲) اگر ظرف مکان محدود ہو تو فِیْ کے ذکر کے ساتھ مجرور ہوگا[1]۔ جیسے: ذَهَبْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ.

تنبیہ:

(۱)......لفظ لَدٰی اور عِنْدَ وغیرہ بھی ظرف مکان غیر محدود پر محمول کئے جاتے ہیں لہٰذا ان پر نصب پڑھی جاتی ہے، لیکن اگر عِنْدَ سے پہلے مِنْ آ جائے تو عِنْدَ مجرور ہوگا جیسے: مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ (غیر اللہ کی طرف سے).(سورة النساء)

(۲)...... بوقتِ قرینہ مفعول فیہ کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی کہے: مَتٰى صُمْتَ ؟ تو جواب میں کہا جاسکتا ہے: يَوْمَ الْجُمُعَةِ. یہاں يَوْمَ سے پہلے صُمْتُ فعل محذوف ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول فیہ کی پہچان کیجئے نیز یہ بھی بتایئے کہ وہ ظرف کی کونسی قسم ہے؟

١.صُمْتُ شَهْرًا. ٢.جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ. ٣.دَخَلْتُ الدَّارَ. ٤.أَيْنَ زَيْدٌ؟ ٥.مَتٰى جِئْتَ؟ ٦.قُمْتُ خَلْفَ الامَامِ. ٧.حَضَرْتُ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ. ٨.﴿اَلْاٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ﴾ ٩.جَلَسْتُ دَهْرًا. ١٠.حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا. ١١.اِنْتَظَرْتُ لَدَى الْبَابِ.

❁......❁......❁......❁

---
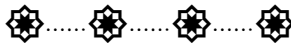
1 ......اگر ظرف مکان محدود ہو اور دخول، سکون، نزول اور ان مصادر کے مشتقات کے بعد واقع ہو تو اس پر فِیْ کے حذف کے ساتھ نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور ان کو مفعول بہ بنانا بھی جائز ہے۔

سبق نمبر: 2

مفعول معه کی تعریف :

وہ اسم جو ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو مع کے معنی میں ہو۔ یہ واؤ مصاحبت کے لیے ہوتی ہے یعنی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا مدخول ماقبل فعل کے معمول کے ساتھ ہے۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی)۔

مفعول معه کا اعراب:

۱۔ اگر مفعول معہ کا فعل لفظاً عبارت میں موجود ہو اور عطف بھی جائز ہو تو مفعول معہ پر معطوف علیہ کے مطابق اعراب اور نصب دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے: جِئْتُ أَنَا وَزَيْدٌ اور زَيْداً.

۲۔ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو معطوف علیہ کے مطابق ہی اعراب آئے گا۔ جیسے: مَا لِزَيْدٍ وَعَمْرٍو. کیونکہ اس کا معنی ہے: مَايَصْنَعُ زَيْدٌ وَعَمْرٌو یعنی زید کو عمرو کے ساتھ کیا چیز حاصل ہوئی؟

۳۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب ضروری ہو گا خواہ ماقبل فعل لفظاً ہو یا معنی۔ جیسے: جِئْتُ وَزَيْدًا (میں زید کے ساتھ آیا)، مَا لَكَ وَزَيْدًا (تجھے زید کے ساتھ کیا چیز حاصل ہوئی).

فائدہ:

اگر کوئی اسم لفظ مَعَ کے بعد آئے گا تو وہ مفعول معہ نہیں ہوگا۔ جیسے: ذَهَبْتُ مَعَ زَيْدٍ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوا ل نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں سے مفعول معہ کی پہچان کریں۔

١ ۔جِئۡتُ أَنَا وَزَيۡداً ٢ ۔مَاتَ زَيۡدٌ وَالشَّاةَ ٣ ۔اِسۡتَوٰى الۡمَاءُ وَالۡخَشۡبَةَ ٤ ۔جَاءَ الۡبَرۡدُ وَالۡجُبَّاتِ ٥ ۔ كَيۡفَ حَالُكَ وَالۡحَوَادِثَ ٦ ۔ مَالَكَ وَإِيَّاهُ ۔٧ اَمَا تُقِيۡمِيۡنَ وَاَخَاكِ ٨ ۔ كُنۡ وَجَارَكَ مُتَوَافِقَيۡنِ ٩ .تُرِكَتِ النَّاقَةُ وَفَصِيۡلَتَهَا ١٠ ۔ مَالَكَ اَيُّهَا الطَّالِبُ وَالمَبَاحِثَ الۡفَلۡسَفِيَّةَ

✿......✿......✿......✿

☆......إذا أمكن استعمال الضمير المتصل، لم يجز استعمال المنفصل وعلى ذلک تقول (سافرت)، ولا يجوز (سافر أنا) اللهم إلا أن يكون الضمير خبراً لكان وأخواتها، أو المفعول الثانى لـ (ظنّ وأخواتها)، ففى هاتين الحالتين لک الخيار أن تأتى به متصلاً أو منفصلاً، نحو (كنتُه كنتُ إيّاه) و (ظننتُكَه ظننتُک إيّاه)

☆......يكثر حذف (كان) واسمها، بعد أداتين شرطيتين هما (إنْ) و(لو)، كنحو قولک (زهيرٌ ممتدَحٌ إنْ حاضراً وإنْ غائباً) و(التمسْ ولو خاتماً من حديد)

☆......(كان غفوراً) من خصائص (كان) أنها وإن كانت ماضويّة الصيغة قد تدلّ على الثبوت والاستمرار، فتتجرّد من الدلالة الزمنية، فيكون زمانها متصلاً بغير انقطاع وهو ما تراه فى الآية، فإنّ المعنى كان الله وما زال وسيظلّ غفوراً ومنه قوله تعالى)كنتم خيرَ أُمَّةٍ أُخرجَت للناس. (قواعد اللغة العربية)

سبق نمبر: 3

مفعول لہ کی تعریف:

وہ مفعول ہے جو فعل مذکور کے واقع ہونے کا سبب بنے۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا) اس مثال میں تَادِيْبًا مفعول لہ ہے جو فعلِ ضرب کے واقع ہونے کا سبب بنا۔

مفعول لہ کے چند ضروری قواعد:

۱۔مفعول لہ کو مَفْعُوْل لِأَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔

۲۔مفعول لہ کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ ایسا مصدر ہوتا ہے جو ماقبل فعل کے متعلق سوال کا جواب ہوتا ہے۔ جیسے جب یہ کہا جائے ضَرَبْتُهٗ (میں نے اسے مارا) تو اگر سوال کیا جائے لِمَاذَا ضَرَبْتَ؟ کہ (تو نے کیوں مارا؟) تو جواب میں تَادِيْبًا (ادب سکھانے کیلئے) کہیں گے۔

۳۔مفعول لہ منصوب اسی صورت میں ہوگا جب مصدر ہوگا۔ اگر مصدر نہیں ہوگا تو منصوب بھی نہیں ہوگا، جیسے وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (اللہ نے زمین کو مخلوق کے لئے بنایا)۔ اس مثال میں "للانام" مصدر نہ ہونے کی وجہ سے منصوب نہیں ہے۔

٤۔مفعول لہ کے منصوب ہونے کیلئے ضروری ہے کہ فعل اور مفعول کا زمانہ ایک ہو نیز دونوں کا فاعل بھی ایک ہی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو مفعول لہ منصوب نہیں ہوگا۔ جیسے اَكْرَمْتُكَ الْيَوْمَ لِوَعْدِيْ بِذٰلِكَ أَمْسِ. (میں نے آج آپ کی عزت کی کیونکہ کل میں نے اس کا وعدہ کیا تھا) اس مثال میں فعل کا زمانہ آج ہے اور مفعول

(لوعدی بذلک أمس) کا زمانہ گذشتہ ہے۔أَکْرَمْتُہٗ لِاکْرَامِہٖ أَخِیْ (میں نے اس کی عزت کی اس لیے کہ اس نے میرے بھائی کی تعظیم کی)اس مثال میں فعل (اکرمت) کا فاعل متکلم ہے جبکہ مفعول لہ (لاکرامہ) کا فاعل غائب ہے۔ لہذا ان دونوں مثالوں میں مفعول لہ منصوب نہیں ہوسکتا۔

۵۔اگر مفعول لہ منصوب ہوتو اسے مفعول لہ صریح کہتے ہیں۔اوراگر مجرور ہوتو اسے مفعول لہ غیر صریح کہتے ہیں۔جیسے﴿ یَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَھُمْ فِیْ أٰذَانِھِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان:''اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں، کڑک کے سبب،موت کے ڈر سے''۔اس مثال میں حَذَرَ الْمَوْتِ مفعول لہ صریح ہےاور مِنَ الصَّوَاعِقِ مفعول لہ غیر صریح ہے۔

مشق

سوال نمبر : مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول لہ کی پہچان کریں۔

١.أَحْتَرِمُ الْقَانُوْنَ دَفْعاً لِلضَّرَرِ ٢. قُمْتُ اِجْلالاً لَکَ ٣.ذَھَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ لِاَدَاءِ الْفَرِیْضَۃِ ۴. تَنَزَّھْتُ طَلَبَ الرَّاحَۃِ ٥. أَجْلِسُ بَیْنَ الْأَصْدِقَاءِ لِلصُّلْحَ ٦. ھَجَرْتُ الصُحُفَ الھَزْلِیَّۃَ النُّفُوْرَ مِنْھَا ٧. تَحَفَّظْتُ فِیْ کَلَامِیْ خَشْیَۃَ الزَّلَلِ ٨. أَسْأَلُ الْخَبِیْرَ قَصْدَ الْاِسْتِرْشَادِ ٩. زُرْتُ الْمَرِیْضَ اِطْمِئْنَاناً عَلَیْہِ ١٠. لَا تَبْخُلُوْا خَشْیَۃَ الْفَقْرِ ١١. لَازَمْتُ الْبَیْتَ اِسْتِجْمَاماً ١٢. اَطَلْتُ الْمَشْیَ بَیْنَ الزُّرُوْعِ التَّمَتُّعَ بِھَا.

سوال نمبر 2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔
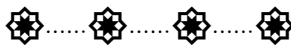
سبق نمبر: 3

حال کی تعریف:

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت فاعلی یا مفعولی کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ نِیُ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید میرے پاس آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاکِبًا حال ہے۔ اور یہ زَیْدٌ کی حالت فاعلی کو بیان کر رہا ہے. ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) اس مثال میں مَشْدُوْدًا حال ہے اور یہ زید مفعول کی حالت مفعولی کو بیان کر رہا ہے۔

نوٹ:

جس کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں، جیسے مذکورہ مثالوں میں زید ذوالحال ہے کیونکہ پہلی مثال میں اس کی حالت فاعلی اور دوسری مثال میں اس کی حالت مفعولی کو بیان کیا گیا ہے۔

حال کے چند ضروری قواعد:

۱۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔

۲۔ اگر کبھی حال معرفہ ہو تو یہ نکرہ کی تاویل میں ہوگا۔ جیسے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ (میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا اس حال میں کہ وہ ایک ہے) اس مثال میں وَحْدَہٗ حال ہے جو کہ معرفہ ہے لیکن یہ مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہے۔ اور مُنْفَرِدًا نکرہ ہے۔

۳۔اگر ذوالحال نکرہ ہوتو حال کواس پر مقدم کریں گے۔جیسے جَاءَ نِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ اس مثال میں رَاکِبًا رَجُلٌ کا حال واقع ہورہا ہے۔اور رَجُلٌ کیونکہ نکرہ ہے۔اس لئے رَاکِبًا حال کوذوالحال پر مقدم کیا گیا۔

٤۔حال عموما اسم مشتق ہوتا ہے لیکن کبھی اسم جامد بھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے کَرَّ عَلِیٌّ أَسَدًا ۔(علی نے شیر کی طرح حملہ کیا) اس مثال میں أَسَدًا حال واقع ہورہا ہے جوکہ اسم جامد ہے۔

۵۔کبھی جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوتا ہے۔جیسے رَأَیْتُ الأَمِیْرَ وَ ھُوَ رَاکِبٌ (میں نے امیر کوسواری کی حالت میں دیکھا)۔

٦۔جب جملہ حال بن رہا ہوتو اس صورت میں حال اور ذوالحال کے درمیان تعلق پیدا کرنے کیلئے ایک رابطے کا ہونا ضروری ہے اور یہ رابطہ واؤ یا ضمیر یا دونوں ہوسکتے ہیں۔ جیسے لاَ تَضْرِبِ الرَّجُلَ وَ ھُوَ مَظْلُوْمٌ (آدمی کو نہ مار اس حال میں کہ وہ مظلوم ہے) اس مثال میں تعلق کیلئے واؤ اور ضمیر دونوں موجود ہیں۔اور کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے) اس مثال میں تعلق پیدا کرنے کیلئے واؤ موجود ہے۔ضَرَبْتُ زَیْدًا ھُوَ قَائِمٌ اس میں ھُوَ تعلق پیدا کرنے کیلئے موجود ہے۔

۷۔حال کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی جملہ اسمیہ۔اگر حال جملہ فعلیہ ہواور ماضی ہوتو اس سے پہلے قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔جیسے جَاءَ الْمُصَلِّی وَقَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (نمازی آیا اس حال میں کہ جماعت کھڑی ہوچکی تھی)۔

۸۔ اگر حال مضارع ہو اور مثبت ہو تو اس میں صرف ضمیر کافی ہے۔ جیسے ذَهَبَ السَّارِقُ يَرْكَبُ (چور گیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)

۹۔ کبھی کبھی حال کا عامل حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے رَاشِدًا مَهْدِيًّا اصل میں سِرْ رَاشِدًا مَهْدِيًّا تھا پھر حال کے عامل سِرْ کو حذف کر دیا گیا۔

۱۰۔ اگر حال مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع اور تذکیر و تانیث میں ذوالحال سے مطابقت ضروری ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا ، جَاءَ الرجلَانِ رَاكِبَيْنِ، جَاءَ تِ الْمَرْأَتَانِ رَاكِبَتَيْنِ ۔

۱۱۔ اگر جملہ خبریہ درمیان کلام یا آخر کلام میں معرفہ کے بعد واقع ہو تو وہ حال واقع ہوگا۔ جیسے رَجَعَ الْقَائِدُ هُوَ مَنْصُوْرٌ (قائد لوٹا اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا)۔

۱۲۔ مِنْ بیانیہ سے پہلے کوئی اسم معرفہ ہو تو وہ ذوالحال اور من بیانیہ اپنے مدخول سے مل کر حال بنے گا۔ جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ۔ اس مثال میں اَلرِّجْسَ ذوالحال اور مِنْ الْأَوْثَانِ حال ہے۔

۱۳۔ وَحْدَهٗ، کا لفظ جہاں بھی آئے گا حال ہی بنے گا۔ جیسے نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود حال کی پہچان کریں۔

١ . خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ٢ . جَاءَ نِیُ رَاكِبًا رَجُلٌ ٣.ظَهَرَ الْبَدرُ كَامِلاً ٤ . نَجا الْغَرِيْقُ شَاحِباً ٥.أَبْصَرْتُ النُّجُوْمَ مُتَوَجِّهاً ٦ .أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ أَخِيْه مَيْتًا ٧ . اُدْخُلُوْا رجلًا رجلًا ٨ . يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْ لَا تَقْرَبُوْ ا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى ٩ . اِذَا اجْتَهَدَ الطالبُ صَغيرًا سَادَ كبيرًا ١٠ . جَاءَ زَيْدٌ يَضْرِبُ اَخَاهُ ١١ . صَافَحَ الْمُضِيْفُ ضَيْفَهُ وَاقِفَيْن.

سوال نمبر2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔
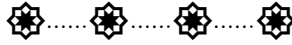
﴿......الفرائد المنثورة......﴾

☆......الأصل فی الفاعل أن يَتَّصل بفعله، لأنه كالجزءِ منه، ثُم يأتی بعدَه المفعولُ. وقد يُعكَسُ الأمرُ. وقد يَتقدَّمُ المفعولُ على الفعل والفاعل معاً. وكلُّ ذلک إمَّا جائزٌ، وإمَّا واجبٌ، وإمَّا مُمتنع

☆......الاسمُ العلمُ لا يكونُ صفةً، وإنما يكونُ موصوفاً. ويُوصفُ بأربعةِ أَشياءَ بالمعرَفِ بأل نحو: جاءَ خليلٌ المجتهدُ وبالمضاف إلى معرفةٍ، نحو: جاءَ علی صديقُ خالدٍ ، وباسمِ الإشارةِ، نحو: أُكرِمُ علياً هذا ، وبالاسم الموصولِ المُصدرِ بأل، نحو: جاءَ علیٌّ الذی اجتهد .

سبق نمبر: 32

استثناء کی تعریف:

استثناء کا لغوی معنی کسی چیز کو الگ کرنا ہے، جبکہ اصطلاح میں حرف استثناء کے ساتھ کسی کو ماقبل کے حکم سے نکال دینا استثناء کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے) اس مثال میں زید کو حرف استثناء الا کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہے۔ جس کو خارج کیا جائے اس کو مستثنیٰ اور جس سے خارج کیا جائے اس کو مستثنیٰ منہ اور حرف جس کے ذریعے استثناء کیا جائے اس کو حرف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے کہ مذکورہ بالا مثال میں اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اور زَیْدًا مستثنیٰ اور اِلا حرف استثناء ہے۔

حروف استثناء:

حروف استثناء گیارہ ہیں۔ ۱. اِلَّا ۲. غَیْرَ ۳. سِوٰی ٤. سِوَاءَ ٥. خَلاَ ٦. مَاخَلاَ ٧. عَدَا ٨. مَا عَدَا ٩. حَاشَا ١٠. لَیْسَ ١١. لاَ یَکُوْنُ.

مستثنی کی اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مستثنیٰ متصل ۲۔ مستثنیٰ منقطع

۱۔ مستثنی متصل کی تعریف:

مستثنیٰ متصل اسے کہتے ہیں جو مستثنیٰ منہ کے حکم میں داخل ہو لیکن حرف استثناء

کے ذریعے اسے نکال دیا گیا ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، زید قوم کے حکم میں داخل تھا لیکن اِلَّا حرف استثناء کے ذریعے اس کو نکال دیا گیا۔

۲۔مستثنی منقطع کی تعریف:

مستثنی منقطع اسے کہتے ہیں جو مستثنی منہ کے حکم میں داخل نہ ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا، اس مثال میں حِمَارًا مستثنی ہے جو کہ مستثنی منہ اَلْقَوْمُ کے حکم میں داخل نہیں۔

جس کلام میں استثناء ہو اسکی دو قسمیں ہیں:

۱۔کلام موجب ۲۔کلام غیر موجب

۱۔کلام موجب:

جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ پایا جائے۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

۲۔کلام غیر موجب:

جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔جیسے مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

مستثنی کا اعراب:

مستثنی کے اعراب کی چار صورتیں ہیں

۱۔منصوب ۲۔منصوب یا ماقبل کے مطابق ۳۔عامل کے مطابق ٤۔مجرور

۱۔منصوب:

۱۔جب مستثنی اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو،جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

۲۔جب مستثنی، مستثنی منہ سے پہلے اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو۔جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا أَحَدٌ.

۳۔ جب مستثنٰی منقطع ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا.

٤۔جب مستثنٰی مَاخَلاَ، مَاعَدَا ،لَیْسَ یا لاَ یَکُوْنُ کے بعدواقع ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَیْدًا.

٥۔جب مستثنٰی خَلاَ اور عَدَا کے بعدواقع ہوتواکثرعلماء کے مذہب پرمنصوب ہوگا۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا.

۲۔منصوب یا ماقبل کے مطابق:

جب مستثنٰی کلام غیرموجب میں اِلَّا کے بعدواقع ہواور مستثنٰی منہ مذکوراورمقدم ہوتو دوطرح سے پڑھنادرست ہے منصوب اور ماقبل کے مطابق،جیسے مَااَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَۃً اور شَجَرَۃٌ (درخت پھل نہیں لائے سوائے ایک درخت کے)۔

۳۔عامل کے مطابق :

جب مستثنٰی مفرغ ہو(یعنی مستثنٰی منہ مذکورنہ ہو)اورکلام غیرموجب میں واقع ہو تواس صورت میں اس کااعراب عامل کے مطابق ہوگا۔جیسے مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ.

٤۔مجرور:

جب مستثنٰی لفظ غَیْـــرَ، سِوٰی، سَــوَاءَ کے بعدواقع ہوتومستثنٰی کومجرور پڑھیں گے۔اوراکثرنحویوں کے نزدیک حَــاشَــا کے بعدبھی مجرور پڑھیں گے۔ جیسے جَـاءَ نِیَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سِوٰی زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سِوَاءَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ.

غَیۡرَ کے اعراب :

لفظ غَیۡرَ کا اعراب اِلَّا کے بعد واقع ہونے والے مستثنٰی کی طرح ہوتا ہے۔

جیسے جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ غَیۡرَ زَیۡدٍ، ماجَاءَ نِی غَیۡرُ زَیۡدٍ، مَارَأَیۡتُ غَیۡرَ زَیۡدٍ.

ترکیب: جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ اِلَّا زَیۡدًا

جَاءَ فعل،نون وقایہ، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، اَلۡقَوۡمُ مستثنٰی منہ، اِلَّا حرف استثناء، زَیۡدًا مستثنٰی۔ مستثنٰی منہ اپنے مستثنٰی سے ملکر جَاء فعل کا فاعل،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور مستثنٰی منہ اور مستثنٰی کی پہچان کریں۔

١.ما تَخَلَّفَ الطُّلَّابُ اِلَّا وَاحِدًا ٢. سَجَدَ الۡمَلٰئِکَۃُ اِلَّااِبۡلِیۡسَ ٣.تَنَاوَلۡتُ الطَّعَامَ اِلَّا المَاء ٤. رَأَیۡتُ الۡقَوۡمَ سِوٰی زَیۡدٍ ٥. مَاجَاءَ نِیۡ غَیۡرَ زَیۡدِن الۡقَوۡمُ ٦. مَاضَرَبَ أَحَدًا اِلَّا زَیۡدًا ٧. مَامَرَرۡتُ اِلَّا بِزَیۡدٍ ٨. جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ مَا عَدَا زَیۡدًا ٩. عَالِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ ١٠ . قَالَ النَّبِیُّ: کُلُّ الذُّنُوۡبِ یَغۡفِرُاللّٰہُ مِنۡهَا مَا شَاءَ اِلَّاعُقُوۡقَ الۡوَالِدَیۡن.

سوال نمبر 2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔
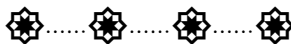
سبق نمبر: 33

﴾......صفت مشبہ کا بیان......﴿

صفت مشبہ کی تعریف:

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جو دائمی طور پر مصدری معنی سے موصوف ہو۔ جیسے کَرِیْمٌ (کرم کرنے والا)۔ ثلاثی مجرد سے اس کے چار اوزان مشہور اور کثیر الاستعمال ہیں۔ ۱. أَفْعَلُ جیسے أَسْوَدُ ۲. فَعْلَانُ جیسے عَطْشَانُ ۳. فَعْلٌ جیسے صَعْبٌ ٤. فَعِيْلٌ جیسے كَرِيْمٌ.

اسکے عمل[1] کی شرائط:

اسکے عمل کے لئے ضروری ہے کہ یہ، مبتدا، موصوف، ذوالحال، حرف نفی یا استفہام میں سے کسی ایک کے بعد آئے۔ مبتدا کے بعد جیسے اَلْوَلَدُ حَسَنٌ (لڑکا خوبصورت ہے) موصوف کے بعد جیسے جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ (وہ آدمی آیا جس کا چہرہ خوبصورت ہے) ذوالحال کے بعد جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ (میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ اس کا چہرہ سرخ تھا) حرف نفی کے بعد جیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ (زید خوبصورت نہیں ہے) استفہام کے بعد جیسے أَحَسَنٌ كِتَابُكَ؟ (کیا تمہاری کتاب خوبصورت ہے؟)

اسکے استعمال کی صورتیں:

صفت مشبہ کا صیغہ دو طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

---

1 ......صفت مشبہ عمل میں اپنے فعل مشتق منہ کی طرح ہے۔

ا۔معرف باللام جیسے زَیْدُنِ الْحَسَنُ الْوَجْهِ.

۲۔غیر معرف باللام۔جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ.

اسکے معمول کی صورتیں:

اسکے معمول کی تین صورتیں ھیں

۱۔معرف بلام جیسے زَیْدُ نِ الْکَثِیْرُ الْمَالِ.

۲۔مضاف جیسے حَسَنٌ وَجْهُهُ.

۳۔نہ مضاف نہ معرف بلام جیسے اَلْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْهًا.

نیز اعراب کے اعتبار سے بھی اسکے معمول کی تین صورتیں ھیں:

۱۔فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ۔

۲۔مفعول بہ سے مشابہت کی وجہ سے منصوب ہوگا بشرطیکہ وہ معرفہ ہو جیسے اَلْمَسْجِدُ الْفَسِیْحُ السَّاحَةَ اور اگر معمول نکرہ ہو تو مفعول بہ کی مشابہت یا تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے اَلْحَیَاةُ قَلِیْلٌ مَوْتًا۔

۳۔مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا جیسے زَیْدٌ شَدِیْدُ الْمُطَالَعَةِ۔

نوٹ:

صفت مشبہ کا معمول اس سے مقدم نہیں ہوسکتا۔

صفت مشبہ کے چند قواعد:

☆......صفت مشبہ اور اسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ صفت مشبہ میں معنی مصدری دائمی

طور پر پائے جاتے ہیں۔جبکہ اسم فاعل میں ایسانہیں ہوتا بلکہ اس میں معنی مصدری حدوثی طور پر پائے جاتے ہیں۔جیسے عَلِيْمٌ (ہمیشہ جاننے والا) اور عَالِمٌ (جاننے والا)۔

☆......صفت مشبہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں ۔اور سب سماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱ ۔جو رنگ،عیب یا حلیے پر دلالت کریں ان سے صفت مشبہ واحد مذکر أَفْعَلُ اورواحد مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔اوردونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ ،اورجمع حُمْرٌ اسی طرح أَخْرَسُ (گونگا)،خُرْسَاءُ اورجمع خُرْسٌ).

۲ ۔اہل حرفہ یعنی پیشہ ورلوگوں کیلئے زیادہ تر فَعَّالٌ کاوزن استعمال کیا جاتا ہے ،جیسے خَيَّاطٌ(درزی)، نَجَّارٌ(بڑھئی) ،خَبَّازٌ(نانبائی) ، حَجَّامٌ(نائی)، بَزَّازٌ (کپڑافروش)،اورکبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنالیتے ہیں، بَقْلَةٌ(ساگ) سے بَقَّالٌ(سبزی فروش)، جَمَلٌ سے جَمَّالٌ(ساربان) .

☆......جب صفت مشبہ کا معمول مرفوع ہوتو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اسکا معمول اسکا فاعل ہوتا ہے۔لہذا صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئے گا،خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہوتو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اسکا فاعل ہوگی نیز یہ ضمیر تذکیر وتانیث اور تثنیہ وجمع میں موصوف کے مطابق ہوگی۔

ترکیب: جَاءَ زَيْدٌ كَرِيمٌ أَبُوهُ

جَاءَ فعل زَیْدٌ ذوالحال کَرِیْمٌ صفت مشبہ أَبُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر کَرِیْمٌ صفت مشبہ کا فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، حال ذوالحال سے ملکر فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

ترکیب: زَیْدٌ حَسَنٌ وَجُهُهٗ

زَیْدٌ مبتدا حَسَنٌ صفت مشبہ وَجْهُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔مضاف ،مضاف الیہ سے ملکر حَسَنٌ کا فاعل، حَسَنٌ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

۱. أَللهُ کَرِیْمٌ ۲. بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ ۳. زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ ٤. بَکْرٌ جَمِیْلٌ ٥. أَنَا عَطْشَانُ ٦. کَانَ الامَام أَحْمَد رضا جَمِیْلَ الصُّوْرَةِ حَسَنَ الْعَیْنَیْنِ وَالْمَضْحَکِ حُلوَ الْاِبْتِسَامَةِ مَسْنُوْنَ الْوَجْهِ جَیِّدَ الْبَیَانِ عَذْبَ الْاَلْفَاظِ ۷. أَ حَسَنٌ زَیْدٌ؟ ۸. جَاءَ نِی الرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ وَجْهًا ۹. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰ .رَأَیْتُ طِفْلَةً حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَ نَظِیْفَةَ الثِّیَابِ. ۱۱ .هٰذِه الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَیْنُهَا وَأَبْیَضُ رَأْسُهَا.
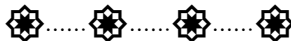
سبق نمبر: 3

......قسم اور جوابِ قسم......

بعض اوقات کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لئے یا کسی شیء کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے قسم اٹھائی جاتی ہے۔ قسم کیلئے اکثر اوقات حروف قسم (باء، واؤ، تاء، لام) استعمال ہوتے ہیں، لیکن کبھی کبھی افعالِ قسم (حَلَفَ اور أَقْسَمَ) بھی لائے جاتے ہیں۔ جیسے (أَقْسَمَ بِاللّٰهِ عُمَرُ) عمر نے اللہ کی قسم کھائی۔

وضاحت:

قسم کیلئے جواب قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے جیسے واللّٰہِ لَنْ أَتْرُکَ الصَّلوٰۃَ (اللہ کی قسم میں ہرگز نماز ترک نہیں کروں گا)، میں لَنْ أَتْرُکَ الصَّلوٰۃَ جوابِ قسم ہے۔ جواب قسم یا تو جملہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ۔

جملہ اسمیہ ہو تو:

مثبتہ ہوگا یا منفیہ:

اگر مثبتہ ہو تو اس سے پہلے اِنَّ یا لامِ ابتدائیہ لایا جاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، اور وَاللّٰہِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ.

اگر منفیہ ہو تو اسکے ماقبل مَا مشابہ بلیس ہوگا۔ یا لائے نفی جنس یا اِنْ نافیہ جیسے وَاللّٰہِ مَا زَیْدٌ کَاتِبًا، وَاللّٰہِ اِنْ عَلِیٌّ کَاتِبًا (اللہ کی قسم علی لکھنے والا نہیں ہے)۔

جملہ فعلیہ ہو تو:

مثبته هوگا یا منفیه:

اگر مثبتہ ہوتو شروع میں لَقَدْ یاصرف لام ابتدائیہ آئیگا۔جیسے وَاللّٰہِ لَقَدْ فَازَ الْمُؤْمِنُ اور وَاللّٰہِ لَأَدْخُلَنَّ فِی الْمَسْجِدِ.

اوراگر منفیہ ہوتو فعل ماضی ہوگا۔یا مضارع۔اگر ماضی ہوتو مَـــا نافیہ سے شروع ہوگا،جیسے وَاللّٰہِ مَا وَعَدْتُہٗ اورمضارع ہوتو لاَ یا لَنْ سے شروع ہوگا۔جیسے وَاللّٰہِ لاَ أُکَلِّمُہٗ أَبَدًا ، وَاللّٰہِ لَن یُّکَذِّبَ زَیْدٌ.

جواب قسم کا حذف:

جب قرینہ پایاجائے تو جواب قسم کووجوبی طور پرحذف کردیاجاتا ہے۔اسکی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔جب قسم سے پہلے ایسا جملہ آجائے جوجواب قسم بن سکتا ہوجیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ وَاللّٰہِ.

۲۔جب قسم ایسے جملے کے درمیان میں آجائے جو جواب قسم بن سکتا ہو جیسے اَللّٰہُ وَاللّٰہِ وَاحِدٌ.

ترکیب: وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

واؤحرف جر برائے قسم اَللّٰہِ اسم جلالت مجرور جار مجرور سے ملکر أُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر،أُقْسِمُ فعل اس میں أَنَا ضمیر فاعل،أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اورظرف مستقر سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔اِنَّ حرف مشبہ بالفعل زَیْدًا اس کااسم قَـائِمٌ اس کی خبر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اورخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکرجواب قسم۔

ترکیب: وَاللّٰہِ لَأَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ

واؤحرف جار برائے قسم اَللّٰـہِ اسم جلالت مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر أُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر أُقْسِمُ فعل، اس میں أَنَا ضمیر فاعل أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ لَأَدْخُلَنَّ میں لام برائے تاکید مثبت اس میں أَنَا ضمیر اس کا فاعل اور اَلْمَسْجِدَ اس کا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم ہوا۔

نـــوٹ: اللہ تعالی جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی شی ء کی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ شیء (معاذ الله) اللہ تعالی سے عظیم ہے بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس چیز کو وہ شرف وعظمت نصیب ہوجائے۔(فتاوی رضویہ، ج۵)۔ اور کمال ادب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے لیے قسم کے ساتھ لفظ کھانا استعمال نہ کیا جائے بلکہ یوں ترجمہ کیا جائے جیسے اعلحضرت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا کہ میں قسم یاد فرماتا ہوں یا مجھے اس شہر کی قسم وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں قسم وجواب قسم کی پہچان کریں۔

١. وَاللّٰہِ لاکرمن الضیف ٢. اقسم باللّٰہ زید ٣. أُقْسِمُ بِاللّٰہِ بِأَنَّ اللّٰہَ وَاحِدٌ ٤. تَاللّٰہِ لَعَلِیٌّ صَادِقٌ ٥. وَاللّٰہِ لَقَدِاجْتَھَدَ التِّلْمِیْذُ ٦. اَللّٰہُ وَاحِدٌ وَاللّٰہِ ٧. بِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ فَازَ الْمُسْلِمُ ٨. وَاللّٰہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَوَاجِبَۃٌ ٩. وَاللّٰہِ لَأُسَاعِدَنَّ الْفَقِیْرَ ١٠. وَاللّٰہِ مَا عَلِیٌّ مُسَافِرًا ١١. لِلّٰہِ لاَیُؤَخَّرُ الْأَجَلُ ١٢. فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ
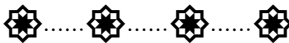
سبق نمبر: 3

کسی کی توجہ اپنی طرف کرنے کیلئے نداء کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس کیلئے مخصوص حروف استعمال کیے جاتے ہیں۔جنھیں حروف نداء کہتے ہیں اور جسکی توجہ مطلوب ہو اسے مناڈی کہتے ہیں۔

حروف نداء :

یہ پانچ ہیں۔ یَا ،أَیَا ، ھَیَا، أَیُ، اورھَمز ۃ مَفتُوحہ.

اِن کا استعمال:

یا: قریب وبعید اور متوسط سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

أَیَا وَھَیَا: یہ صرف بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

أَیُ، همزۃ مفتوحہ: یہ قریب کیلئے ہیں۔

منادٰی:

منادٰی ایسا اسم ہے جو حروف ندا کے بعد آتا ہے۔اوراس سے منادٰی کی توجہ مطلوب ہوتی ہے۔جیسے یا رسولَ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

منادٰی کی اقسام واعراب

منادٰی کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ مفرد معرفہ:

یعنی جب منادٰی معرفہ ہو، مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو۔تو اس صورت میں مرفوع ہوگا۔جیسے یَا زَیدُ.

۲۔نکرہ معینہ:

یعنی جب نکرہ معین ہو۔تو اس صورت میں بھی مرفوع ہوگا۔جیسے یَا رَجُلُ.

۳۔نکرہ غیر معینہ:

یعنی جب منادٰی نکرہ غیر معین ہوگا تو اس صورت میں منصوب ہوگا۔ جیسے کسی اندھے کا کہنا یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ)۔

٤۔مضاف:

یعنی جب منادٰی مضاف ہوتو اس صورت میں بھی منصوب ہوگا۔جیسے یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ.

٥۔مشابہ مضاف:

یعنی وہ اسم جو مضاف تو نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے اسم سے ملے بغیر مکمل نہ ہو اور اپنے مابعد میں عامل ہو تو اس صورت میں بھی منصوب ہوگا جیسے یَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)۔

تنبیہ:

حروف نداء أَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ منادٰی أَدْعُوْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلا ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اگر چہ بعض اوقات لفظا مرفوع ہوتا ہے۔جیسے یَا زَیْدُ یعنی أَدْعُوْ زَیْدًا۔

حروف نداء کے چند ضروری قواعد:

۱۔اسم جلالت پر نداء کے لئے حرف یاء داخل ہوتا ہے جیسے یَا اَللّٰہُ۔

۲۔اگر منادٰی معرف باللام ہو تو حرف نداء اور منادٰی کے درمیان مذکر کی صورت میں اَیُّھَا اور مؤنث کی صورت میں اَیَّتُھَا کا اضافہ کرتے ہیں۔

جیسے یَا أَيُّهَاالاِنْسَانُ اور یَا أَيَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.

۳۔مقام دعامیں حرف نداء یَـــا کوگراکراسم جلالت کےآخرمیں میم مشدد کا اضافہ کیاجاتاہے۔جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا.

٤۔کبھی منادٰی کوحذف کردیاجاتاہےجب کہ قرینہ پایاجائے۔جیسے اَلا یَـــا اسْجُدُوْا یہاں لفظ قَوْمُ منادٰی محذوف ہےاورقرینہ حرف نداءکافعل پرداخل ہوناہے۔

٥۔کبھی کبھی حرف نداءکوبھی حذف کردیاجاتاہےجیسےیُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اصل میں یَا یُوْ سُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اور اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِیُّ اصل میں اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَيُّهَا النَّبِیُّ تھا۔

٦۔اگرمنادی غُـــلَامٌ،رَبٌّ، أُمٌّ وغیرہ الفاظ ہوں اور یہ یائےمتکلم کی طرف مضاف بھی ہوں توانکوچارطریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔یَـا غُلَامِیْ ،یَا غُلَامِیَ ، یَاغُلَامِ ، یَاغُلَامَا اوراسی طرح یَـا رَبِّیْ ،یَا رَبِّیَ، یَا رَبِّ ، یَا رَبَّا،اسی طرح مذکورہ دیگرالفاظ بھی۔

۷۔اگرمنادی مفردمعرفہ ہواوراسکے بعداِبْنٌ یا بِـنْتٌ کالفظ آجائےتومنادی اِبْنٌ اوربِنْتٌ سمیت منصوب جبکہ بعدوالاعلم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرورہوگا۔ جیسے یَا عَلِیَّ ابْنَ أَبِیْ طَالِبٍ اور یَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم.

ترکیب: **یَا غُلَامَ زَيْدٍ**

یَا حرف نداءقائم مقام أَدْعُوْ فعل کے أَدْعُوْ فعل اس میں أَنَا ضمیرفاعل،غُلَامَ مضاف اور زَيْـدٍ مضاف،مضاف اپنےمضاف الیہ سےملکرمنادٰی قائم مقام مفعول بہ ہوا أَدْعُوْ فعل اپنےفاعل اورمفعول بہ سےملکرجملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب: یَاأَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ

یَا حرف ندا قائم مقام أَدْعُوْ فعل کے،أَدْعُوْ فعل اس میں أَنَا ضمیر اس کا فاعل ،أیُ مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف اَلنَّبِیُّ صفت موصوف اپنے صفت سے ملکر منادٰی قائم مقام مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ جَاھِدِ فعل امر اس میں أَنْتَ ضمیر فاعل، الْکُفَّارَ اس کا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔درج ذیل جملوں میں منادٰی،حروف نداء،اور جواب نداء کی پہچان کریں۔

١ .یَا أَیُّھَاالْوَلَدُ .٢ .یَا آدَمُ اسْکُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّةَ.٣.یَا نَارُکُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا.٤.یَا زَیْدُ کُفَّ لِسَانَکَ .٥.یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ.٦ .یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا.٧.یَا قَوْمِ انْصُرُوْنِیْ .٨.رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.٩ .اَلاَ یَا اسْجُدُوْا.١٠ .یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ .١١ .أیُ أَفْضَلَ الْقَوْمِ .١٢ .یَا رَاکِبًا فَرَسًا.١٣ یَا أَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.١٤.یَا سَیِّدِیْ .١٥ .ھَیَا سَیِّدَ التُّجَّارِ .١٦ . یَا مُجِیْبَ الدُّعَاءِ.١٧ .یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا.١٨ .أَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا.١٩ .یَا لَیْلُ طُلْ یَا نَوْمُ زُلْ یَا صُبْحُ قِفْ لَا تَطْلَعْ .
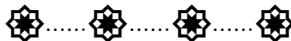
سبق نمبر: 3

﴿......مرفوعات ومنصوبات ومجرورات......﴾

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اسمیں موجود اسماء یا تو مرفوع ہونگے یا منصوب یا مجرور۔ چنانچہ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات بیان کیے جاتے ہیں۔

مرفوعات:

یہ کل آٹھ ہیں: ١۔فاعل ٢۔نائب الفاعل ٣۔مبتدا ٤۔خبر ٥۔افعال ناقصہ کا اسم ٦۔ما ولا المشبھتان بلیس کا اسم ٧۔حروف مشبہ بالفعل کی خبر ٨۔لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات:

یہ کل بارہ ہیں: ١۔مفعول بہ ٢۔مفعول مطلق ٣۔مفعول لہ ٤۔مفعول فیہ ٥۔مفعول معہ ٦۔حال ٧۔تمییز ٨۔مستثنیٰ ٩۔افعال ناقصہ کی خبر ١٠۔ماولا المشبھتان بلیس کی خبر ١١۔حروف مشبہ بالفعل کا اسم ١٢۔لائے نفی جنس کا اسم۔

مجرورات:

یہ فقط دو ہیں: ١۔مضاف الیہ ٢۔مجرور بحرف جر

نوٹ:

مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی کل تعداد بائیس ہے۔

تنبیہ:
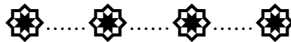
مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی یہ تقسیم اسماء کے اعتبار سے ہے ورنہ فعل مضارع بھی مرفوع ومنصوب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کی پہچان کریں۔

١ .اَلْهَوَاء ضَرُوْرِی لِلْحَيَاة.٢ .اِذَاطَلَعَتِ الشَّمْس طَلَعَ النَّهَار وَظَهَرَ الصُّبْح وَ يَسْتَيْقِظُ النَّاس صَبَاحا.٣.هَلْ تَشْكُرُ اللّٰه بَعْد الطَّعَام؟.٤.أيُّهَا الطَّالِب الذَّكِي! اِخْتَرِالصَّدِيْق الَّذِىْ يَتَّصِفُ بِالْأَخْلَاق الْفَاضِلَة.٥.اَلْمَسْجِد بَيْت اللّٰه. ٦ .يَجْتَمِعُ النَّاس فِى الْمَسْجِد خَمْس مَرَّات فِىْ يَوْم.٧.خَرَجَ فَرِيْد مِنَ الْبَيْت .٨.اَلرَّاشِى وَالْمُرْتَشِى كِلاَهُمَا فِى النَّار .٩.ذِكْر اللّٰه شِفَاء الْقُلُوْب .١٠ .اَلرَّجُل عَلٰى دِيْن خَلِيْله فَلْيَنْظُر أَحَدكم مَن يُّخَالِلُ.

سبق نمبر 37

فعل کی مختلف اعتبار سے تقسیم کی جاتی ہے۔

۱۔زمانے کے اعتبار سے۔

۲۔مفعول بہ کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

۳۔فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔

یہاں صرف آخری دو اعتبارات سے فعل کی اقسام بیان کی جائیں گی۔

۱۔مفعول بہ کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی ۱قسام

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں

۱۔لازم ۲۔متعدی

۱۔لازم کی تعریف:

وہ فعل جو صرف فاعل سے ملکر مکمل معنی ظاہر کرے۔اور اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو۔جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)۔

۲۔متعدی کی تعریف:

وہ فعل جو صرف فاعل سے ملکر مکمل معنی ظاہر نہ کرے۔بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ طِفْلَهٗ .(زید نے اپنے بچے کو پیٹا)

فعل متعدی کی تین اقسام ہیں:

۱۔متعدی بیک مفعول۔ ۲۔متعدی بدو مفعول۔ ۳۔متعدی بسہ مفعول

۱۔ متعدی بیک مفعول :

وہ فعل ہے جو صرف ایک مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَکْـرَمْـتُ زَیْـدًا.(میں نے زید کی تعظیم کی)۔

۲۔ متعدی بَدَو مفعول:

وہ فعل ہے جو دو مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا.(میں نے زید کو ایک درہم دیا)

۳۔متعدی بسہ مفعول :

وہ فعل ہے جو تین مفعول بہ چاہتا ہے۔جیسے أَرَی اللّٰـهُ الْـمُـؤْمِـنَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ(اللہ تعالی نے مومن کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھایا)۔

۲۔فاعل معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی اقسام

فعل چاہے لازم ہو یا متعدی اسکی دو اقسام ہیں۔

۱۔معروف ۲۔مجہول

۱۔معروف:

وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو۔یعنی فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو۔جیسے

مَرَّنَ أُسْتَاذٌ (استاد نے مشق کرائی)۔

۲۔مجہول:

وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو یعنی فعل کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے ضُرِبَ تِلْمِیْذٌ (شاگرد کو مارا گیا)، یہاں مارنے والا معلوم نہیں۔

ضروری وضاحت:

فعل مجہول فعل لازم سے نہیں بنتا اس لئے کہ فعل مجہول میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول آتا ہی نہیں۔ البتہ اگر فعل لازم سے فعل مجہول بنانا ہو تو فعل کو مجہول ذکر کر کے اس کے بعد ایسا اسم ذکر کر دیا جاتا ہے۔ جس پر حرف جر باء داخل ہو ۔جیسے کُرِمَ بِزَیْدٍ.(زید کی تعظیم کی گئی)

فائدہ:

جَاءَ اور دَخَلَ اگرچہ لازم ہیں مگر متعدی کی طرح بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ،دَخَلَ زَیْدُنِ الْمَسْجِدَ.

☆☆☆☆☆

﴿......الفرائد المنثورة......﴾

قال الجمهورُ من حقِّ الموصوفِ أن يكون أخصَّ من الصفة وأعرفَ منها أو مساوياً لها. وحقُّ الصفةِ أَن تَصحَبَ الموصوفَ. وقد يُحذَفُ الموصوف إذا ظهرَ أَمرُهُ ظُهوراً يُستغنى معه عن ذكره. فحينئذٍ تقومُ الصفةُ مَقامَهُ كقوله تعالى: ﴿أَنِ اعمَلْ سابغاتٍ﴾، أى دُروعاً سابغاتٍ . وقد تُحذَفُ الصفةُ، إن كانت معلومةً، كقوله تعالى: ﴿يأخذُ كلَّ سفينة غَصباً﴾، والتقدير يأخذُ كلَّ سفينةٍ صالحةٍ

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود فعل لازم ومتعدی اور معروف و مجہول کی پہچان کریں۔

١ .وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأٰى بِجَانِبِهٖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا. ٢ .وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ٣ .وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرٰى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ.٤. حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا.٥.خَرَجَ فَرِيْدٌ.٦ .نَزَلْتُمْ مِنَ الْبَاصِّ .٧.لَعِبَ عَلِيٌّ فِي الْمَيْدَانِ .٨. تُفْسِدُ الْيَهُوْدُ وَ النّصَارٰى أَقَلِّيَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ.٩.فَرِحَ زَيْدٌ . ١٠ .رَجَعَ مُسَافِرٌ . ١١ .فُتِحَ الْبَابُ. ١٢ .اذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا.

سوال نمبر2: ۔اعراب لگائیں۔اور ترجمہ کریں۔

١ . أكل اسد ظبيا. ٢ .من قتل نفسا بغير نفس أو فساد فى الارض فكأنما قتل الناس جميعا ومن أحياها فكانما أحيا الناس جميعا . ٣. شربت عصير التفاح. ٤. اللّٰه يعلم ما فى صدوركم. ٥. وعظت أخاك. ٦ ـ اجتهد أخوك. ٧. بعثت أخى إلى السوق. ٨. هل أنت تقرء هذا الكتاب فى الجامعة وماذا تقول عنها. ٩ .هو يسئل ولا يسئل.
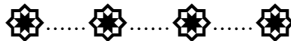
سبق نمبر: 3

﴿......فعل کا عمل......﴾

فعل کے عمل کے بارے میں پیچھے اجمالاً گزر چکا اب ہم قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں۔کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا، چاہے لازم ہو یا متعدی۔ فاعل کو رفع اور درج ذیل چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔

۱۔مفعول مطلق:۔جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا (لازم) ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا (متعدی)۔

۲۔مفعول فیہ:۔جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (لازم) ضَرَبْتُ زَیْدًا فَوْقَ السَّقَفِ (متعدی)

۳۔مفعول معہ:۔جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (لازم) رَأَیْتُ الْأَسَدَ وَ الْفِیْلِ (متعدی)۔

٤۔مفعول لہ:۔جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا (لازم) ضَرَبْتُهُ تَادِیْبًا (متعدی)۔

٥۔حال:۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (لازم)ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (متعدی)۔

٦۔تمیز:۔جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (لازم) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا(متعدی)

نوٹ:

فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔جیسے نَصَرَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔فعل کا

یہ عمل تو اس صورت میں تھا جب کہ وہ معروف ہو اور اگر مجہول ہوتو درج ذیل صورت ہوگی۔

فعل مجهول کا عمل:

فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور اس مفعول بہ کو نائب الفاعل کہتے ہیں۔جیسے أُكِلَ رُمَّانٌ (انار کھایا گیا)،اور بقیہ اسماء کونصب دیتا ہے جیسے وُزِّعَ الْكُتَيِّبَاتُ وَالْعَمَائِمَ تَوْزِيْعاً يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْمَسْئُوْلِ تَالِيْفاً لِّلْقُلُوْبِ. (رسالے عماموں کے ساتھ خوب تقسیم کئے گئے، جمعہ کے دن ذمہ دار کے سامنے دلوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے)

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کا عمل پہچانئے۔

١. كَلَّمْتُ عَلَى الْجَوَّالِ تَكْلِيْماً. ٢. جِئْتُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ. ٣. اِسْتَيْقَظَ زَيْدٌ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ. ٤. كَظَمْتُ الْغَيْظَ طَلَباً لِلثَّوَابِ. ٥. أَكَلْتُ الْفَطِيْرَة مَحْشُوَّةً بِلَحْمٍ جَالِساً فِي الْفُنْدُقِ. ٦. زَادَ اللّٰهُ الْمَدِيْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ شَرْفاً وَّ تَعْظِيْماً. ٧. قُتِلَ كَافِرٌ. ٨. أُعْطِيَ زَيْدٌ جَوَّالَةً لِلذَّهَابِ اِلَى السُّوْقِ. ٩. حَفِظْتُ نِصَابَ النَّحْوِ حِفْظًا. ١٠. وُلِدَ بَكْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

سوال نمبر2:۔درج ذیل حکایت پر اعراب لگائیں اور فعل کے عمل کی نشاندہی کریں۔

حکی ان لصا دخل بیت رابعة بصرية وهی نائمة فجمع امتعة البيت وهم بالخروج من الباب فخفی عليه الباب فقعد ينتظر ظهور الباب واذا هاتف يقول له ضع الثياب واخرج من الباب فوضع الثياب فظهر له الباب فعلمه ثم اخذ الثياب فخفی عليه الباب فوضعها فظهر له الباب فاخذها فخفی وهكذا ثلث مرات او اكثر فناداه الهاتف ان كانت رابعة قد نامت فالحبيب لاينام ولا تاخذه سنة ولا نوم فوضع الثياب و خرج من الباب.

﴿......معانی الهمزة......﴾

إن همزة الاستفهام قد ترد لمعان أخر، بحسب المقام، والأصل فی جميع ذلک معنى الاستفهام الأول: التسوية: نحو ﴿سواء عليهم أأنذرتهم أم لم تنذرهم﴾. الثانی: التقرير: وهو توقيف المخاطب على ما يعلم ثبوته أو نفيه نحو قوله تعالى: ﴿أأنت قلت للناس اتخذونی﴾. الثالث: التوبيخ نحو ﴿أأذهبتم طيباتكم فی حياتكم الدنيا﴾. الرابع: التحقيق: نحو قول جرير ألستم خير من ركب المطايا وأندى العالمين بطون راح. الخامس التذكير: نحو: ألم يجدک يتيماً فآوى . السادس: التهديد: نحو: ألم نهلک الأولين . السابع: التنبيه: نحو﴿ألم تر أن الله أنزل من السماء ماء﴾. الثامن: التعجب: نحو ﴿ألم تر إلى الذين تولوا قوماً غضب الله عليهم﴾. التاسع: الاستبطاء: نحو ﴿ألم يأن للذين آمنوا﴾. العاشر الإنكار: نحو﴿أصطفى البنات على البنين﴾. الحادی عشر: التهكم: نحو﴿قالوا يا شعيب أصلاتک﴾.الثانی عشر: معاقبة حرف القسم كقولک: آلله لقد كان كذا. فالهمزة فی هذا عوض من حرف القسم وينبغی أن تكون عوضاً من الباء دون غيرها، لأصالة الباء فی القسم

سبق نمبر: 3

﴾......توابع کا بیان (صفت)......﴿

یادرہے کہ پیچھے جتنے بھی اسمائے معربہ گزرے ان کا اعراب بالاصالت تھا۔اس طور پر کہ ان پر رفع نصب یا جر دینے والے عوامل داخل تھے۔لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسم پر اپنے ماقبل کی تبع میں اعراب ظاہر ہوتے ہیں اور بذات خود اس پر کوئی عامل داخل نہیں ہوتا۔ایسے اسم کو تابع کہتے ہیں۔اسکی اصطلاحی تعریف درج ذیل ہے۔

تابع کی تعریف:

ہر وہ اسم جسے ایک ہی جہت [1] سے اپنے ماقبل کا اعراب دیا گیا ہو۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ [2] عَالِمٌ. اس مثال میں عَالِمِ تابع ہے۔جسے ماقبل رجل کا اعراب دیا گیا ہے۔

متبوع:

وہ اسم جو تابع سے پہلے ہو۔جیسے مذکورہ مثال میں رَجُلٌ.

تابع کی اقسام

تابع کی پانچ اقسام ہیں۔

١۔صفت ٢۔بدل ٣۔تاکید ٤۔عطف بحرف ٥۔عطف بیان۔

---

1 ......جہت ایک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے اسم پر فاعل ہونیکی وجہ سے رفع ہو تو دوسرے پر بھی اسی وجہ سے رفع ہو اسی طرح نصب و جر میں بھی۔

2 ......رجلٌ پر رفع اسکے فاعل ہونے کی وجہ سے اور عالمٌ پر آنیوالا رفع بھی رجل کی فاعلیت کی وجہ سے ہے لہٰذا دونوں میں رفع کی جہت ایک ہوئی۔

۱۔صفت:

ایسا تابع جو اپنے متبوع یا اسکے متعلق میں موجود وصف پر دلالت کرے۔ متبوع کوموصوف اورتابع کوصفت کہتے ہیں۔

صفت کی اقسام

صفت کی دواقسام ہیں۔

۱۔صفت حقیقی ۲۔صفت سببی

۱۔صفت حقیقی:

وہ صفت جو اپنے متبوع (موصوف) میں موجود وصف پر دلالت کرے۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، یہاں عَالِمٌ صفت حقیقی ہے جس نے اپنے متبوع (موصوف) رَجُلٌ میں موجود وصفِ علم پر دلالت کی۔

۲۔ صفت سببی:

وہ صفت جو اپنے متبوع (موصوف) میں موجود وصف پر دلالت نہ کرے۔ بلکہ متبوع (موصوف) کے متعلق میں جو وصفی معنی پائے جاتے ہوں ان پر دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْہُ، یہاں عَالِمٌ صفت سببی ہے۔جس نے رَجُلٌ کے متعلق أَبُوْہُ میں موجود وصفِ علم پر دلالت کی۔لیکن یادرہے کہ ترکیب میں دونوں جگہ عَالِمٌ کو رَجُلٌ ہی کی صفت بنایا جائے گا۔

موصوف صفت میں مطابقت:

صفت کا اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔چنانچہ اگرصفت حقیقی ہوتو

وہ اپنے موصوف سے دس چیزوں میں موافقت رکھے گی۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔رفع ۲۔نصب۔ ۳۔جر ٤۔اِفراد ٥۔تثنیہ ٦۔جمع ۷۔تعریف

۸۔تنکیر ۹۔تذکیر ۱۰۔تانیث

اسکی مثالیں مرکب توصیفی کے بیان میں گزر چکی ہیں۔ مذکورہ بالا دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔جیسے **قصرٌ عظیمٌ. عظیم** چار چیزوں یعنی مرفوع، مفرد، مذکر اور نکرہ ہونے میں موصوف کے مطابق ہے۔اور اگر صفت سببی ہو تو اسکا اپنے موصوف سے پانچ چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے۔لیکن بیک وقت دو چیزیں پائی جائیں گی۔وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔رفع ٤۔نصب ٥۔جر

جیسے تعریف و رفع میں **جاءَ زَيْدُنِ الْعَالِمُ أَبُوْهُ** اور تنکیر و نصب میں **رَأَيْتُ رَجُلاً عَالِمًا أَبُوْهُ (علی هذا القیاس)**۔

صفت کے فوائد:

☆......موصوف نکرہ ہو تو صفت لگانے سے نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے **رَجُلٌ عَالِمٌ مَوْجُوْدٌ** (عالم آدمی موجود ہے)۔

☆......اور اگر معرفہ ہو تو صفت موصوف کی وضاحت کیلئے آتی ہے۔جیسے **جَاءَ الْأُسْتَاذُ الْفَقِيْهُ** (فقیہ استاد آیا)

☆......موصوف، صفت لگانے سے پہلے بھی معروف و مشہور ہو تو صفت یا تو مدح کیلئے آتی ہے۔جیسے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** یا مذمت کیلئے جیسے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .

☆......کبھی حصول رحم کیلئے بھی صفت ذکر کی جاتی ہے۔جیسے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَبْدَکَ الْمِسْکِیْنَ.

☆......کبھی صفت موصوف کی تاکید کیلئے لگائی جاتی ہے۔جیسے نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ اور تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ میں واحدۃ اور کاملۃ.

صفت کے چند ضروری قواعد:

☆......صفت سببی تذکیروتانیث میں اپنے موصوف کے مطابق ہونے کی بجائے اپنے مابعد کے مطابق ہوتی ہے جیسے جَاءَ تْ فَاطِمَۃُ الْعَاقِلُ زَوْجُھَا .

☆......صفت سببی میں موصوف اگرچہ تثنیہ یا جمع ہو صفت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے جیسے ھٰؤُلاَءِ بَنَاتٌ عَاقِلٌ أَھْلُھَا .

☆......صفت واقع ہونے والے صیغے عموماً اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے ہوتے ہیں۔جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ،وَقْتٌ مَّعْلُوْمٌ،طِفْلٌ حَسَنٌ،زَیْدُنِ الْأَفْضَلُ .

☆......یاد رہے کہ صفت کے لیے عموماً اسم مشتق ہی استعمال ہوتا ہے لیکن کبھی اسم جامد بھی صفت واقع ہوتا ہے اسوقت اسے مشتق کی تاویل میں کیا جاتا ہے جیسے ذُوْ صاحب کے معنیٰ میں ہوکر مشتق بن جاتا ہے۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ ذُوْمَالٍ (مال والا آدمی آیا)۔

☆......اسم نکرہ کے بعد جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو تو یہ نکرہ کی صفت واقع ہوتے

ہیں جیسے جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ مُمَرِّضٌ اور جَاءَ رَجُلٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔

☆......جب جملہ صفت واقع ہورہا ہوتو اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو واحد و تثنیہ وجمع اور تذکیروتانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔جیسے جَاءَ رَجُلٌ ضَرَبَ زَيْدًا

☆......اگر موصوف جمع مکسر یا غیر ذوی العقول کی جمع ہوتو صفت واحد مؤنث بھی آسکتی ہے۔جیسے رِجَالٌ كَثِيْرَةٌ، كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ،أَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ.

☆......اِبْنٌ یا بِنْتٌ جب کسی کی صفت واقع ہوں تو موصوف سے تنوین گر جاتی ہے نیز اِبْنٌ اور بِنْتٌ سے بھی تنوین گر جاتی ہے کیونکہ یہ مابعد کے لیے مضاف واقع ہوتے ہیں جیسے زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو اور هِنْدُ بِنْتُ زَيْدٍ.

☆......اسم نکرہ کے بعد لفظ غَيْرُ آجائے تو عموما یہ نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے جیسے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ.

☆......اسی طرح اسم نکرہ کے بعد لفظ ذَات آجائے تو یہ بھی نکرہ کی صفت بنتا ہے جیسے فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ ذَاتِ رُكُوْعٍ وَّ سُجُوْدٍ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود موصوف صفت کی پہچان کریں نیز صفت حقیقی اور صفت سببی الگ الگ کریں۔

١.جَاءَ رَجُلٌ نَاصِرٌ .٢.مَرَرْتُ بِزَيْدِنِ الْفَاضِلِ .٣.قَامَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ أَخُوْهُ.٤.رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ نَادِمَيْنِ.٥.اِنَّ الرَّجُلَ الْعَالِمَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَابِدِ .٦.أُحِبُّ وَلَدًا مُجْتَهِدًا.٧.رَاٰی زَيْدٌ شَجَرَةً طَوِيْلَةً.٨.اِشْتَرَيْتُ أَقْلَاماً جَدِيْدَةً.٩.فِى الْمَدِيْنَةِ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ .١٠.رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا.١١.اَلْاَوْلَادُ السَّابِحُوْنَ قَائِمُوْنَ عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ .١٢.جَاءَ نِىْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ بِنْتُهٗ.

سوال2:۔مذکورہ بالا جملوں میں صفت کے استعمال سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔
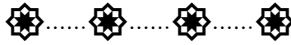
﴿......إنّ وأن......﴾

يشكل على الكتاب حيناً متى تكسر همزة ان المشددة ومتى تفتح. والقاعدة فى التفريق بينهما أنه كلما أمكن إنزال أن وما بعدها منزلة المفرد فاعلاً أو مفعولاً أو مبتدأ أو مجروراً فتحت همزتها، ففى قولك مثلاً بلغنى أنك مسافر جاء أن وما بعدها فى تأويل المفرد مرفوع المحل فاعلاً، أى بلغنى سفرُك. وكلما كانت ان وما بعدها فى تقدير الجملة كسرت همزتها، كأن تكون جواب القسم لأن جواب القسم لا يكون إلا جملة نحو: والله إنك صادق .

سبق نمبر:

﴾......تاکید کا بیان......﴿

تاکید کی تعریف:

تاکیدوہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی چیز کی نسبت کو پختہ کرنے کے لئے لایا جائے۔جیسے جَاءَ نِیُ زَیُدٌ نَفُسُہٗ (میرے پاس زید بذات خود آیا) یا اس بات کو واضح کرنے کیلئے لایا جاتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ (تو تمام ملائکہ نے ایک ساتھ سجدہ کیا)۔پہلی مثال میں زید کے آنے کی نسبت کو نفسہ نے پختہ کیا جبکہ دوسری مثال میں کلّھم نے تمام ملائکہ کے سجدہ کرنے کو واضح کیا۔جسکی تاکید بیان کی جائے اسے مؤکَّد کہتے ہیں۔یادرہے کہ مؤکَّد اور تاکید کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔

تاکید کی اقسام

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔تاکید لفظی　　　　　　۲۔تاکید معنوی

۱۔تاکید لفظی:

وہ تاکید ہے جس میں لفظ تکرار کے ساتھ لایا جائے۔جیسے جَاءَ نِیُ زَیُدٌ زَیُدٌ ،اِنَّ اِنَّ زَیُدًا قَائِمٌ.

۲۔تاکید معنوی:

وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ کے لانے سے حاصل ہو۔وہ الفاظ یہ ہیں۔

نَفْسٌ ،عَیْنٌ ، کِلاَ ، کِلْتَا ، کُلٌّ ،أَجْمَعُ ،أَکْتَعُ ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ

اِن کی تفصیل

۱۔نفس اور عین:

صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ، جَاءَ نِیَ الزَّیدانِ أَنْفُسُھُمَا،اور جَاءَ نِیَ الزَّیْدُوْنَ أَنْفُسُھُمْ۔اسی طرح عَیْنٌ کی مثال جیسے عَیْنُہٗ، أَعْیُنُھُمَا،أَعْیُنُھُمْ .مونث کیلئے مونث کی ضمیر لگا کر استعمال کرتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیْ ھِنْدٌ نَفْسُھَا ،جَاءَ نِی ھِنْدَانِ أَنْفُسُھُمَا، جَاءَ نِی ھِنْدَاتٌ أَنْفُسُھُنَّ اسی پر لفظ عَیْنٌ کو قیاس کریں۔

۲۔ کلا و کلتا :

صرف تثنیہ مذکر و مونث کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّجُلاَنِ کِلاَھُمَا ،اور جَاءَ تِ الْمَرْءَ تَانِ کِلْتَاھُمَا.

۳۔کل ، اجمع ، اکتع، ابتع، اور ابصع:

واحد اور جمع کیلئے آتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ کُلٌّ میں ضمیر متصل کو بدلنا پڑتا ہے جبکہ باقی الفاظ میں صیغوں کو۔جیسے سَمِعْتُ الْکَلَامَ کُلَّہٗ،جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ أَجْمَعُوْنَ أَکْتَعُوْنَ أَبْتَعُوْنَ أَبْصَعُوْنَ،اِشْتَرَیْتُ الرِّزْمَۃَ کُلَّھَا جَمْعَاءَ ،کَتْعَاءَ، بَتْعَاءَ، بَصْعَاءَ، قَامَتِ النِّسَاءُ کُلُّھُنَّ ،جُمَعُ ، کُتَعُ ،بُصَعُ ،بُتَعُ.

نوٹ :

أَجْمَعُ ،أَکْتَعُ ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ بھی کُلٌّ کے معنیٰ میں ہیں .

تاکید کے چند ضروری قواعد:

☆......ضمیر متصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے لائی جاتی ہے خواہ ضمائر موکدہ مرفوع ہوں یا منصوب یا مجرور، جیسے ضمیر متصل بارز کی مثال۔ قُمْتُ أَ نَا، مَارَاکَ أَنْت أَحَدٌ ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ اور ضمیر متصل مستتر کی مثال أَنْصَحُ أَنَا زَيْدًا.

☆......أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، اور أَبْصَعُ یہ تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی نہ تو أَجْمَعُ کے بغیر آتے ہیں اور نہ ہی أَجْمَعُ سے پہلے آتے ہیں۔

☆......اگر ضمیر مرفوع متصل بارز و مستتر کی تاکید معنوی نَفْسٌ یا عَيْنٌ سے لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے تاکید لائی جاتی ہے اسکے بعد نَفْسٌ یا عَيْنٌ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے قُمْتُ أَنَا نَفْسِیْ ،ضَرَبَ هُوَ نَفْسُهٗ.

☆......اگر انکے بجائے ضمیر منصوب یا مجرور ہو تو اب نَفْسٌ یا عَيْنٌ کو تاکید کیلئے براہ راست لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبْتُهُمْ أَنْفُسَهُمْ ،مَرَرْتُ بِهٖ نَفْسِهٖ.

☆......اسم ظاہر کو ضمیر کے ساتھ مؤکد نہیں کر سکتے۔ لہذا یوں کہنا غلط ہو گا، جَاءَ زَيْدٌ هُوَ۔

☆......لیکن ضمیر، ضمیر اور اسم ظاہر دونوں سے مؤکد کی جاسکتی ہے جیسے جِئْتَ أَنْتَ نَفْسُکَ، أَحْسَنْتَ اِلَيْهِمْ أَنْفُسِهِمْ.

☆......عموماً أَجْمَعُ کا استعمال كُلٌّ کے بعد ہوتا ہے جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ اور بعض اوقات اکیلا بھی آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ .

☆......نَفُسٌ یاعَیُنٌ سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہوتو انکی جمع سے کرینگے، جیسے جَاءَ الرَّجُلاَنِ أَنْفُسُهُمَا یا أَعْيُنُهُما اور نَفُسَاهُمَا یاعَیُنَاهُمَا نہیں کہیں گے۔

☆......نَفُسٌ کی جگہ عَیُنٌ بھی بولا جاتا ہے. کُلٌّ کی جگہ جَمِیُعٌ بھی آسکتا ہے، جیسے رَأَیُتُ زَیُدًا نَفُسَهٗ ،عَیُنَهٗ،اور جَاءَ الْقَوُمُ کُلُّهُمُ، جَمِیُعُهُمُ.

☆......کبھی جَمِیُعٌ بغیر اضافت کے استعمال ہوتا ہےاسوقت وہ بجائے تاکید کے حال واقع ہوتا ہے۔جیسے جَاءَ الْمُسُلِمُوُنَ جَمِیُعًا .

☆......تاکید لفظی میں بعینہ سابقہ لفظ کا اعادہ ضروری نہیں ۔ بلکہ ماقبل کا ہم معنی لفظ بھی لایا جاسکتا ہے۔جیسے أَتیٰ جَاءَ زَیُدٌ،اور ضَرَبُنَا نَحُنُ.

☆......اگرکسی اسم ظاہر کے بعد نَفُسٌ یا عَیُنٌ حرف جر باء کی وجہ سے مجرور نظر آئے تووہ باء ہمیشہ زائدہ ہوگی،اور مابعد اسم براہ راست تاکید بنے گا۔جیسے جَاءَ زَیُدٌ بِنَفُسِهٖ، بِعَیُنِهٖ.

☆☆☆☆☆

﴿......الفرائد المنثورة......﴾

يُـدَلُ كـلٌّ مـن الاسمِ والفعلِ والجملة من مثله. فإبدالُ الاسمِ من الاسمِ كقولك: أعجبتني علمُكَ ، فعلمُكَ بدلٌ من التاءِ التي هي ضـميرُ الفاعل. وإبدالُ الفعل من الفعل كقوله تعالى:﴿ومَنْ يفعلُ ذلكَ يَلق أثاماً يُضاعفُ له العذابُ﴾ أبدل يُضاعف من يلقَ . وإبدالُ الجملة من الجملة كقوله تعالى:﴿أمَدَّكم بما تَعلمونَ أمدَّكم بأنعامٍ وبنين﴾ فأبدل جملة أمدَّكم بأنعامٍ وبَنينَ من جملة أمدَّكم بما تَعلمون .

مشق

سوال :۔درج ذیل جملوں میں موجود موکد تا کید کی پہچان کریں۔

۱.الصَّحابَةُ كُلُّهم عَدُوْلٌ. ۲.رَغِبْتَ أنْتَ نَفْسُک فی الْخیر. ۳.رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَنْفُسَهُمَا. ٤.اِنّ الشّمس اِنّها قَاتِلة للْجَراثيم. ٥.وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ. ٦.كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ. ۷.حَدَّثَنِی الْوَزِيْرُ نَفْسُهُ.۸.دَخَلَ زَيْدٌ بِعَيْنِهٖ.۹.جَاءَ النِّسَاءُ أكرمتُ كُلَّهُنَّ. ۱۰.ذَهَبَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ أَكْتَعُ أَبْتَعُ أَبْصَعُ .۱۱.فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ. ۱۲.اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ.۱۳.كَذَبَ عَمْرٌو بِنَفْسِهٖ.١٤.مَاتَ الْقَوْمُ جَمِيْعُهُمْ.١٥.أَحْسَنَ اِلَيْهِمْ أَنْفُسِهُمْ.

سوال2:۔مذکورہ بالا جملوں کی نحوی ترکیب کریں۔
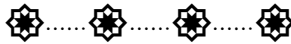
القاعدة

القاعدة فی باب الضمير أنه متى أمكن الإتيان بالضمير المتصل فلا يعدل إلى الضمير المنفصل؛ لأن الغرض من وضع الضمير الاختصار والمتصل أشد اختصاراً من المنفصل. تقول: أكرمتک، ولا تقول: أكرمت إياک لإمكان المتصل

(تعجيل الندى بشرح قطر الندى)

سبق نمبر:

﴿......عطف بحرف (معطوف) اور عطف بیان......﴾

معطوف کی تعریف:

معطوف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور تابع ومتبوع دونوں مقصود بالنسبۃ ہوں۔ تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں، جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو. میں زَیْدٌ معطوف علیہ اور عَمْرٌو معطوف ہے۔

نوٹ:

تابع اور متبوع دونوں مقصود بالنسبۃ تو ہونگے لیکن ضروری نہیں کہ دونوں کی طرف نسبت کی نوعیت بھی ایک ہو جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لاَ عَمْرٌو، یہاں زَیْدٌ کی طرف آنے کی اور عَمْرٌو کی طرف نہ آنے کی نسبت کی گئی ہے۔ اور یہاں یہ مقصود بھی تھا کہ زَیْدٌ کی طرف آنے کی نسبت کی جائے اور عَمْرٌو سے اسکی نفی کی جائے لہذا یہ دونوں مقصود بالنسبۃ ہوئے اگر چہ نسبت کی نوعیت مختلف ہے۔

حروفِ عطف دس ھیں :

۱۔ واؤ ۲۔ فاء ۳۔ ثُمَّ ۴۔ حتّٰی ۵۔ أَو ۶۔ اِمَّا ۷۔ اَمْ ۸۔ لاَ ۹۔ بَلْ ۱۰۔ لٰکِنْ

معطوف کے چند ضروری قواعد:

☆......اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل، حرف کا حرف، مفرد کا مفرد، جملے کا جملے، نیز عامل کا عامل، اور معمول کا معمول پر ہوتا ہے۔

☆...... جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر اور فعلیہ کا فعلیہ پر مناسب ہوتا ہے لیکن برعکس بھی جائز ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَ عَلِیٌّ ذَهَبَ.

☆......اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر اور اسم ضمیر کا عطف اسم ضمیر یا اسم ظاہر پر جائز ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو، جَاءَ زَیْدٌ وَأَنْتَ ، مَاجَاءَ نِیْ اِلاَّ أَنْتَ وَعَلِیٌّ اور أَنَا وَأَنْتَ صَدِیْقَانِ.

☆...... بسا اوقات جملے کے شروع میں واقع ہونے والی واؤ عطف کی غرض سے نہیں آتی بلکہ استیناف کیلئے آتی ہے۔ جیسے وَقَالُوْا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اس وقت اسے واؤ مستانفہ اور جملے کو جملہ مستانفہ کہتے ہیں۔

☆......ضمیر مرفوع متصل بارز یا مستتر پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ اسکی تاکید لانا ضروری ہے۔ جیسے نَجَوْتُمْ اَنْتُمْ وَ مَن مَّعَكُمْ (تم نے اور تمھارے ساتھیوں نے نجات پائی) أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ.

☆......ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو عموما حرف جر کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِهٖ وَبِزَیْدٍ اور بعض اوقات اعادہ نہیں کیا جاتا، جیسے قرآن پاک میں وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آیا ہے۔

فائدہ :

بعض عبارتوں میں عطف کی یہ نشانیاں ہوتی ہیں۔ عط عط یا عف عف۔

عطفِ بیان کی تعریف:

وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن صفت کی طرح اپنے متبوع کو واضح کرے یہ

اپنے متبوع سے زیادہ مشہور ہوتا ہے۔جیسے أَقْسَمَ بِا اللّٰہِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ. اس مثال میں عمر تابع ہے جس نے متبوع ابو حفص کو واضح کیا۔اور قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَبُوْهُرَيْرَةَ، تابع کو عطف بیان اور متبوع کو مبیَّن کہتے ہیں۔

عطفِ بیان کے چند ضروری قواعد:

☆......اگر کنیت اور علم ایک ساتھ آجائیں تو ان میں سے مشہور کو عطف بیان بنائیں جیسے مذکورہ بالا مثالوں میں پہلی میں عُمَرُ اور دوسری میں أَبُوْهُرَيْرَةَ عطف بیان ہیں۔

☆......اگر متبوع معرفہ ہو تو عطف بیان اسکی وضاحت کرتا ہے جیسے مذکورہ مثالیں اور نکرہ ہو تو اسکی تخصیص کا فائدہ دیتا ہے۔جیسے وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ.(اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا) اس مثال میں صدید عطف بیان نے ماء متبوع کی تخصیص کی۔

☆......عطف بیان تخصیص اور ازالہ وہم کیلئے بھی آتا ہے جیسے أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اور اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ.

وضاحت:

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ نے کفارہ کی اقسام میں طعام کو خاص کر دیا ہے اور لفظ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ نے فرعون پر ایمان لانے اور اسکے دعوائے ربوبیت کا ازالہ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں معطوف،معطوف علیہ،مبین اور عطف بیان کی پہچان کریں۔

۱.تَوَضَّأَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ.۲.قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍرضی اللّٰہ عنہ .۳.أَكَلْتُ الطَّعَامَ وَشَرِبْتُ الْمَاءَ .٤.نَحْنُ مُقَلِّدُوالاِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ .٥.مِنْ وَ اِلٰى مِنَ الْحُرُوْفِ الْجَارَّة. ٦.نُحِبُّ أَمِيْرَ أَهْلِ السُّنَّةِ مُحَمَّدْاِلْيَاس الْعَطَّار الْقَادِرِيّ الرَّضَوِيّ (مُدَّظِلُّهُ الْعَالِيْ) .۷ .ضَرَ بَنِيْ وَأَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ.۸.أَصَابَ زَيْدٌ وَأَخْطَأَ عَمْرٌو.۹.حِسَابُ الدُّنْيَا يَسِيْرٌ و حِسَابُ الْاٰخِرَةِ غَيْرُ يَسِيْرٍ .۱۰.كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ .۱۱.أَنَا وَأَنْتَ وَزَيْدٌ أَصْدِقَاءُ. ۱۲.يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ.

سوال2:۔مذکورہ بالا جملوں کا ترجمہ کریں۔
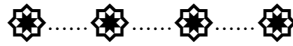
ضرب الأمثال

☆...... مَنْ أَحَبَّ شَيْئاً أَكْثَرَ ذِكْرَه	جو جس سے پیار کرتا ہے اس کو زیادہ یاد کرتا ہے
☆...... لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ	آج کا کام کل پہ نہ چھوڑو
☆...... اَلْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ	حرکت میں برکت ہے
☆...... كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ	جیسی کرنی ویسی بھرنی
☆...... إِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ	وہ کام ہی نہ کر جس پر پچھتانا پڑے

سبق نمبر: 2

﴿......بدل کا بیان......﴾

بدل کی تعریف:

بدل وہ تابع ہے جوخود مقصود بالنسبت ہواوراسکا متبوع بطور تمہید آیا ہو جیسے جَاءَ السلطانُ مَحْمُوْدٌ (سلطان محمود آیا)، اس میں آنے کی اصل نسبت محمود کی طرف ہے جوکہ بدل ہےاور السطان محض تمہیدا لایا گیا ہے۔متبوع کومبدل منہ اورتابع کوبدل کہتے ہیں۔

بدل کی اقسام

بدل کی چاراقسام ہیں۔

۱۔بدلِ کل ۲۔بدلِ بعض ۳۔بدلِ اشتمال ٤۔بدلِ غلط

۱۔بدل کل کی تعریف:

جب بدل اورمبدل منہ دونوں کا مدلول ایک ہوتو ایسے بدل کو بدل کل کہتے ہیں۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ صَدِیْقُکَ.(تیرادوست زید آیا)

۲۔بدل بعض کی تعریف:

جب بدل کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کابعض ہوتو ایسے بدل کو بدل بعض کہتے ہیں۔جیسے أکلتُ البطیخةَ ثُلثَها (میں نے خربوزے کا تیسرا حصہ کھایا)

۳۔بدل اشتمال کی تعریف:

جب بدل مبدل منہ کا نہ کل ہواورنہ جز بلکہ اسکا مبدل منہ سے کچھ تعلق ہو۔

جیسے بَھَرَنی عُمَرُ عَدْلُہٗ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل نے مجھے حیران کردیا)

٤۔بدل غلط کی تعریف:

جب مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کردیا جائے پھر اس غلطی کے ازالے کیلئے جو بدل لایا جائے اسے بدل غلط کہتے ہیں۔جیسے اِشْتَرَیْتُ الْبَرَّایَۃَ الْمِمْحَاۃَ (میں نے شارپنر نہیں بلکہ ربڑ خریدا)۔

بدل کے چند ضروری قواعد:

☆......بدل غلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اسکا صدور سہواً یا خطاً ہوتا ہے۔

☆......مبدل منہ اور بدل میں تعریف وتنکیر کے اعتبار سے مطابقت ضروری نہیں لہذا ایسا ہوسکتا ہے کہ مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ غُلَامٌ لَکَ، یا برعکس جیسے جَاءَ غُلَامٌ لَکَ زَیْدٌ، یا دونوں نکرہ جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ لَکَ.

☆......مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر بھی ہوسکتے ہیں جیسے مذکورہ مثالیں اور اسم ضمیر بھی جیسے زَیْدٌ ضَرَبْتُہٗ اِیَّاہُ یا ایک اسم ظاہر دوسرا ضمیر جیسے مَرَرْتُ بِہٖ زیدٍ. (میں زید کے پاس سے گزرا)

☆......ضمیر متکلم ومخاطب کا بدلِ کل نہیں آتا کیونکہ یہ بہت واضح ضمائر ہیں لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ مررتَ بِی بِزیدٍ ومررتُ بِکَ بِعَمْرٍو. ہاں بدلِ بعض آسکتا ہے جیسے اِشْتَرَیْتُکَ نِصْفَکَ (میں نے تجھے آدھے کو خریدا)، أَوْاِشْتَرَیْتَنِیْ نِصْفِی (تو نے مجھے آدھے کو خریدا)۔

☆......معرفہ کا بدل نکرہ لانے کیلئے نکرہ کی صفت لانا ضروری ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَجُلٍ عَالِمٍ ،بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ .

☆......بدل بعض اور بدل اشتمال دونوں ایک ایسی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے۔عَالَجَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ رَاسَهُ(طبیب نے مریض کے سر کا علاج کیا)

☆......اسم اسم سے، فعل فعل سے،اور جملہ جملے سے بدل بنتا ہے۔اور کبھی کبھی جملہ مفرد سے بھی بدل بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود بدل کی پہچان کریں نیز بتائیں کہ یہ بدل کی کس قسم سے تعلق رکھتا ہے؟

١ . رَأَيْتُ زَيْدًا أَخَاكَ.٢.أَكَلْتُ التُّفَّاحَ الرُّمَّانَ .٣.ضَرَبْتُ السَّارِقَ رَأْسَهُ.٤.صَلَّيْتُ فِي الْمَطْبَخِ الْمَسْجِدِ.٥.اَعْجَبَنِى الرَّجُلُ عِلْمُه. ٦ .خَابَ الْكَافِرُ مَكْرُهُ.٧.زُرْتُ عَالِمًا أُسْتَاذَكَ.٨.يُكَذِّبُ الْمُنَافِقُ بِالْقُرْآنِ اٰيَاتِه.٩.جَاءَ النَّاسُ أَهْلُ مَكَّةَ .١٠.أُتْلُوْا الْقُرْآنَ سُوْرَةَ الْمُلْكِ. ١١ .يَأْكُلُ خَالِدُنِ الطَّعَامَ الْفَطُوْرَ.١٢.أَسْتَيْقِظُ لَيْلاً صَبَاحًا.١٣.مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَجُلٍ ذَكِيٍّ .
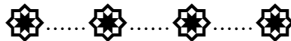
سبق نمبر: 3

﴿......ترخیم واستغاثہ وندبہ کا بیان......﴾

ترخیم کی تعریف:

منادٰی کے آخری حرف کوتخفیف کے لئے گرادینے کوترخیم کہتے ہیں۔اور ایسے منادٰی کومنادٰی مرخم کہتے ہیں۔جیسے یَامَالِکُ سے یَا مَالُ اور یَا حَارِثُ سے یَاحَارُ .

ترخیم کی شرائط:

ترخیم کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔منادٰی مضاف نہ ہو۔

۲۔تین حروف سے زائد ہو۔چنانچہ عُمَرُ میں ترخیم نہیں ہوسکتی۔

۳۔مبنی برضمہ ہو۔

منادٰی مرخم کا اعراب:

ترخیم کے بعد منادٰی کواصل حرکت کے مطابق مضموم بھی پڑھ سکتے ہیں اور اس حرکت کے ساتھ بھی جوفی الحال آخری حرف پر موجود ہے۔جیسے یا فاطمۃؓ کو یا فَاطِمُ اوریافاطِمَ۔

منادٰی کی صورتیں :

منادٰی کی دوصورتیں اور ہیں۔

۱۔استغاثہ ۲۔ندبہ

١۔استغاثہ:

مصیبت کے وقت کسی کو مدد کیلئے نداء کرنا، استغاثہ کہلاتا ہے۔جیسے یَا لَلْقَوِیِّ لِلضَّعِیْف (اے قوت والے ضعیف کی خبر لے) اور جس سے مدد طلب کی جائے اسے مستغاث کہتے ہیں۔ اور جس کے لئے مدد لی جائے اسے مستغاث لہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں قوي مستغاث اور ضعیف مستغاث لہ ہے۔

مستغاث کا اعراب:

١۔ جب مستغاث سے پہلے لام استغاثہ ہوتو مستغاث مجرور ہوتا ہے۔جیسے یَالَلْأَمِیْرِ لِلْفَقِیْرِ.

فائدہ:

یاد رہے کہ لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے[1] بشرطیکہ یہ حرف نداء کے ساتھ ہو ورنہ مجرور ہوگا۔

٢۔کبھی لام استغاثہ کی بجائے مستغاث کے آخر میں الف استغاثہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس وقت مستغاث مفتوح ہوتا کیونکہ الف اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔جیسے یَا مُحَمَّدَا.

٢۔ندبہ:

کسی مردے یا مصیبت پر پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں۔جیسے وَازَیْدُ (ہائے زید)۔جس پر رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔کبھی مندوب کے آخر میں ہائے وقف لگا دی جاتی ہے۔جیسے وَامُصِیْبَتَاہُ (ہائے مصیبت)۔

---

1 ......لام استغاثہ حرفِ جر ہے اسے فتحہ اس لئے دیا جاتا ہے تاکہ مستغاث اور مستغاث لہ میں فرق ہو جائے چنانچہ مستغاث پر لامِ جارہ مفتوح لایا جاتا ہے جبکہ مستغاث لہ پر مکسور۔

تنبیہ:

حرفِ ندبہ واؤ، مندوب کے ساتھ ہی خاص ہے۔ جبکہ یا مناڈی اور مندوب دونوں میں مستعمل ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود منادی مرخم، مستغاث اور مندوب کی پہچان کریں۔

١ . وَامُصِيْبَتَاه.٢ .يَامَنْصُ . ٣ .يَـالَلطَّبِيْبِ لِلْمَرِيْضِ . ٤ .يَامُحَمَّدَا. ٥ .وَامَحْمُودُ. ٦ .يَا حَارُ . ٧ .يَا جعفَ.٨ . يَـا لَلْجَوَادِ لِلْمِسْكِيْنِ.٩ .يَا قَوْمَا. ١٠ .وَا رَجُلاهَ.
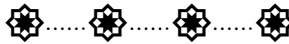
المحاورات

☆...... قَبْلَ الرَّمْيِ يُرَاشُ السَّهْمُ	پہلے تو لو پھر بولو۔
☆...... مَنْ عَزَّ بَزَّ	جس کی لاٹھی اسی کی بھینس۔
☆...... أَنْتَ مَرَّةً عَيْشٌ وَمَرَّةً جَيْشٌ	کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔
☆...... أَلْقِ حَبْلَهٗ عَلٰى غَارِبِه	اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔
☆...... صَرَّحَ الْمَحْضُ عَنِ الزُّبْدِ	دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگیا۔
☆...... اَلدَّرَاهِمُ أَرْوَاحٌ تَسِيْلُ	پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔
☆...... مَنْ سَعٰى رَعٰى	جو پہلے آئے پہلے پائے۔

سبق نمبر:

﴿......اضافت کی اقسام وفوائد......﴾

اضافت کے تفصیلی احکام مرکب اضافی کے بیان میں گزر چکے ۔یہاں اضافت کی اقسام وفوائد ذکر کیے جائیں گے۔

اضافت کی اقسام

تعریف وتخصیص حاصل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اضافت کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔اضافت لفظیہ ۲۔اضافت معنویہ

۱۔اضافت لفظیه :

وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ .

۲۔اضافت معنویه:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف صفت کا صیغہ نہ ہواور اگر ہوتو مضاف الیہ اسکا معمول نہ ہو۔جیسے غُلامُ زَیْدٍ اور کَرِیْمُ الْبَلَدِ۔

تنبیه:

اضافت معنویہ میں مضاف الیہ سے پہلے حروف جارہ من، فی یا لام میں سے کوئی ایک مقدر ہوتا ہے اس اعتبار سے اضافت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔اضافت لامیہ ۲۔اضافت منّیہ ۳۔اضافت فیویہ

۱۔ اضافت لامیہ:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام مقدر ہو، اس صورت میں مضاف الیہ نہ ظرف ہوتا ہے اور نہ ہی مضاف کی جنس سے۔ جیسے کِتَابُ اللّٰہِ، غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں کِتَابٌ لِلّٰہِ اور غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا۔

۲۔اضافت منیہ:

وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مــــن مقدر ہو اس صورت میں مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہوتا ہے۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی) یہ اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّۃٍ تھا۔

۳۔ اضافت فیویہ:

وہ اضافت ہے جسمیں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر فــی مقدر ہو اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف ہوتا ہے۔ جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ (رات کی نماز) اصل میں صَلٰوۃٌ فِی اللَّیْلِ تھا۔

اِضافت کا فائدہ:

اضافت اگر لفظیہ ہو تو تعریف کے بجائے فقط تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یعنی مضاف کے آخر سے تنوین اور نون تثنیہ وجمع گر جاتے ہیں، اور اگر معنویہ ہو تو تعریف وتخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی مضاف الیہ معرفہ ہو تو تعریف کا۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اور اگر نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے غُلَامُ رَجُلٍ

اضافت کے چند ضروری قواعد:

☆......مضاف پر الف لام نہیں آتا لیکن چونکہ اضافت لفظیہ تعریف کا فائدہ نہیں دیتی اس لئے اس اضافت میں مضاف پر الف لام کا دخول جائز ہے۔اسکی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔جب مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔جیسے اَلضَّارِبَا غُلامٍ اور اَلضَّارِبُوْ غُلامٍ.

۲۔جب مضاف الیہ معرف باللام ہو جیسے اَلضَّارِبُ الْغُلامِ.

۳۔جب مضاف الیہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام ہو۔جیسے اَلضَّارِبُ غُلامِ الرَّجُلِ، یہاں اَلضَّارِبُ پر اس لئے الف لام کا دخول جائز ہے کیونکہ اسکا مضاف الیہ غُلامِ معرف باللام اَلرَّجُلِ کی طرف مضاف ہے۔

☆......جب اسم مفرد صحیح یا جاری مجریٰ صحیح کی اضافت یائے متکلم کیطرف کی جائے تو ی پر جزم اور فتحہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔جیسے کِتَابِیْ ،کِتَابِیَ اور دَلْوِیْ ،دَلْوِیَ،اور ایسا لفظ اگر جملے کے آخر میں واقع ہو تو اسکے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے۔جیسے کِتَابِیَه (میری کتاب)حِسَابِیَه(میرا حساب)۔

☆......اگر یائے متکلم کیطرف اسم مقصور یا منقوص یا تثنیہ یا جمع مذکر سالم کی اضافت کی جائے تو اسوقت ی پر فتحہ ہی پڑھا جائے گا،جیسے عَصَایَ،قَاضِیَّ اور مُسْلِمِیَّ.

☆......جب اسمائے ستہ مکبرہ کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی جائے تو محذوف حرف کو نہیں لوٹائیں گے۔جیسے أَبِیْ ،أَخِیْ،وغیرہ

☆......مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ مضاف الیہ اسم ہونے کے ساتھ ساتھ جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے۔جیسے يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (جس دن حساب قائم ہو گا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔درج ذیل جملوں میں موجود اضافت کی اقسام کی پہچان کریں۔

١.مُصَارِعُ الْبَلَدِ.٢.نَاصِرُ مَظْلُوْمٍ.٣.عَبْدُاللّٰهِ.٤.رَسُوْلُ اللّٰهِ. ٥.طِفْلُ زَيْدٍ .٦.حَافِظُ الْقُرْآنِ .٧.صَائِمُ الدَّهْرِ.٨.مُرْسِلُو النَّاقَةِ .٩.نَائِمُ الْلَيْلِ. ١٠.آيَةُ الْقُرْآنِ . ١١.مِفْتَاحُ الْبَابِ. ١٢.صَاحِبُ الرَّأيِ. ١٣.شَدِيْدُ الْمُطَالَعَةِ. ١٤.مَرِيْضُ الْمَالِ. ١٥.مَسْتُوْرُ الْحَالِ .١٦مُسْتَحِقُّ النَّارِ. ١٧.عَذَابُ النَّارِ . ١٨.مُسْلِمُوْ مِصْرٍ . ١٩.دَافِعُ الْبَلاَءِ. ٢٠.مُنَوَّرُالْوَجْهِ. ٢١.قَلَمُ ذَهَبٍ . ٢٢.قِيَامُ الْلَيْلِ. ٢٣.وَرَقُ شَجَرَةٍ.٢٤. غُلاَمِيْ.٢٥ مُسْلِمِي.٢٦ فَمِيْ.

سوال2:۔مذکورہ بالا مرکبات اضافیہ میں اضافت سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟
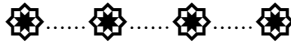
سبق نمبر:

﴿......افعال مدح وذم کا بیان......﴾

وہ افعال جو کسی کی تعریف یا مذمت بیان کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں یہ چار ہیں۔

۱.نِعْمَ ۲.حَبَّذَا ۳.بِئْسَ ٤. سَاءَ

افعال مدح وذم میں فاعل کے علاوہ ایک اور اسم معرفہ آتا ہے جو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ(زید کیا ہی اچھا آدمی ہے)،بِئْسَ الرَّجُلُ خَالِدٌ(خالد کیا ہی برا آدمی ہے)۔ان مثالوں میں اَلرَّجُلُ فاعل جبکہ زَيْدٌ مخصوص بالمدح اور خَالِدٌ مخصوص بالذم ہے۔

حَبَّذَا کے علاوہ ان افعال کے فاعل کی تین صورتیں ہے۔

۱۔معرف باللام ہو۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ.

۲۔یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ غُلامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

۳۔یا اسکا فاعل ضمیر مستتر ہو جسکی تمییز نکرہ منصوب آرہی ہو۔جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ (یہاں نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر هُوَ ہے اور رَجُلاً اسکی تمییز ہے)۔یہ تمییز ابہام کو دور کررہی ہے۔

تنبیہ:

کبھی ضمیر مستتر سے ابہام دور کرنے کیلئے تمییز نکرہ منصوبہ کی بجائے کلمہ مَا (بمعنی شی) کے ساتھ لائی جاتی ہے جیسے اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ یعنی

فَنِعْمَ شَیءٌ ھِیَ (اگر خیرات اعلانیہ دوتو وہ کیا ہی اچھی بات ہے)۔

اِن کی ترکیب:

ان کی ترکیب دوطرح سے کی جاتی ہے۔ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ.

۱۔ نِعْمَ فعل اَلرَّجُلُ فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکرخبر مقدم، زَیْدٌ مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

۲. نِعْمَ فعل اَلرَّجُلُ فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر الگ جملہ فعلیہ۔ زَیْدٌ مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر،مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تنبیہ:

کبھی کبھی مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو بوقت قرینہ حذف بھی کردیا جاتا ہے۔جیسے نِعْمَ الْمَاھِدُوْنَ یہاں نَحْنُ محذوف ہے۔اسی طرح نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ میں ھُوَ محذوف ہےیعنی نِعْمَ الْمَوْلیٰ ھُوَ وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ھُوَ.

افعال مدح وذم کے چند ضروری قواعد:

☆......مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم اکثر فاعل کے بعد آتے ہیں۔اور یہ ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں۔ انکا واحد وتثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے موافق ہونا ضروری ہے۔جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اور نِعْمَ الرَّجُلاَنِ الزَّیْدَانِ۔

☆...... نَعِمَ اور بَئِسَ بروزنِ فَعِلَ دونوں فعلِ ماضی کے صیغے ہیں فاکلمہ کوعین کلمہ (جوکہ حروفِ حلقی ہیں) کی وجہ سے کسرہ دیا گیااور تخفیفا عین کلمہ سے کسرہ

حذف کر دیا گیا۔

نوٹ:

نعم میں چار لغات ہیں: نِعْمَ، نَعْمَ، نَعِم، نِعِمَ لیکن اول سب سے زیادہ فصیح اور مشہور ہے۔

☆...... نِعْم اور بِئْسَ کا فاعل جب اسم ظاہر مونث ہو اگرچہ مونث حقیقی ہو تو ان کے ساتھ کبھی تائے تانیث (جوازاً) لاحق ہوتی ہے اس تا کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے جیسے: نِعْمَ اَوْ نِعْمَتْ فَتَاةُ الْعَمَلِ وَالنَشَاطِ، بِئْسَ اَوْبِئْسَتْ فَتَاةُ الْبَطَالَةِ وَ الخَمُوْلِ.[1] اسی طرح نِعْمَ یا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ (یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے)

☆...... حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اسم اشارہ اسکا فاعل اسکے بعد جو اسم آئیگا وہ مخصوص بالمدح ہوگا، نیز حَبَّذَا میں مخصوص بالمدح کا فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں، چنانچہ حَبَّذَا الْمُجَاهِدُوْنَ کہنا درست ہے۔

☆...... اگر حَبَّذَا سے پہلے نفی آجائے تو یہ ذم کے معنی دینے لگتا ہے جیسے لاحَبَّذَا النَمَّامُ (چغلخور برا ہے)۔

☆...... مخصوص بالمدح یا ذم کو فعل اور فاعل کے درمیان نہیں لا سکتے البتہ فعل پر مقدم کر سکتے ہیں جیسے، زَیْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ، نیز اس صورت میں ایک ہی ترکیب ہوگی۔ کہ مخصوص بالمدح (زَیْدٌ) مبتدا اور مابعد جملہ خبر بنے گا۔

---

1 ...... فتاة العمل والنشاة (کام کاج کرنے والی اور چست لڑکی) فتاة البطالة والخمول (بے کار وست لڑکی)

☆......حَبَّــذَا کے علاوہ بقیہ افعال سے صرف ماضی کے مخصوص صیغے آتے ہیں، جبکہ حَبَّذَا سے کوئی صیغہ نہیں آتا۔

☆......ان افعال کے فاعل کی تمیز ہمیشہ ان سے متأخر ہوتی ہے۔ لہذا رَجُلاً نِعْمَ زَیْدٌ نہیں کہہ سکتے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوا ل نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود افعال مدح وذم اور مخصوص بالمدح والذم کی پہچان کریں۔

١. نِعْـمَ الْوَالِدُ الشَّفِیْقُ ٢. بِئْـسَ الْعَدُوُّ الشَّیْطَانُ ٣. نِعْمَ أَجْرُ الْمُخْلِصِیْنَ ٤. بِئسَ مَصِیْرُ الْمُتَجَبِّرِیْنَ ٥. نِعْمَ الشّجاعُ رَجُلاً یَقُولُ الحقَّ غیْرَ هَیَّابٍ ٦. بِئْسَ الرَّجُلاَنِ الزَّیْدَانِ ٧. لاَحَبَّـذَا الْکَاذِبُ ٨. بِئْسَ رَجُلُ الجُبْنِ و الکِذبِ مُسَیْلِمَةُ ٩. نِعْمَ النَّصِیْرُ ١٠. نِعْمَ الَّذیْ یَصُوْنُ لِسَانَه عمَّا لا یَحْسنُ و بِئْسَ الَّذیْ یَغْتَابُ النَّاسَ ١١. لاَ حَبَّذَا الزَّیْدَانِ ١٢. نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّیْدُوْنَ ١٣. سَاءَ سَبِیْلاً ١٤. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ١٥. بِئْسَ رَفِیْقَا الْجَاهِلُ ١٦. نِعْمَ أُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ١٧. حَبَّذَا الْمُسْلِمُوْنَ. ١٨. نِعْمَ رَجُلُ الْحَرْبِ خَالِدٌ

سوال نمبر 2:۔مذکورہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔
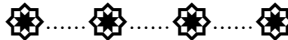
سبق نمبر:

﴿......افعال مُقارَبہ کا بیان......﴾

افعال مُقارَبہ کی تعریف:

وہ افعال جو خبر کو اسم کے قریب کر دیتے ہیں۔ افعال مقاربہ یہ ہیں۔ عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَکَ، یہ بھی افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع کا صیغہ ہوتی ہے کبھی اَنْ کے ساتھ اور کبھی بغیر اَنْ کے جیسے کَرَبَ الماءُ یَجْمُدُ ۔(قریب ہے کہ پانی جم جائے)۔

ترکیب: کَرَبَ الْمَاءُ یَجْمُدُ

کَرَبَ فعل مقاربہ، اَلْمَاءُ اس کا اسم، یَجْمُدُ اس کی خبر، کَرَب فعلِ مقاربہ، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

افعال مقاربہ کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ جو افعال اس بات پر دلالت کرنے کے لیے آئیں کہ خبر کا حصول قریب ہے ان کو افعال مقاربہ کہتے ہیں۔ جیسے کَرَبَ الشِّتَاءُ یَنْقَضِی (قریب ہے کہ سردی ختم ہوجائے) یہ تین ہیں کَرَبَ ،کَادَ اور أَوْشَکَ، کَادَ اور کَرَبَ کی خبر اکثر بغیر أَنْ کے آتی ہے اور أَوْشَکَ کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔

۲۔ وہ افعال کہ جن کی خبر کے حاصل ہونیکی امید ہو ان کو افعال رجاء کہتے ہیں یہ بھی تین ہیں۔ عَسٰی ،حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ جیسے عَسٰی رَبُّکُمْ أَنْ یَّرْحَمَکُمْ

(امید ہے کہ تمہارا رب عزوجل تم پر رحم فرمائے)۔

افعال رجاء کبھی تامہ بھی ہوتے ہیں یعنی صرف فاعل کے ساتھ ملکر جملہ بن جاتے ہیں اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی اس وقت انکا فاعل مصدر مؤول ہوگا جیسے عَسٰی أَن یَّقُوْمَ، اِخْلَوْلَقَ أَن یَّأْتِیَ (امید ہے کہ وہ آجائے)۔ عَسٰی فعل جامد ہے سوائے ماضی کے اس سے کوئی اور صیغہ نہیں آتا اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔ حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ کی خبر کے ساتھ أَنْ کالانا واجب ہے۔ جیسے اِخْلَوْ لَقَ الْمُذْنِبُ اَنْ یَّتُوْبَ (امید ہے کہ گناہ گار توبہ کرلے گا)۔ حَرٰی الْغَائِبُ أَن یَّحْضُرَ (امید ہے کہ غائب حاضر ہوجائے)۔

وہ افعال جو خبر کی ابتداء اور شروع کرنے پر دلالت کرتے ہیں ان کو افعال شروع کہتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ، عَلَقَ، قَامَ، أَقْبَلَ۔ جیسے طَفِقَ الطِّفْلُ یَتَکَلَّمُ (بچہ کلام کرنے لگا)۔ أَخَذَ الِامَامُ أَحْمَدُ رَضَا خَان یُفْتِیْ فِیْ صِغَرِ سِنِّہٖ (امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن چھوٹی سی عمر ہی میں فتوٰی دینے لگے) ان کی خبر بغیر أَنْ کے استعمال ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔درج ذیل کا ترجمہ کریں۔

١ .أَوُشَکَ الْمَطَرُ اَنْ یَّنْقَطِعَ. ٢. یَکَادُ الْعِلْمُ یَکْشِفُ أَسْرَارَ الْکَوَاکِبَ ٣. اَنْشَأَالْطِفْلُ یَبْکِیْ. ٤. جَعَلَ النَّاسُ یَمُوْتُوْنَ مِنَ الْغَلاءِ. ٥. حَرٰی الْغَمَامُ اَنْ یَّنْقَشِعَ. ٦. عَسٰی الْضَیْقُ اَنْ یَّنْفَرِجَ. ٧. اِخْلَوْلَقَ اَنْ یَّثْمُرَ الْبُسْتَانُ. ٨. أَوْشَکَ الْقَوِیُّ اَنْ یَّتْعَبَ. ٩. یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ. ١٠. مَنْ یَرْتَعُ حَوْلَ الْحِمَی یُوْشِکُ اَنْ یُوَاقِعَہٗ. ١١. کَادَ الْبَیْتُ یَسْقُطُ. ١٢. یَکَادُ الْوَقْتُ أَنْ یَخْرُجَ

سوال نمبر2:۔ مندرجہ بالا جملوں میں موجود افعال کی پہچان کریں کہ وہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟
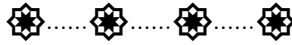
......ضرب الأمثال......

☆...... أَصْلِحْ نَفْسَکَ یَصْلَحْ لَکَ النَّاسُ (تو خود سیدھا ہو جا لوگ سیدھے ہی ہیں)

☆...... یَا طَبِیْبُ طِبَّ نَفْسَکَ (پہلے خود تو سدھر جاؤ)

☆...... إِنَّ النِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّیْطَان (عورتیں شیطان کا جال ہیں)

☆...... مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ تَسْلَمُ مِنَ النَّوَائِب (جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا)

☆...... مَنْ نَهَشَتْهُ الْحَیَّةُ حَذِرَ الرَّسَنَ (سانپ کا کاٹا رسی سے بھی ڈرتا ہے)

☆...... فِیْ سَعَةِ الْأَخْلَاقِ کُنُوْزُ الْأَرْزَاقِ (وسعت اخلاق میں رزق کے خزانے ہیں)

☆...... لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ (ہر مرض کی دوا ہے۔)

سبق نمبر: 7

﴿......اغراء وتحذیر کا بیان......﴾

اغراء کی تعریف:

اغراء کے لغوی معنی ابھارنا، اکسانا، آمادہ کرنا کے ہیں، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد مخاطب کو کسی اچھے و پسندیدہ کام پر آمادہ کرنا یا ابھارنا ہے۔

جس کام کے لئے ابھارا جائے اس کو منصوب ذکر کیا جاتا ہے ۔جیسے اَلاِسْتِقَامَۃَ (استقامت اختیار کرو)، اَلصِّدْقَ (سچ لازم کرو)۔

یہ اصل میں اِلْزَمِ الصِّدْقَ اور اِلْزَمِ الاِسْتِقَامَۃَ تھے۔ان سے پہلے اِلْزَمْ فعل کو محذوف کر دیا گیا۔

تحذیر کی تعریف:

تحذیر کے لغوی معنی ڈرانا، متنبہ کرنا ہیں، جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد مخاطب کو کسی ناپسندیدہ و بری چیز سے ڈرانا اوراس سے بچنے کے لیے متنبہ کرنا ہے ۔جیسے اَلْأَسَدَ، اَلاَسَدَ وغیرہ۔ یہ اصل میں اِحْذَرِ الْأَسَدَ، اِحْذَرِ الْأَسَدَ (شیر سے بچ)۔ تھا پھر اِحْذَرْ فعل کو حذف کر دیا گیا۔

تحذیر کے مفعول کو مُحذَّر منہ اوراغراء کے مفعول کو مُغْرٰی بِہٖ کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثالوں میں اَلاِسْتِقَامَۃَ اور اَلصِّدْقَ مغری بہ ہیں اور اَلْأَسَدَ محذر منہ ہے۔

محذر منہ سے پہلے اِتَّقِ، بَاعِدْ، اِحْذَرْ وغیرہ افعال محذوف نکالے جاتے ہیں

۔ان دونوں کے استعمال کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

۱۔ایک ہی اسم کومکرر ذکر کرنا جیسے اَلصَّبْرَ الصَّبْرَ (صبر کولازم پکڑ)(اغراء کی مثال)۔

اَلشرَّ اَلشرَّ (شر سے بچ)(تحذیر کی مثال)

۲۔اغراو تحذیر کے لیے لائے جانے والے اسموں کوحرف عطف واوَ کے ذریعے ذکر کرنا جائز ہے۔جیسے اَلْعَمَلَ وَ الاِحْسَانَ(کام اوراحسان کولازم کر)،(اغرا کی مثال)۔ اَلْبَرْدَ وَالْمَطَرَ(بارش اورسردی سے بچ)(تحذیر کی مثال)

۳۔جو اسم اغرا وتحذیر کے لیئے لائے جائیں انہیں اکیلے ہی ذکر کرنا۔جیسے أَلاِحْسَانَ (احسان کولازم کر)(اغراء کی مثال)، اَلأَسَدَ (شیر سے بچ)(تحذیر کی مثال)۔

اغراءاورتحذیر کی مثالوں میں پہلی دونوں صورتوں میں فعل کوحذف کرنا واجب ہےاورآخری صورت میں جائز یعنی جب مُغریٰ بہ یامُحذَّر منہ اکیلے مذکورہوں تو ان کے عامل فعل کوحذف کرنا جائز ہے۔

تحذیر کے استعمال کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ محذر منہ سے پہلے ضمیر منصوب منفصل ذکرکردی جاتی ہے۔جیسے اِیَّا کَ وَالظُّلْمَ یہ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ وَ اِحْذَرِ الظُّلْمَ تھا۔

محذر منہ سے پہلے ضمیر ہوتو اسکے استعمال کے تین طریقے ہیں اورتینوں میں فعل کوحذف کرنا واجب ہے۔

۱۔محذر منہ کو واوٴ عاطفہ کے ساتھ ذکر کیا جائے۔جیسے اِیَّا کَ وَالْأَسَدَ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ وَ اِحْذَرِ الْأَسَدَ تھا۔

۲۔محذر منہ مصدر موؤل ذکر کیا جائے جیسے اِیَّـاکَ أَنْ تَـکْسُلَ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْمِنْ أَنْ تَکْسُلَ۔

۳۔محذر منہ کو حرف جر کے بعد ذکر کیا جائے۔جیسے اِیَّـاکَ مِـنَ الشَّرِ اصل میں اِیَّاکَ بَاعِدْ مِنَ الشَّرِّ تھا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیبیں کریں۔

۱. اَلْمُدَاوَمَةَ علی الدَّرسِ، اَلْمُدَاوَمَةَ علی الدَّرس ۲. اَلاِخْلَاصَ ۳. اِنْجازَ الْوَعْدِ ٤. اَلْحَسَدَ ۵.اِیَّاکَ وَالشَّرِیْرَ ٦. اِیَّاکَ وَالرِّیَاءَ ۷. اِیَّاکَ أَنْ تَتْرُکَ الصَّلٰوۃَ ۸.نَاقَةَ اللّٰہِ وَسُقْیَاھَا ۹. اَلْأَسَدَ اَلْأَسَدَ ۱۰ .اِیَّاکُمْ وَالشِّرْکَ ۱۱.اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ ۱۲. اَلْکَلْبَ اَلْکَلْبَ ۱۳. اَلْغِیْبَةَ وَالنَّمِیْمَةَ ۱٤. اَلظَّنَّ وَالْکِذْبَ ۱۵. اِیَّاکَ مِنَ الْکِذْبِ
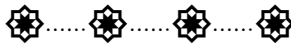
سبق نمبر:

﴿......اشتغال ومشغول عنه کا بیان......﴾

اشتغال کی تعریف:

اشتغال کا لغوی معنی فارغ ہونا ،مصروف ہونا،مشغول ہونا ہے،جبکہ اصطلاح میں جب کسی اسم کے بعد کوئی فعل یاشبہ فعل ہواور یہ فعل یا شبہ فعل اپنے مابعد ضمیر یااس سے متصل اسم میں اسطرح عمل کررہا ہو کہ اگر اسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جائے تو یہ (فعل یا شبہ فعل) ماقبل اسم کونصب دے اس عمل کونحویوں کی اصطلاح میں اشتغال کہتے ہیں،اورفعل یا شبہ فعل سے ماقبل آنیوالے اسم کومشغول عنه کہتے ہیں۔جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُهُ،(میں نے زید کو مارا) زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاهُ(میں نے زید کے بھائی کو مارا) ان مثالوں میں زَیْــدًا مشغول عنه ہے۔اوراسکے مابعد فعل بھی ہے جوضمیر یااس سے متصل اسم میں اس طرح عمل کررہا ہے کہ اگر اسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جائے تو یہ ماقبل اسم کونصب دیگا۔ اصل عبارت اس طرح تھی ضَـرَبْـتُ زَیْدًا ضَرَبْتُهُ اور ضَـرَبْـتُ زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاهُ پھر زَیْدًا سے پہلے ضربت کوحذف کردیا گیا،کیونکہ مابعد فعل اس کی تفسیر بیان کررہا ہے۔اسے اضمار علـی شـریطة التفسیر بھی کہتے ہیں،یہاں پہلے فعل کوحذف کرنا واجب ہے۔ مشغول عنه کے اعراب کی مختلف صورتیں ہیں کبھی رفع واجب کبھی نصب واجب اور کبھی دونوں جائز۔

۱۔رفع واجب:

جب اسم مشغول عنہ سے پہلے ایسے حروف آجائیں جو حروف اسماء ہی پر داخل ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں رفع واجب ہے جیسے دَخَلْتُ الْبُسْتَانَ فَاِذَا الْأَعْدَاءُ أَشَاهِدُهُمْ(میں باغ میں داخل ہوا تو اچانک میں نے دشمنوں کو دیکھا)۔

اس مثال میں اِذا فجائیہ، اَلْأَعْدَاءُ مشغول عنہ سے پہلے آ گیا یہ حرف اسموں پر ہی داخل ہوتا ہے۔لہذا اس صورت میں رفع واجب ہے۔ یہ رفع مشغول عنہ کے مبتداء بننے کی وجہ سے واجب ہے۔اسی طرح لَيْتَمَاالْعِلْمُ حَصَلْتُهُ،اس میں بھی أَلْعِلْمُ پر رفع واجب ہے۔

۲۔نصب واجب:

جب مشغول عنہ سے پہلے ایسے کلمات آجائیں جو صرف افعال ہی پر داخل ہوتے ہیں تو اس صورت میں نصب واجب ہے۔مثلاً کلمات شرط اِنْ، لَوْ، حَيْثُمَا، مَتٰى وغیرہ جیسے اِنْ الْبُسْتَانَ دَخَلْتَهُ فَلا تَقْطَفِ الازهارَ .(اگر تو باغ میں داخل ہو تو کلیوں کو مت توڑنا). حروف تحضیض هَلَّا ، أَلَّا ،لَوْلا َجیسے:۔ هَلَّا ضَعِيْفًا نَصَرْتَهُ (تو نے کمزور کی مدد کیوں نہیں کی)۔

نوٹ :

اگر ہمزہ کے علاوہ کلماتِ استفہام آجائیں تو پھر بھی نصب واجب ہے۔جیسے أينَ الكتابَ وضعتَه.

۳۔رفع و نصب دونوں جائز:

جہاں مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ پائی جائیں وہاں رفع پڑھنا بھی جائز

ہے جیسے مـحـمودٌ دعوتُـه اس صورت میں اسے مبتدا مان لیں گے اور نصب بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے مَـحْـمُـوْداً دَعَوْتُـه اس صورت میں مشغول عنہ سے پہلے فعل محذوف مان لیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود مشغول عنہ کی پہچان کریں نیز مشغول عنہ پر تینوں صورتوں میں سے کون سا اعراب آئے گا؟

١.القمر قدرناه.٢.المريض هل زرته؟.٣.تلميذا ضرب الاستاذ صديقه ٤.السيارة ركبتها. ٥.الشرير اجتنبه. ٦.والله الذنوب لا أرتكبها. ٧.جليسک انصفه.٨.ليتما المال تركته.٩.لولا علم حصلته لهلكت. ١٠.متى عملا تباشره؟ .١١.زَمِيلکَ أكرمتَ والدَه. ١٢.ألا زيارة واجبة تؤديها؟ ١٣.الحيوان ارحمه ،الطيور لا تعذبها،اللهم الشهيد ارحم ١٤. لا الوعد أخلفته ولا الواجب أهملته ١٥. أطائرة ركبتها.
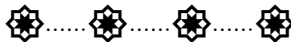
سبق نمبر:

﴿......اسماءاعداد کا بیان......﴾

اسمائے اعداد کی تعریف:

وہ اسماء جن کے ذریعے کسی شے کے افراد کو شمار کیا جائے ان اسماء کو اسماء اعداد کہتے ہیں، جسے شمار کیا جائے اس کو معدود اور تمییز کہتے ہیں۔جیسے،خَمْسَةُ أَقْلامٍ (پانچ قلم)، ثَلاَثَةُ أَنْهَارٍ (تین نہریں). مذکورہ مثالوں میں ثَلاَثَةُ اور خَمْسَةُ اسم عدد اور أَقْلامٍ و أَنْهَارٍ معدود ہیں۔تمام اعداد کی اصل بارہ کلمات ہیں۔ایک سے دس تک کے اعداد اور مِائَةٌ اور أَلْفٌ کو مفرد کہتے ہیں یعنی اکائیاں جیسے أَحَدٌ، اِثْنَانِ، ثَلاَثٌ ،اور مِائَةٌ ،أَلْفٌ وغیرہ۔گیارہ سے انیس تک کے اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ ،اِثْنَا عَشَرَ وغیرہ۔اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد کی اکائیوں اور دہائیوں کے درمیان حرف عطف ذکر کیا جاتا ہے۔اس لئے ان اعداد کو عطف کہا جاتا ہے۔جیسے أَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ ،اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ. عَشْرَةٌ، عِشْرُوْنَ، ثَلاَثُوْنَ ،أَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ تِسْعُوْنَ کو دھائیاں کہتے ہیں۔

اِن کے استعمال کا طریقہ :

وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں اور انکا استعمال قیاس کے مطابق ہوتا ہے۔یعنی اگر موصوف مذکر ہے تو اسکے لئے عدد بھی مذکر لایا جائے گا۔اور

اگر موصوف مونث ہے تو عدد بھی مونث ہی لایا جائے گا، اور واحد ہے تو واحد اور تثنیہ ہے تو تثنیہ۔ جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ.

تین سے دس تک:

تین سے لے کر دس تک کے اعداد کو اضافت کے ساتھ اور خلافِ قیاس استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی معدود مذکر ہو تو عدد مونث لائیں گے، اور اگر معدود مونث ہو تو عدد مذکر لائیں گے۔ جیسے ثَلاَثَةُ رِجَالٍ ، ثَلاَثُ نِسْوَةٍ ، أَرْبَعُ نِسْوَةٍ.

گیارہ سے بارہ تک:

گیارہ اور بارہ کا استعمال مطابق قیاس ہوگا۔ جیسے اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً ، اِحْدٰى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً یعنی اگر معدود مذکر ہو تو دونوں عدد مذکر اور اگر معدود مونث ہو تو دونوں عدد مونث ہونگے۔

تیرہ سے انیس تک:

تیرہ سے انیس تک پہلا جز خلاف قیاس ہوگا، اور دوسرا جز موافق قیاس ہوگا، جیسے ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً ، ثَلٰثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً یعنی تیرہ سے انیس تک معدود اگر مونث ہے تو عدد کا دوسرا جز بھی مونث ہوگا اور پہلا مذکر، اور اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا دوسرا جز مذکر ہوگا اور پہلا مونث جیسا مذکورہ بالا مثالوں میں۔

تمام دہائیاں عِشْرُوْنَ سے لے کر تِسْعُوْنَ تک ہمیشہ مذکر ہی میں رہیں گی، چاہے ان کا معدود مذکر ہو یا مونث جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلاً ، عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً۔

اکیس، بائیس، اکتیس، بتیس، اکتالیس، بیالیس، اکیاون، باون، اکسٹھ، باسٹھ، اکہتر، بہتّر، اکیاسی، بیاسی، اکیانوے، بیانوے کا استعمال موافق قیاس ہوگا، یعنی

اگر معدود مذکر ہے تو پہلا عدد مذکر اور اگر معدود مونث ہے تو پہلا عدد مونث، جیسے أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً ، اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً تیئیس سے انتیس تک،تینتیس سے انتالیس تک اور اسی طرح ننانوے تک استعمال خلاف قیاس ہوگا۔جیسے ثَلاَ ثَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً ، ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً . یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جز مونث اور اگر معدود مونث ہے تو عدد کا پہلا جز مذکر ہوگا۔تین سے لیکر دس تک اور مِأَةٌ، أَلْفٌ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں۔جیسے مِأَةُ كِتَابٍ، أَلْفُ شَهْرٍ، مِائَتَا عَالِمٍ ،أَلْفَا عَالِمَةٍ ، ثَلاَ ثَةُ أَقْلاَمٍ .

معدود (تمییز) کے احکام :

١ ۔ وَاحِدٌاور اِثْنَانِ جب مفرد ہوں تو یہ کسی اسم کی صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں،ان کی تمییز ذکر نہیں کی جاتی۔جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ ،اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، رَجُلاَنِ اِثْنَانِ، اِمْرَأَتَانِ اِثْنَتَانِ

٢۔تین سے لے دس تک اعداد کی تمییز جمع اور مجرور ہوتی ہے۔جیسے ثَلاَ ثَةُ رِجَالٍ.

٣۔گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا جیسے فَازَ ثَلاَ ثَةَ عَشَرَ رَجُلاً (تیرہ شخص کامیاب ہوئے) ثَلاَثَ عَشَرَةَ تِلْمِيْذَةً۔

٤۔مِائَةٌاور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ اور جمع کی تمییز مفرد اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسے مِائَةُ عَامِلٍ (سوعامل)مِائَةُ اِمْرَأَةٍ اور مِائَتَا رَجُلٍ ، مِائَتَا اِمْرَأَةٍ.

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

١ . اِنَّ اِلٰـھَـکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ. ٢. فِـیْ صَـفِّنَا سِتُّوْنَ طَالِبَۃً.٣. اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُـوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَشَھْرًا. ٤. فَـانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا. ٥. یَـا اَبَـتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا.٦. لَیْـلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ. ٧. اَطْـلُـبُ مِنْکَ خَمْسَ مِائَۃِ رُوْبِیَۃٍ لِلشِّرَاءِ .٨.اِشْتَرَیْتُ ھٰذَا الْـکِتَـابَ فِـی ثَـلٰثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ رُوْبِیَۃً. ٩. کَـانَتْ مُدَّۃُ خِلَافَۃِ اَبِـیْ بَـکْـرٍ(رضـی اللہ عنہ) سَنَتَیْنِ وَ ثَلٰثَۃَاَشْھُرٍوَّاَحَدَ عَشَرَیَوْمًا. ١٠. عَـدَدُ الـدُّوَلِ الاسلاَمِیَّۃِ یَـزِیْدُ مِنْ خَمْسِیْنَ دَوْلَۃً. ١١.اُسْتُشْھِدَ فِیْ غَزْوَۃِ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ مُجَاھِدًا. ١٢. اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ ثَلٰثُوْنَ جُزْءً وَّفِیْہِ مِـائَۃٌ وَّ اَرْبَـعَ عَشَرَۃَ سُوْرَۃً مِنْھَا ثَمَانٍ وَّ ثَمَانُوْنَ مَکِّیَۃٌ وَّ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ مَدَنِیَّۃٌ.

سبق نمبر:

﴾......اسمائے افعال کا بیان......﴿

وہ اسماء جن میں فعل کے معنی پائے جائیں لیکن وہ فعل کی علامات کو قبول نہ کریں۔انہیں اسمائے افعال کہتے ہیں۔

اسمائے افعال کی زمانے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔

١۔اسماءالافعال بمعنی ماضی۔　　٢۔اسماءالافعال بمعنی امر حاضر۔

اسماء الافعال بمعنی ماضی :

وہ اسماء جن میں فعل ماضی والا معنی پایا جاتا ہے۔جیسے هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (وہ دور ہوا)۔

اِن کا عمل:

یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں اسمائے افعال بمعنی ماضی مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ .(زید دور ہوا)۔

٢۔ شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَ عُمَرُ،(زید اور عمر جدا ہوئے)۔

٣۔سَرْعَانَ بمعنی أَسْرَعَ جیسے سَرْعَانَ البَاصُّ(بس تیز ہوئی)۔

اسماء الافعال بمعنی امر حاضر :

یہ وہ اسماء ہیں جو فعل امر کا معنی دیتے ہیں۔

اِن کا عمل :

یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔رُوَیْدَ بمعنی اِمْهَلْ (تو مہلت دے) جیسے رُوَیْدَ الْمُخْطِیءَ (تو خطاء کار کو مہلت دے)۔

۲۔بَلْهَ بمعنی دَعْ (تو چھوڑ دے) جیسے بَلْهَ زَیْدًا (تو زید کو چھوڑ دے)۔

۳.حَیَّهَلَ بمعنی اِیتِ (آؤ) جیسے حَیَّهَلَ الثَّرِیْدَ (ثرید کے پاس آؤ)۔

٤۔حَیّ بمعنی اَقْبِلْ ،عَجِّلْ (آؤ،جلدی کرو) جیسے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (نماز کی طرف آؤ)۔

٥۔ دُوْنَکَ بمعنی خُذْ (پکڑ) جیسے دُوْنَکَ الْقَلَمَ (قلم پکڑو)۔

٦۔عَلَیْکَ بمعنی اِلْزَمْ (لازم پکڑو) جیسے عَلَیْکَ الصِّدْقَ (سچ اختیار کر)۔

۷۔هَا[1] بمعنی خُذْ (پکڑو) جیسے هَا الْمِسْطَرَ (اسکیل پکڑو)۔

۸۔اٰمِیْنَ بمعنی اِسْتَجِبْ (تو قبول کر) جیسے اللّٰهُمَّ اٰمِیْنَ (اے رب قبول فرما)

۹۔ هَاتِ بمعنی أَعْطِ (تو دے) جیسے هَاتِ زَیْدًا الْقَلَمَ (تو زید کو قلم دے)۔

۱۰۔ هَلُمَّ بمعنی اٰت بہ (لاؤ) جیسے هَلُمَّ الْکِتَابَ (کتاب لاؤ) اور هَلُمّ بمعنی أَقْبِلْ (آؤ) جیسے هَلُمّ اِلَی الدَّرْس (درس کی طرف آؤ)۔

نوٹ:

کچھ ایسے کلمات بھی ہیں جن میں فعل مضارع والا معنی پایا جاتا ہے اور یہ سب مبنی بر سکون ہوتے ہیں، اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں۔جیسے قَدْ، قَطْ، زَہْ،أُفْ.

1 ......اس سے واحد تثنیہ اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں. هاء ،هاء ا،هاء وا .اسی طرح هَاتِ سے بھی جیسے: هَاتِ، هَاتِیَا، هَاتُوا۔

۱. قَدْ، قَطْ، بمعنی یَکْفِیْ (کافی ہے) ۲.زَهْ بمعنیٰ أَسْتَحْسِنُ (میں پسند کرتا ہوں) ۳.اُف بمعنیٰ أَکْرَهُ (میں ناپسند کرتا ہوں)۔

ترکیب: رُوَیْدَ زَیْدًا

رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف اس میں أَنْتَ ضمیر فاعل زَیْدًا مفعول رُوَیْدَ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: هَیْهَاتَ زَیْدٌ

هَیْهَاتَ اسم فعل بمعنی ماضی زَیْدٌ اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے افعال کا استعمال کیا گیا ہے آپ انہیں پہچان کر بتائیں کہ یہ ماضی، مضارع یا امر میں سے کس معنی میں استعمال ہوئے ہیں؟

۱.هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ. ۲.شَتَّانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ. ۳.سَرْعَانَ فَرِیْدٌ. ٤.حَیْهَلَ الْمَاءَ. ٥.بَلْهَ غُلامًا. ٦.عَلَیْکَ الرِّفْقَ. ٧.اٰمِیْنَ بِجَاهِ النَّبِیِّ الاَمِیْن. ٨.هَاتِ الْمَاءَ. ٩.هَا یَدِیْ. ١٠.دُوْنَکَ الْخُبْزَ الْمُطَبَّقَ. ١١.اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا. ١٢.هَلُمَّ الطَّعَامَ. ١٣.عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ.

❁......❁......❁......❁
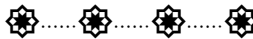
سبق نمبر:

﴿......کلمات شرط کا بیان......﴾

ایسے کلمات جو شرط کے معنی دیں اور دو جملوں پر داخل ہوں ان کلمات کو کلمات شرط کہا جاتا ہے۔ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں جیسے: اِنْ تَجتَهِدْ تَجِدْ (اگر تم محنت کرو گے تو پالو گے)۔

فعل کو جزم دینے یا نہ دینے کے اعتبار سے کلمات شرط کی دو قسمیں۔

۱۔جازمہ ۲۔غیر جازمہ

۞......۱۔جازمہ:

کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جو دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں اور اگر وہ مضارع ہوں تو ان کو جزم دیتے ہیں۔ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ تَسُقِ الْجَوَّالَةَ سَامِعَانِ الْجَوّالَ تَصْطَلُدِمْ (اگر تم فون سنتے ہوئے موٹر سائیکل چلاؤ گے تو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا)۔

یہ کلمات درج ذیل ہیں۔

۱۔مَتٰی، ۲۔اَیُّ، ۳۔ مَنْ، ٤۔مَا، ٥۔ اَنّٰی، ٦۔اَیْنَمَا، ۷۔ مَهْمَا، ۸۔ اِذْمَا، ۹۔حَیْثُمَا

ان کے معنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆......۱۔ مَنْ:

یہ ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے مَنْ یَّجْتَھِدْ یَفُزْ (جوکوشش کرے گا وہ کامیاب ہوگا)۔

☆...... ۲۔ مَا:

یہ غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَا تَفْعَلْ خَیْرًا تَفْرَحْ (تو جو اچھائی کرے گا خوش ہوگا)۔

☆...... ۳۔ اَیٌّ:

یہ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے أَیُّ کِتَابٍ تَقْرَاءْ أَقْرَءْ (تو جو کتاب پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا)۔

☆...... ٤۔ مَتٰی:

یہ زمان کیلئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

☆...... ۵۔ مَھْمَا:

یہ ظرف زمان ہے۔ جیسے مَھْمَا تَقْرَءْ أَقْرَءْ (جب تو پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا)۔

☆...... ٦، ۷، ۸، انی ، اینما ، حیثما:

یہ تینوں مکان کیلئے آتے ہیں۔ جیسے أَنّٰی تَأْکُلِ الْمُشَبَّکَ اٰکُلْ ھُنَاکَ (جہاں تو جلیبی کھائے گا وہاں میں کھاؤں گا)۔ أَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر بھی منہ کرو، خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے) حَیْثُمَا تَجِدِ الْمَنْطِقَ تَجِدِ الرُّوحَ وَالعَقْلَ وَالاسْتِطَاعَةَ (جہاں تو نطق پائے گا، وہیں روح، عقل اور استطاعت پائے گا)۔

☆...... ۹۔ اِذمَا:

یہ ظرف زمان ہے اور جب کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اِذْمَا تَعْصِ

اللّٰہَ یَسْوَدَّ قَلْبُکَ (جب تو اللہ کی نافرمانی کرے گا، تو تیرا دل کالا ہو جائے گا)۔

۲۔غیر جازمہ:

وہ کلمات جو شرط کا معنی دیتے ہیں لیکن فعل مضارع کو جزم نہیں دیتے انہیں غیر جازمہ کہتے ہیں۔ یہ سات ہیں۔

۱۔لَوْ(اگر)۲۔ أَمَّا(بہرحال)۳۔ لَوْلاَ(اگر نہ) ٤. کُلَّمَا(جب بھی) ٥۔ اِذَا(جب)٦۔ لَوْمَا(اگر نہ) ۷۔لَمَّا(جب)۔

اِن کی تفصیل درج ذیل ہے :

☆......لَوْ:

یہ اس بات کے اظہار کیلئے آتا ہے کہ شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جزاء بھی نہیں پائی جارہی ہے۔جیسے لَوْ کُنْتُ أَعْمَلُ لَفُزْتُ (اگر میں عمل کرتا تو ضرور کامیاب ہو جاتا)۔

☆......أَمَّا:

یہ اسم پر اس لئے داخل ہوتا ہے تا کہ شرط کے معنی کی تفصیل بیان کرے اس کے جواب پر فاء کا داخل کرنا لازم ہے۔جیسے لِزَیْدٍ صَدِیْقَانِ أَمَّا أَحَدُھُمَا فَصَالِحٌ وَأَمَّا ثَانِیْھِمَا فَشُجَاعٌ.

☆......لَوْلا، لَوْمَا:

یہ دونوں کلمات اس بات کے اظہار کیلئے آتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزاء نہیں پائی جارہی انکے بعد والا اسم ہمیشہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع

ہوگا۔اوراس کی خبر وجوبا محذوف ہوگی،اس کا جواب اگر ماضی ہوتواس پر لام کا داخل کرنا جائز ہےورنہ نہیں۔جیسے لَوْلاَ الْأُسْتَاذُ مَافَهِمْتُ الدَّرْسَ(اگراستاذ نہ ہوتا تو میں سبق نہ سمجھتا)اس مثال میں الْأُسْتَاذُ کے بعد مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔ لَوْمَا الْقِصَاصُ لَعَمَّتْ اِرَاقَةُ الدِّمَاءِ ،(اگر قصاص نہ ہوتا تو خون بہانا عام ہوجاتا) اس مثال میں القِصاصُ کے بعد مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔

☆......**كُلَّمَا:**

یہ معنی کے تکرار کا فائدہ دیتا ہے اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے اور یہ ظرف زمان ہے۔جیسے كُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ(جب جب ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ عزوجل نے اسے بجھادیا)۔

☆......**اِذا:**

یہ بھی ظرف زمان ہے اور یہ مستقبل کیلئے آتا ہے اوراس کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے۔چاہے لفظا ہو یا تقدیرا۔جیسے اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے)۔

☆......**لَمَّا:**

یہ ظرف زمان ماضی کیلئے آتا ہے۔اوراس کے ساتھ ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے۔ جیسے لَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ ظَهَرَ الْحَقُّ (جب قرآن نازل ہوا تو حق ظاہر ہوگیا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال1: ۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

١ .لَوْلاَ عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ .٢ .وَأَمَّاالْیَتِیْمَ فَلاَ تَقْهَرْ .٣ .لَوْ شِئْتَ لَوَجدتَّ. ٤ .کُلَّمَا لَقِیْتُ زَیْدًا فَرِحَ. ٧ .اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا. ٨ .لَمَّا رَأَیْتُهُ خَافَ . ٩ .مَنْ تُحِبُّ أُحِبَّ . ١٠ .مَا تَفْعَلْ تُفْعَلْ . ١١ .أَیُّ رَجُلٍ تَنْصُرْاَنْصُرْ . ١٢ .مَتٰی تَسْکُتْ أَسْکُتْ. ١٣ .مَهْمَا تَصُمْ أَصُمْ . ١٤ . أَیْنَمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

سوال2: ۔مندرجہ ذیل کلمات شرط کو جملوں میں استعمال کریں۔

١ . أَمَّا . ٢ .مَتٰی . ٣ .لَوْلاَ . ٤ .لَوْمَا. ٥ .کُلَّمَا. ٦ .اِذَا. ٧ .مَهْمَا. ٨ .لَمَّا. ٩ . مَنْ . ١٠ . مَا.

❁......❁......❁......❁

ضرب الأمثال

☆...... ویُقال فیمن یَغْتَرُّ بمَنْ لا خیر فیه ولا نَفْعَ یُرْجَی لدیه: (یَسْتَسْمِنُ ذَا وَرَمٍ).

☆...... لا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ.

☆...... ویقال لمن یَتْرُکُ العملَ زاعماً أَنَّ التوکُّلَ علی اللّٰه یَکفیه، ما قال الرسول صلی اللّٰه علیه وسلّم للأعرابی حین سأله: أ أَعْقِلُ ناقتی یا رسول اللّٰه أم أتوکّل: اِعْقِلْهَا وَتَوَکَّلْ.

☆...... لأذهبنّ فإمّا هلک وإمّا ملک.

سبق نمبر: 2

﴿......ظروف مبنیہ......﴾

وہ اسماء جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا زمانے پر دلالت کریں۔انہیں اسمائے ظروف کہا جاتا ہے۔جیسے یَوْمُ، قَبْلُ، بَعْدُ وغیرہ۔ظروف معرب بھی ہوتے ہیں اور مبنی بھی۔

جن ظروف کا آخر عامل کے تبدیل ہونے کی وجہ سے تبدیل ہو جائے انہیں معرب کہتے ہیں اور جن کا آخر تبدیل نہ ہوانہیں مبنی کہتے ہیں۔معرب کی مثال:۔ جیسے جَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (وہ جمعہ کے دن آیا)۔

ظروف جو مبنی ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

١. اِذْ ٢. اِذَا ٣. اَنّٰی ٤. مَتٰی ٥. أَيَّانَ ٦. مُذْ ٧. مُنْذُ ٨. لَدٰی ٩. لَدُنْ ١٠. أَيْنَ ١١. كَيْفَ ١٢. أَمْسِ ١٣. قَطُّ ١٤. عَوْضُ ١٥. حَيْثُ ١٦. اسمائے جہات ستہ

١۔اِذ:

یہ ظرف زمان ہے بمعنی جب اور یہ زمانہ ماضی کیلئے آتا ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو اس کے بعد جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی۔اور ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔جیسے ضَرَبْتُهٗ اِذْ ضَرَبَنِیْ (جب اس نے مجھے مارا تو میں نے اسے مارا)۔

۲۔اذا:

یہ بھی ظرف زمان ہے بمعنی جب اور یہ زمانہ مستقبل کیلئے استعمال ہوتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو اس کے بعد فعل کا ہونا اسوقت ضروری ہے جب یہ شرط کے معنوں میں ہو۔جیسے اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا۔ اِذَا جب مفاجات کیلئے استعمال ہوتو اس کے مابعد جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری ہے۔جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا تو اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

۳۔اَنّٰی:

یہ ظرف مکان کیلئے استعمال ہوتا ہے بمعنی جہاں اور اس کو استفہام کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ظرف زماں کی مثال:أَنّٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی وہاں بیٹھوں گا) استفہام کی مثال: أَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ ؟(میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟)۔

٤۔مَتٰی:

یہ ظرفِ زمان ہے بمعنی جس وقت خواہ زمانہ ماضی ہو یا مستقبل کبھی استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔خواہ بڑی شے کے بارے میں سوال کیا جائے یا چھوٹی شے کے متعلق اور کبھی شرط کیلئے آتا ہے۔جیسے مَتٰی تَقْرَءُ؟ (تو کب پڑھے گا) (استفہام) مَتٰی تَصُمْ أَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا)(شرط)۔

۵۔ أَیَّانَ:

یہ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے بمعنی کب۔اور عظیم امور کے متعلق دریافت کرنے

کیلئے آتا ہے۔ جیسے أَيَّانَ الْقِتَالُ (جہاد کب ہوگا)۔

٦، ٧۔ مُذْ مُنْذُ:

یہ دونوں کبھی تو کسی کام کی ابتدائی مدت بتانے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے مَارَأَيْتُهُ مُذْ، مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور کبھی پوری مدت بتانے کیلئے آتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے بعد کسی ایسے عدد کا ہونا ضروری ہے جو پوری مدت پر دلالت کرے۔ جیسے مَارَأَيْتُهُ مُذْ ، مُنْذ يَوْمَيْنِ (میں نے اسے پورے دو دن سے نہیں دیکھا)۔

٨، ٩۔ لَدٰى ، لَدُنْ:

یہ عِنْدَ کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں ۔أَلْكِتَابُ لَدٰی لَدُنْ زَيْدٍ. عِنْدَ اوران میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب شے پاس موجود ہو اور عِنْدَ کا استعمال دونوں صورتوں میں ہوتا ہے خواہ اس وقت چیز پاس ہو یا کہیں اور۔

١٠۔ أَيْنَ:

یہ سوال اور شرط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ أَيْنَ زَيْدٌ؟ (زید کہاں ہے؟) أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں آپ بیٹھیں گے وہاں میں بھی بیٹھوں گا)۔

١١۔ كَيْفَ:

یہ حالت دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے كَيْفَ أَنْتَ ؟ (آپ کیسے ہیں؟)۔

۱۲۔أَمُسِ:

أَمُسِ اگر بغیر الف لام ہوتو اس سے مراد گزرا ہوا کل ہوتا ہے اور اگر الف لام کے ساتھ ہوتو اس صورت میں گزرے ہوئے دنوں میں سے کوئی سا بھی مراد لے سکتے ہیں، اس وقت یہ معرب ہوگا اور جب یہ بغیر الف لام کے ہوتو اس وقت یہ لفظا مبنی بر کسر ہوگا اور مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہوگا۔جیسے جِئتُ أَمُسِ (میں گزرے ہوئے کل آیا) ،جِئتُ الأَمُسَ (میں کل آیا).

۱۳۔قَطُّ:

یہ گزرے ہوئے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے مَاضَرَبْتُهٗ قَطُّ(میں نے اس کو گزشتہ زمانے میں کبھی نہیں مارا)۔

۱٤۔عَوُضُ:

یہ آنے والے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے لاَ أَضُرِبُهٗ عَوُضُ (میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا)۔

۱۵۔حیث:

یہ اکثر ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے خواہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔جیسے اِقُرَءُ حَیثُ زَیُدٌ یَقُرَءُ (تو اس جگہ سے پڑھ جہاں زید پڑھ رہا ہے)

۱٦۔اسمائے جهات سته:

وہ اسماء جو سمتوں پر دلالت کرتے ہیں انہیں اسماء جہات ستہ کہتے ہیں۔اور یہ چھ ہیں، جیسے قَبُلُ (پہلے)،بَعُدُ (بعد میں)،تَحتُ (نیچے)،فَوُقُ (اوپر)،قُدَّامُ (آگے) خَلُفُ (پیچھے)۔

☆......اگر یہ اسماء مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ لفظا محذوف ہو اور معنی ذہن میں موجود ہو تو اس صورت میں یہ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں۔ جیسے أَمَّا بَعْدُ، زَيْدٌ فَوْقُ (زید اوپر ہے)

☆......اگر یہ اسماء اضافت کے بغیر استعمال ہوں تو معرب ہونگے جیسے جِئْتُكَ قَبْلاً، اور اگر یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ لفظا مذکور ہو جب بھی یہ معرب ہونگے جیسے جَاءَ زَيْدٌ قَبْلَ خَالِدٍ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں ظروف کا استعمال کیا گیا ہے آپ ظروف مبنیہ اور معربہ کو الگ الگ کریں۔

١.اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ. ٢.مَتٰى تَذْهَبُ أَذْهَبُ. ٣.جِئْتُ اِذْ زَيْدٌ قَائِمٌ ٤.نَصَرْتُكَ اِذَا ضَرَبَكَ . ٥.مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ. ٦.أَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ؟. ٧.أَيَّانَ يَوْمُ الْجَزَاءِ؟. ٨.مَازُرْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ٩.مَارَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ١٠.أَيْنَ كَرِيْمٌ؟. ١١.أَيْنَ تَذْهَبُ أَذْهَبُ. ١٢.كَيْفَ حَالُكَ؟. ١٣.أَكَلْتُ أَمْسِ. ١٤.مَارَأَيْتُهُ قَطُّ. ١٥.لاَ أُكَلِّمُهُ عَوْضُ. ١٦.جَاءَ زَيْدٌ مِنْ قَبْلُ . ١٧.جَلَسْتُ تَحْتُ. ١٨.قَامَ زَيْدٌ بَعْدَ عَمْرٍو . ١٩.اَلْأَمْرُ فَوْقَ الْأَدَبِ. ٢٠.قَامَ الْمُقْتَدِىْ خَلْفَ الإِمَامِ.

سوال2:۔مندرجہ ذیل ظروف مبنیہ کن کن معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

١.أَنّٰى. ٢.أَيَّانَ. ٣.لَدٰى . ٤.كَيْفَ . ٥.أَيْنَ. ٦.أَمْسِ . ٧ . قَطُّ. ٨.حَيْثُ. ٩.مَتٰى. ١٠.عَوْضُ.
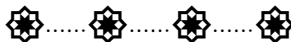
سبق نمبر: 3

﴿......کلمات استفہام کا بیان......﴾

کلمات استفہام کی تعریف:

استفہام کے لغوی معنی سوال کرنا، پوچھنا ہے، جبکہ اصطلاح میں کلمات استفہام سے مراد وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ کلمات استفہام دو قسموں پر ہیں۔

۱۔ حروف استفہام   ۲۔ اسمائے استفہام

......۱۔ حروف استفہام:

حروف استفہام دو ہیں۔   ۱. "أ"   ۲. "هل"

۱۔: ہمزہ (أ)

ہمزہ کبھی استفہام کیلئے آتا ہے اور کبھی استفہام انکاری [1] کیلئے۔ استفہام کی مثال أَأَنْتَ يُوسُفُ؟ (کیا تم یوسف ہو؟) استفہام انکاری کی مثال۔ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا۔ (کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے)

۲۔ ھل:

دوسرا حرف استفہام ھل ہے اسکی مثال هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ؟ (کیا تمہارے پاس کتاب ہے؟)

---

1 ......وہ ہمزہ جو استفہام انکاری کیلئے آتا ہے۔ اگر اس ہمزہ کے بعد فعل مثبت ہوتو یہ ہمزہ نفی کا معنی دیتا ہے۔ جیسے مذکورہ بالا مثال۔

ترکیب: هَلْ عِنْدَکَ کِتَابٌ؟

هَلْ حرف استفہام عِـنْـدَ مضاف ،کَ ضمیر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر مقدم کِتَابٌ مبتدا موخر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

❁...... ۲۔اسمائے استفہام کی تفصیل:

اسماءاستفہام گیارہ ہیں۔

۱ .مَنْ .۲.مَا .۳.أَیُّ.٤.أَیَّةُ.٥.مَاذَا .٦.کَمْ .۷.کَیْفَ. ۸.مَتٰی .۹.أَیْنَ.۱۰.أَنّٰی .۱۱. أَیَّانَ.

۱۔مَنْ: ذوی العقول کے لیےآتا ہے۔جیسے مَنْ ضَرَبْتَ؟ (تونے کس کو مارا؟) مَنْ اَکَلَ هٰذَا الطَّعَامَ؟ (یہ کھانا کس نے کھایا؟)

۲۔ مَا: غیر ذوی العقول کے لیےآتا ہے جیسے مَافِیْ یَدِکَ؟(تیرے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟)۔

ترکیب : مَافِیْ یَدِکَ؟

اس کی ترکیب اس طرح ہوگی مَا بمعنیٰ أَیُّ شَیْءٍ مبتدا فِیْ حرف جار یَدِ مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور،جار مجرور ثَابِتٌ متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر،مبتدا،خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

۳،٤۔ اَیٌّ ، اَیَّةٌ:

یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے أَیُّ الْبِلاَدِ أَحْسَنُ؟(کونسا شہر زیادہ اچھا ہے؟)

ترکیب: أَیُّ الْبِلاَدِ اَحْسَنُ؟

أَیُّ مضاف أَلْبِلاَدِ مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا أَحْسَنُ صیغہ اسم تفضیل ھُوَ ضمیر فاعل،اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر،مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ :

أَیٌّ ،أَیَّۃٌ معرب ہیں باقی تمام اسمائے استفہام مبنی ہیں۔

۵۔ ماذا:

یہ أَیُّ شَیْءٍ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے مَاذَا تَفْعَلُ فِی ھٰذِہِ الأَیَّامِ ؟ (تم آج کل کیا کر رہے ہو؟)

٦۔کم:

اس سے عدد مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اس کی تمییز مفرد اور منصوب ہوگی جیسے کَمْ أَخًا لَکَ؟(تیرے کتنے بھائی ہیں؟) کم خبر یہ بھی ہوتا ہے۔اور اسکی تمییز مجرور ہوتی ہے۔جیسے کَمْ کِتَابٍ عِنْدَکَ (تیرے پاس بہت کتابیں ہیں)۔

۸،۷۔ این وانی:

یہ دونوں ظرف مکان کیلئے آتے ہیں۔ان کے ذریعے کسی جگہ یا مکان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔اوران کے بعد کسی اسم یا فعل کا ہونا ضروری ہے۔جیسے أَیْنَ زَیْدٌ (زید کس جگہ ہے)۔أَنّٰی تَجلِسُ ؟ (تو کہاں بیٹھے گا)۔کبھی کبھی أَنّٰی کَیْفَ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ ؟(میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟)۔

۹۔کیف:

یہ کسی کی حالت کے متعلق سوال کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے

كَيُفَ أَنُتَ ؟(آپ کیسے ہے؟)۔

۱۰، ۱۱۔ متی، ایان:

یہ دونوں وقت کی تعیین کیلئے سوال کرتے وقت استعمال ہوتے ہیں جیسے مَتٰی تَـذُهَـبُ؟ (تو کب جائے گا؟) مَتٰی کے ذریعے امور عظیمہ اور صغیرہ دونوں کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے۔اور أَيَّـانَ سے زمانہ مستقبل میں امور عظیمہ کے متعلق ہی سوال کیا جاتا ہے۔جیسے أَيَّـانَ يَـوُمُ الـدِّيُـنِ (یوم جزا کب ہوگا)۔اسماء استفہام ترکیب کلام میں فاعل ،مبتدا مفعول فیہ ،مفعول بہ واقع ہوتے ہیں ۔مگر حروف استفہام کا اعراب میں کوئی محل نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں کلمات استفہام استعمال ہوئے ہیں ان کو پہچان کران کا معنی بتائیں۔

۱.مَـنُ أَبُـوُکَ ؟.۲.أَزَيُـدٌ قَـائِـمٌ ؟.۳.أَلَـمُ نَشُـرَحُ لَکَ صَدُرَکَ؟. ٤.هَـلُ يَسُتَوِیُ الأَعُمٰی وَالُبَصِيُرُ؟.۵.مَـادِيُنُکَ؟.٦.أَیُّ الُـفَـرِيُقَيُنِ مُصِيُبٌ؟.۷.مَـاذَا اسُمُکَ؟.۸.کَمُ رِجُلاً لَکَ؟.۹.کَيُفَ أَنُـتَ؟.۱۰.مَتٰـی هٰـذَا الُـوَعُـدُ؟. ۱۱.أَيُـنَ زَيُـدٌ؟ .۱۲.أَنّٰـی تَقُرَءُ؟.۱۳.أَيَّانَ مُرُسٰهَا؟.

❁……❁……❁……❁
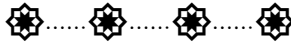
سبق نمبر:

﴿......اَنْ مقدرہ کا بیان......﴾

چند حروف ایسے ہیں کہ جن کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے۔ان میں سے کہیں اَنْ کا مقدر کرنا جائز اور کہیں واجب ہے۔مندرجہ ذیل جگہوں پر أَنْ کو مقدر کرنا واجب ہے۔

۱۔حتی کے بعد:

حَتّٰـــی اگر''یہاں تک کہ'' کے معنی میں ہو تو اس وقت أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے جیسے اَلْزَمُ الْدَوَاءَ حَتّٰی یَتِمَّ شِفَائِیْ (میں دوا کو لازم کرلوں گا یہاں تک کہ مجھے شفاء مل جائے)

۲۔لام جحود کے بعد:

جب کَـــانَ منفی یا اس کے مشتقات کے بعد لام جحو د آئے تو اس وقت لام جحو د کے بعد أَنْ کو مقدر کرنا واجب ہے۔جیسے **مَا کَـانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ** ، لام جحو د انکار کی تاکید کیلئے آتا ہے۔

۳۔ اَوْ کے بعد:

جب أَوْ ''اِلٰـــــی'' یا ''اِلَّا'' کے معنی میں ہو تو اسوقت بھی أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔جیسے اِسْتَمِعْ کَلاَمَ الْأُسْتَاذِ بِالتَّوَجُّهِ أَوْ یَتِمَّ کَلامُهٗ (تو استاد کا کلام توجہ سے سن یہاں تک کہ ان کی بات مکمل ہوجائے)اس مثال میں أَوْ ،اِلٰـی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔لَأَلْزَمَنَّکَ أَوْ تُؤْتِیَ مَالِیْ (میں تجھے لازم پکڑلوں گا مگر

یہ کہ تو میرا مال دیدے)۔اس مثال میں أَوْ اِلَّا کے معنی میں ہے۔

٤۔ فاء سببیہ کے بعد:

جب فاء سببیہ سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عرض، نفی اور تحضیض میں سے کوئی آجائے تو اس وقت بھی ان مقدر کرنا واجب ہے۔مگر شرط یہ ہے کہ اسکا ماقبل مابعد کیلئے سبب بن رہا ہو۔

بالترتیب مثالیں مذکور ہیں :

١۔امر:۔ اِئْتِنِیْ فَاُکْرِمَکَ (مجھے دے تا کہ اس سبب سے میں تیری تعظیم کروں)۔

٢۔نہی:۔ لَاتَظْلِمُوْا عَلَى النَّاسِ فَتَدْخُلُوْا فِی النَّارِ (لوگوں پر ظلم نہ کرو کہ اس سبب سے تم دوزخ میں جاؤ)۔

٣۔استفہام:۔ أَیْنَ صَدِیْقُکَ فَأُصَافِحَ (تمھارا دوست کہاں ہے میں مصافحہ کروں)۔

٤۔تمنی:۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ أَجْتَهِدُ فَأَفُوْزَ (کاش میں محنت کرتا تا کہ کامیاب ہو جاتا)۔

٥۔عرض:۔ أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ خیر کو پہنچ جاؤ)۔

٦۔نفی:۔ لَمْ یُحَصِّلْ عِلْمَ الدِّیْنِ فَیَصِیْرَ عَالِمًا (اس نے علم دین حاصل نہ کیا کہ عالم بنتا)۔

۷۔ترجی:۔لَعَلَّ زَیْدًا یَرْحَمُنِیْ فَأُحِبَّہٗ(امید ہے کہ زید مجھ پر رحم کرے تو میں اس سے محبت کرنے لگوں)

۵۔واؤ معیت کے بعد:

وہ واؤ جو معیت کے معنی میں ہو اس کے بعد بھی أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔ واؤ معیت سے مراد وہ واؤ ہے جو مابعد اور ماقبل کو ایک ہی زمانہ میں جمع کرنے کیلئے آتی ہے۔ واؤ معیت کے بعد أَنْ مقدرہ اسی صورت میں ہوگا۔جبکہ واؤ سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی وغیرہ ہوں۔جیسے: لاَ تَأْمُرْ بِالاِحْسَانِ وَتَظْلِمَ(احسان کا حکم نہ کر اسطرح کہ ساتھ ساتھ ظلم بھی کرے)۔

لام کَیْ کے بعد:

مذکورہ بالا صورتوں میں أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔اوراگر لامِ کَیْ آجائے تو اس کے بعد أَنْ مقدر کرنا جائز ہے واجب نہیں اس لام کو لام تعلیل بھی کہتے ہیں اور یہ ماقبل کا سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے ذَھَبْتُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ لِأُحَصِّلَ عِلْمَ الدِّیْنِ یہاں اگر أَنْ کو ظاہر کردیا جائے تو یہ بھی جائز ہے جیسے ذَھَبْتُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ لِأَنْ أُحَصِّلَ عِلْمَ الدِّیْنِ.

جو اَنْ ظنَّ کے بعد واقع ہو اور أَنْ مشددہ سے مخفف ہو تو وہ مابعد فعل کو نصب نہیں دیتا جیسے ظَنَنْتُ أَنْ سَیَقُوْمُ اور اگر یہ أَنْ مصدریہ ہو تو نصب دیتا ہے جیسے ظَنَنْتُ أَنْ تَفُوْزَ.

☆......اور جو أَنْ عِلْمٌ یا اس کے مشتقات کے بعد آئے وہ اَنْ نصب نہیں

دیتا جیسے عَلِمَ أَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی وغیرہ یہاں نصب اس لیے نہیں دیا کیونکہ یہ أَنْ مشددہ سے مخفف ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں ان مقدرہ کی نشاندہی فرمائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ کہاں أَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے اور کہاں جائز ہے؟

١ .جِئْتُ لِأُحَصِّلَ الْعِلْمَ. ٢ .مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَأَنْتَ فِیْھِمْ. ٣ .یُعَاقَبُ الْمُجْرِمُ أَوْیَعْتَذِرَ. ٤ .صَلِّ النَّفْلَ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ. ٥ .أَکْرِمْنِیْ فَأُکْرِمَکَ. ٦ .لاَتَقْعُدْ فِی الْبَرْدِ فَتَفُوْتَ. ٧ .لَمْ یَسْتَیْقِظْ فَیُصَلِّیَ. ٨ .لاَتَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَ تَکْذِبَ. ٩ .جِئْتُ لِأَنْ أَقْرَءَ نِصَابَ النَّحْوِ. ١٠ .أَیْنَ غُلاَمُکَ فَأَضْرِبَہٗ. ١١ .أَلاَ تَزُوْرُنَا فَنَزُوْرَکُمْ. ١٢ .لیتَ الشَّبابَ یَعُوْدُ فَأُسَارِعَ إلی العبادۃِ.
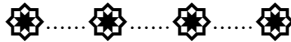
سبق نمبر:

﴿......افعال تعجب کا بیان......﴾

وہ افعال جنھیں تعجب کے اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہوانہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔جس چیز پر تعجب کیا جائے اسکومتعجب منہ کہتے ہیں۔جیسے مَا أَحْسَنَ زَیْدًا۔ یہاں زَیْدًا متعجب منہ ہے۔

☆......ثلاثی مجرد کے مصادر سے اس کے دوصیغے کثیرالاستعمال ہیں۔ ۱ .مَا أَفْعَلَہٗ. ۲ .أَفْعِلْ بِہٖ.

۱ .مَا أَفْعَلَہٗ جیسے مَا أَحْسَنَ زَیْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)۔مَا أَحْسَنَ زَیْدًا کی اصل أَیُّ شَیْءٍ أَحْسَنَ زَیْدًا ہے۔

ترکیب : مَاأَحْسَنَ زَیْدًا

اسکی ترکیب اس طرح ہوگی مَا بمعنی أَیُّ شَیْءٍ مبتدا أَحْسَنَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل اور زَیْدًا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

۲ .أَفْعِلْ بِہٖ جیسے أَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیا ہی حسین ہے)۔

ترکیب : أَحْسِنْ بِزَیْدٍ

أَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی بَاء زائدہ زَیْدٍ لفظا مجرور محلا مرفوع اس کا فاعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

فعل تعجب کے چند ضروری قواعد:

☆......متعجب منہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے جیسے مَــا أَحْسَــنَ زَيْدًا، مَـا أَحْسَنَ رَجُلاً تَهَجَّدَ(وہ کیا ہی اچھا آدمی ہے جس نے تہجد پڑھی)۔پہلی مثال معرفہ اور دوسری مثال نکرہ مخصوصہ کی ہے۔

☆......فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کسی اجنبی شے کا فاصلہ نہیں ہوتا۔

☆......متعجب منہ فعل تعجب سے پہلے نہیں آسکتا ہے۔

☆......اگر قرینہ پایا جائے تو متعجب منہ کو حذف کرنا جائز ہے۔

☆......قرآن پاک میں فَعُلَ کا وزن بھی تعجب کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے(حَسُنَ أُولٰئِکَ رَفِيْقًا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

١. مَــا اَقْبَحَ بَكْـرًا .٢.أَكْـرِمْــیْ بِــزَیْـنَـبَ.٣.شَــرُفَ زَيْـدٌ عِلْمًا. ٤.أَشْـدِدْ بِإِحْسَانِهٖ.٥.مَـاأَكْرَمَهٗ.٦. مَاأَشَدَّ اِسْتِقْلاَ لاً.٧.أَعْظِمْ بِنُصْرَتِهٖ .٨.أَلْطِفْ بِزَيْدٍ .٩.أَقْبِحْ بِأَنْ يُّعَاقَبَ الْمَظْلُوْمُ.١٠. مَا أَشَدَّ أَنْ يَّتْرُكَ الْمُسْلِمُ الصَّلٰوةَ.

سبق نمبر:

اسم فاعل کی تعریف:

وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔

نوٹ:

ثلاثی مجرد سے یہ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور اس کو مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ.

اسم فاعل کا عمل:

اسم فاعل بھی اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ اور اگر فعل متعدی کا اسم فاعل ہے تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ جیسے أَ دَاخِلٌ زَیْدٌ؟ (کیا زید اندر ہے؟) مَاضَارِبٌ أَحَدٌ أَخَاکَ (آپ کے بھائی کو کوئی نہیں مار رہا) لیکن اسم فاعل کے عمل کرنے کیلئے دو شرطیں ہیں۔

۞......١۔ اس میں حال، یا استقبال کا معنی پایا جائے۔

۞......٢۔ اسم فاعل سے ماقبل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور موجود ہو۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔

☆......١۔ اس کے ماقبل مبتدا ہو اور اسم فاعل اس کی خبر بنے جیسے۔ زَیْدٌ

قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا ہے)۔

☆......۲۔اس سے پہلے موصوف ہو اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔جیسے ضَرَبْتُ غُلاَمًا قَائِمًا أَبُوْهُ۔ (میں نے ایسے لڑکے کو مارا جس کا والد کھڑا ہے)

☆......۳۔اس کے ماقبل اسم موصول ہو اور یہ صلہ بنے۔جیسے جَاءَ نِی الَّذِیْ ضَارِبٌ عَمْرًوا۔ (میرے پاس وہ شخص آیا جس نے عمر کو مارا ہے)

☆......٤۔اس سے قبل ذوالحال ہو اور یہ حال واقع ہو رہا ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ قَائِمًا غَلاَمُہٗ (زید نے اس حال میں مارا کہ اس کا غلام کھڑا ہے)۔

☆......۵۔اس کے ماقبل حرف نفی ہو۔جیسے مَا ضَارِبٌ زَیْدٌ (زید نہیں مار رہا ہے)۔

☆......٦۔اس کے ماقبل ہمزہ استفہام ہو،جیسے أَ نَاصِرٌ زَیْدٌ خَالِدًا؟ (کیا زید خالد کی مدد کر رہا ہے؟)

نوٹ:

مبالغہ کا جو صیغہ فاعل کیلئے ہو اس کا عمل اسم فاعل ہی کی طرح ہوگا۔جیسے زَیْدٌ ضَرَّابٌ أَبَاکَ.

فاعل اور اسم فاعل میں فرق:

۱۔اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔جبکہ فاعل عامل نہیں ہوتا۔

۲۔فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری ہے مگر اسم فاعل سے پہلے ضروری نہیں۔

٣۔فاعل کا مرفوع ہونا ضروری ہے جبکہ اسم فاعل کا مرفوع ہونا ضروری نہیں ۔

٤۔فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں جبکہ اسم فاعل کا مشتق ہونا ضروری ہے۔

٥۔اسم فاعل کے مخصوص اوزان ہیں جبکہ فاعل کا کوئی وزن خاص نہیں ۔

ترکیب: ضَرَبَ زَيْدٌ قَائِمًا غُلَامُهُ

ضَرَبَ فعل،زَيْدٌ ذوالحال،قَائِمًا اسم فاعل،غُلا مُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ،مضاف،مضاف الیہ سے ملکر قَائِمًا کا فاعل،قَائِمًا اپنے فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

اسم مفعول کی تعریف:

وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے،اور ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے مَضْرُوْبٌ (پِٹا ہوا) مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا) وغیرہ۔

اسم مفعول کا عمل:

اسم مفعول بھی فعل مجہول کی طرح عمل کرتا ہے اس کے عمل کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کیلئے ہیں۔

☆......اسم مفعول نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے۔جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ (زید کا باپ مارا گیا)۔

☆......اگر یہ ایسے فعل سے بنا ہو جو متعدی بدو مفعول ہو تو پہلے مفعول کو رفع اور دوسرے کو نصب دیگا۔جیسے عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا (عمرو کے غلام کو

درھم دیا جائے گا)۔اسی طرح اگر ایسے فعل سے بنا ہو جو متعدی بسہ مفعول ہو تو پہلے مفعول کو رفع دوسرے اور تیسرے کو نصب دے گا۔ خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهٗ عَمْرًوا فَاضِلاً (خالد کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جائے گی)۔

ترکیب: **زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ**

زَيْدٌ مبتدا مَضْرُوْبٌ اسم مفعول غُلا مُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم مفعول کا نائب الفاعل ہوا، اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

١. زَيْدٌ عَالِمٌ. ٢. جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ. ٣. رَأَيْتُ الَّذِىْ ضَارِبٌ أَبُوْهُ. ٤. صَلَّى الْمُصَلِّى قَائِمًا. ٥. مَا قَائِمٌ زَيْدٌ. ٦. أَوَاقِفٌ أَنْتَ؟. ٧. ضَرَبْتُ رَجُلاً مَشْدُوْدًا. ٨. زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ. ٩. أَمَطُوْلٌ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟. ١٠. مَا مَرْكُوْبٌ الْحِمَارُ. ١١. اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ. ١٢. اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا.
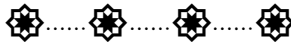
سبق نمبر: 7

﴾......اسم تفضیل کا بیان......﴿

اسم تفضیل کی تعریف:

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں دوسروں کے مقابلے میں معنی مصدری کی زیادتی ہو۔ جیسے أَنْصَرُ (دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والا) جس میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اسے مُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں یہ زیادتی پائی جائے اسے مُفَضَّل علیہ کہتے ہیں۔ جیسے أَلْأُسْتَاذُ أَفْضَلُ مِنَ التِّلْمِيْذِ (استاذ شاگرد سے افضل ہے) اس میں أَلْأُسْتَاذُ مفضل اور أَلتِّلْمِيْذ مفضل علیہ ہے۔ مذکر کیلئے اس کے واحد کا صیغہ أَفْعَلُ اور مونث کیلئے فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔

اس کا عمل:

اسم تفضیل فعل کی طرح فاعل پر عمل کرتا ہے یعنی اسے رفع دیتا ہے۔ اسکا فاعل اکثر ھو ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کا استعمال:

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ الف لام کے ساتھ:۔ جیسے جَاءَ زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ (فضیلت والا زید آیا)۔

۲. مِنْ کے ساتھ:۔ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)۔

۳۔اضافت کے ساتھ:۔جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے افضل ہے)اسم تفضیل کا استعمال ان تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ضرور ہوگا۔

اسم تفضیل کی تذکیر وتانیث:

☆......جب اسم تفضیل کوحرف جر مـــــن کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ مفرد مذکر ہی استعمال ہوگا،اور اس کا موصوف کے مطابق ہونا شرط نہیں۔جیسے سَلْمٰی أَجْدَرُ مِنْ أُخْتِہَا.

☆......اگراسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہو،تو اس صورت میں واحد مذکر لانا واجب ہے۔جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ رَجُلٍ، زَیْنَبُ أَکْبَرُ اِمْرَأَۃٍ ،ھَاتَانِ أَفْضَلُ اِمْرَأَتَیْنِ.

☆......اگراسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوتو اس وقت دوصورتیں جائز ہیں۔یا تو ماقبل سے مطابقت رکھی جائے یا پھر واحد مذکر لایا جائے۔جیسے اَلـرِّجَـالُ أَفْضَلُ النِّسَاءِاور اَلرِّجَالُ أَفْضَلُوْ النِّسَاءِ دونوں جائز ہیں۔اسی طرح عَائِشَۃُ أَعْلَمُ الزَّوْجَاتِ، عَائِشَۃُ عُلْمَی الزَّوْجَاتِ دونوں طرح جائز ہے۔

☆......اگراسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہوتو اس صورت میں اسے ماقبل کے مطابق لانا واجب ہے۔جیسے زَیْـدُنِ الْأَفْـضَـلُ ، أَلـزَّیْـدَانِ الْأَفْـضَلاَنِ ،أَلزَّیْدُوْنَ الْأَفْضَلُوْنَ . فَاطِمَۃُ الْفُضْلٰی ،أَلْفَاطِمَاتَانِ الْفُضْلَیَانِ ،أَلْفَاطِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ.

اسم تفضیل کے چند ضروری قواعد:

☆......کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کثرت استعمال کی وجہ سے اسم تفضیل کے ہمزہ کوحذف کردیا جاتا ہے۔جیسے خَیْرٌ، شَرٌّ اصل میں أَخْیَرُاور أَشَرُّ (أَشْرَرُ) تھے۔

☆......اسم تفضیل پر تنوین نہیں آتی کیونکہ یہ غیر منصرف ہوتا ہے۔

☆......اسم تفضیل صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔اس کیلئے بھی یہ شرط ہے کہ اس میں رنگ وعیب کے معنی نہ پائے جائیں۔

☆......اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقوں میں سے کوئی دوایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔جیسے اَلرَّجُلُ الْأَفْضَلُ مِنْ زَیْدٍ پڑھنا جائز نہیں۔جب مفضل علیہ معلوم ہوتو اسکو حذف کردینا جائز ہے۔جیسے أَللّٰہُ أَکْبَرُ دراصل أَللّٰہُ أَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ تھا۔

ترکیب:　**اَلْأُسْتَاذُ أَفْضَلُ مِنَ التِّلْمِیْذِ**

أَلْأُسْتَاذُ مبتدا، أَفْضَلُ اسم تفضیل اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل مِنْ جار أَلتِّلْمِیْذِ مجرور جار اپنے مجرور سے ملکر أَفْضَلُ کے متعلق ہوا، أَفْضَلُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب:　**زَیْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.**

زَیْدٌ مبتدا،أَفْضَلُ اسم تفضیل اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مضاف،اَلْقَوْمِ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں اسم تفضیل کومختلف طریقوں سے استعمال کیا گیا ہے۔پہچان کریں کہ کن طریقوں سے استعمال کیا گیا۔

١ .أَلـنَّبِيُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ .٢ .فَـاطِمَةُ أَفْضَلُ مِنْ أُخْتِهَا .٣.أَلرَّجُلانِ أَفْـضَـلُ مِنَ الْمَرْأَ تَانِ .٤.هُـمُ الأَفْـضَلُوْنَ .٥.﴿أَلْـفِتْـنَةُ أَكْبَـرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ .٦.أَلـلّٰـهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَئٍ .٧. جَـاءَ نِـيْ زَيْدُنِ الأَفْضَلُ .٨.بَـكْرٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ. ٩. اَفْـضَـلُ الْـمُـوْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .١٠.هٰذَا أَصَحُّ.١١ .رَأَيْتُ أَشْرَفَ الأَشْرَافِ.١٢ . ﴿اِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ﴾.

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل اردو جملوں کی عربی بنائیں۔

١۔آپ مجھ سے چھوٹے ہیں۔ ٢۔یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے۔ ٣۔ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے۔ ٤۔بہترین کتاب قرآن مجید ہے۔ ٥۔سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے۔

سوال نمبر3:۔اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

سـئـل ابـن عبـاس رضى الله عنهما عن خمسة من الناس فقيل له من اجـود الناس؟ومن احلم الناس؟ ومن ابخل الناس؟ ومن اسرق الناس؟ ومن اعـجـز الـنـاس؟ فـقال: اجود الناس من اعطى من حرمه.واحلمهم من عفا عـمن ظلمه .وابخلهم من بخل بالصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم .و اسرقهم من يسرق من صلوته. واعجزهم من عجز من الله للدنيا.

❁......❁......❁......❁
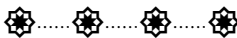
سبق نمبر:

حروف کی دو قسمیں ھیں۔

۱۔حروف مبانی　　　۲۔حروف معانی

۱۔ حروف مبانی:

وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں اور یہ حروف کسی خاص معنی پر دلالت کیلئے وضع نہیں کیے جاتے۔جیسے ا،ب ،ت، ث وغیرہ۔انہیں حروف تہجی اورحروف ھجاء بھی کہتے ہیں۔

۲۔حروف معانی:

وہ حروف جنہیں کسی خاص معنی پردلالت کیلئے وضع کیا گیاہو۔جیسے اِلٰی (تک)، عَلیٰ (پر)وغیرہ۔

فائدہ:

تمام حروف مبنی ہیں چاہے مبانی ہوں یامعانی۔

حروف معانی کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔عاملہ　　　۲۔غیرعاملہ

۱۔حروف عاملہ:

وہ حروف جورفع ،نصب، جریاجزم دیں ان کوحروف عاملہ کہتے ہیں۔

۲۔حروف غیر عاملہ:

وہ حروف جو رفع ،نصب، جر یا جزم نہ دیں انکو حروف غیر عاملہ کہتے ہیں [1]۔

حروف عاملہ کی اقسام

۱۔حروف جارہ ۲۔حروف مشبہ بالفعل ۳۔حروف نواصب

٤۔حروف جوازم ٥۔حروف نافیہ ٦۔حروف شرط۔

حروف غیر عاملہ کی اقسام

۱۔حروف عطف ۲۔حروف استفہام ۳۔حروف استقبال ٤۔حروف تاکید ٥۔حروف تفسیر ٦۔حروف تحضیض ۷۔حروف مصدریہ ۸۔حرف ردع ۹۔حرف توقع ۱۰۔حروف جواب ۱۱۔حروف تنبیہ ۱۲۔حروف زیادات ۱۳۔الف لام۔

حروف عاملہ کی تفصیل:

۱۔حروف جارہ:

یہ حروف سترہ ہیں ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

۲۔حروف مشبہ بالفعل:

یہ چھ ہیں۔۱.اِنَّ ۲.أَنَّ ۳.کَأَنَّ ٤.لٰکِنَّ ٥.لَیْتَ ٦.لَعَلَّ ان کی تفصیل گزر چکی ہے۔

۳۔حروف نواصب:

ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔افعال کو نصب دینے والے حروف ۲۔اسماء کو نصب دینے والے حروف

1 ......حروف غیر عاملہ لفظا تو عمل نہیں کرتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر حروف معنیً عمل کرتے ہیں۔

١۔افعال کو نصب دینے والے حروف:

یہ چار ہیں۔ ١.أَنْ.   ٢.لَنْ.   ٣.کَیْ.   ٤.اِذَنْ

یہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ان چاروں کے معنی مندرجہ ذیل ہے۔

١۔أَنْ کا معنی ہے ''کہ'' یہ فعل مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔جیسے أُرِیْدُ أَنْ تَقْرَءَ بمعنی أُرِیْدُ قِرأَتکَ۔

٢.لَنْ کا معنی ہے (ہرگز نہیں). جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد)۔

٣۔کَیْ کا معنی ہے (تا کہ) جیسے اِجْلِسْ لِلْوُضُوْءِ عَلٰی مَوْضِعٍ مُرْتَفِعٍ کَیْ لاَ یُصِیْبَکَ الرَّشَاشُ (وضوء کے لئے بلند جگہ پر بیٹھو تا کہ تم پر چھینٹے نہ پڑیں)

٤۔اِذَنْ کا معنی ہے (اُس وقت) جیسے لَمَّا جِئْتَنِیْ اِذَنْ أُکْرِمَکَ (جب تو میرے پاس آئیگا میں اس وقت تیری تعظیم کروں گا)۔

٢۔اسماء کو نصب دینے والے حروف:

اسماء کو نصب دینے والے حروف پانچ ہیں۔

١.یَا ٢.اَیَا ٣.ھَیَا ٤. اَیْ ٥.ھمزہ مفتوحہ.

ان کی مکمل بحث نداء کے بیان میں گزر چکی ہے۔

٤۔حروف جوازم:

حروف جوازم پانچ ہیں۔

١۔ان شرطیہ   ٢۔لَم   ٣۔لمّا

٤۔لام امر   ٥۔لائے نہی۔

۱۔ان شرطیه:

اس کے بارے میں پوری بحث کلمات شرط میں گزر چکی ہے۔

۲۔لَمْ:

یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اور فعل مضارع کو جزم دیتا ہے نیز اگر فعل مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتا ہے۔جیسے لَمْ یَأْکُلْ (اس نے نہیں کھایا) اور لَمْ یَدْعُ (اس نے نہیں بلایا)۔

۳۔لَمَّا:[1]

یہ بھی لَمْ کی طرح مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔جیسے لَمَّا تَضْرِبْ (تو نے ابھی تک نہیں مارا)۔

٤۔لام امر:

یہ مضارع کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے۔یعنی مضارع میں طلب کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔جیسے لِیَضْرِبْ (چاہیے کہ وہ مارے)۔

۵۔لائے نہی:

یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس میں نہی کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔جیسے لاَ تَشْرَبْ (تو نہ پی)۔

---

1 ......لَمْ اور لَمَّا میں فرق: لَمْ مطلق ماضی کی نفی کیلئے آتا ہے۔جبکہ لَمَّا گفتگو تک تمام زمانہ ماضی کی نفی کر دیتا ہے۔ لَمْ کے ذریعے جس چیز کی نفی کی جائے اس کے کرنے کی امید نہیں ہوتی اور لَمَّا میں امید ہوتی ہے۔ جیسے لَمْ أَضْرِبْ (میں نے نہیں مارا) اور لَمَّا أَضْرِبْ (میں نے ابھی تک نہیں مارا) یعنی مارنے کی امید باقی ہے۔

۵۔حروف نافیه :

حروف نافیہ چار ہیں۔

۱.اِنْ ۲.مَا ۳.لاَ ٤.لاَتَ

ان کی بحث ما و لا المشبهتان بلیس کے بیان میں گزر چکی ہے۔

٦۔حروف شرط:

ان کی پوری بحث کلمات شرط کے سبق میں گزر چکی ہے۔

☆☆☆☆☆

۞......استاد کا ادب واحترام......۞

اعلی حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ملفوظات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

''حضرت **عبد اللہ ابن عباس** رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: جب میں بغرض تحصیل علم (یعنی علم دین سیکھنے کیلئے) حضرت **زید بن ثابت** رضی اللہ تعالی عنہ کے در دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہ ادب ان کو آواز نہ دیتا، ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا۔ ہوا خاک اور ریتا اڑا کر مجھ پر ڈالتی، پھر جب حضرت **زید** رضی اللہ تعالی عنہ کاشانۂ اقدس سے تشریف لاتے، فرماتے: ''**ابن عم رسول اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (یعنی اے **رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے**) آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہ کرادی؟'' میں عرض کرتا مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اطلاع کراتا۔''

یہ وہ ادب ہے جس کی تعلیم قرآن عظیم نے دی: اِنَّ الَّذِيۡنَ يُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ، وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰى تَخۡرُجَ اِلَيۡهِمۡ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ''وہ جو حجروں کے باہر سے تمہیں آواز دیتے ہیں، ان میں بہت کو عقل نہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم باہر تشریف لاؤ تو ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت، حصہ اول، ص۱۸۶، مکتبۃ المدینہ)

سبق نمبر:

﴿......ضمائر کا بیان......﴾

ضمیر کی تعریف:

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو دلالت کرنے کیلئے استعمال ہو۔

ضمائر کی اقسام

ضمائر کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔مرفوع متصل ۲۔مرفوع منفصل ۳۔منصوب متصل ٤۔منصوب منفصل ٥۔مجرور متصل۔

۱۔مرفوع متصل :

جو ضمیر محل رفع میں واقع ہو اور اپنے ماقبل عامل سے ملی ہوئی ہو اسے ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع متصل کی اقسام

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں[1]۔

۱۔بارز ۲۔مستتر

۱۔بارز :

بارز کا معنی ہے ظاہر، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی جا سکے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں ت ضمیر بارز ہے۔

---

1 ...... یاد رہے کہ ضمیر مرفوع متصل فعل کے جزء کی طرح ہونے کی وجہ سے بارز ہونے کے ساتھ ساتھ مستتر بھی استعمال ہوتی ہے جبکہ بقیہ ضمائر صرف بارز ہوتی ہیں مستتر نہیں۔ تما، تم وغیرھا مجموعہ کو بھی ضمیر کہہ دیا جاتا ہے۔

۲۔مستتر:

مستتر کا معنی ہے پوشیدہ، اس سے مراد وہ ضمیر ہے جو لکھی اور پڑھی نہ جا سکے۔
جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے۔

ضمیر مرفوع متصل کا استعمال:

یہ ضمیر فاعل یا نائب الفاعل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر مرفوع متصل مع عامل	استعمال
ضَرَبَ	ھو ضمیر مستتر واحد مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مذکر غائب کیلئے
ضَرَبُوْا	و ضمیر بارز جمع مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَتْ	ھی ضمیر مستتر واحد مونث غائب کیلئے
ضَرَبَتَا	تا ضمیر بارز تثنیہ مونث غائب کیلئے
ضَرَبْنَ	ن ضمیر بارز جمع مونث غائب کیلئے
ضَرَبْتَ	تَ ضمیر بارز واحد مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمَا	تما ضمیر بارز تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمْ	تم ضمیر بارز جمع مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبْتِ	تِ ضمیر بارز واحد مونث حاضر کیلئے
ضَرَبْتُمَا	تما ضمیر بارز تثنیہ مونث حاضر کیلئے

ضَرَبْتُنَّ	تن ضمیر بارز جمع مونث حاضر کیلئے
ضَرَبْتُ	تُ ضمیر بارز واحد مذکر ومونث متکلم کیلئے
ضَرَبْنَا	نا ضمیر بارز تثنیہ وجمع، مذکر ومونث متکلم کیلئے

۲۔مرفوع منفصل:

جو ضمیر محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو اسے ضمیر مرفوع منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل کا استعمال:

یہ ضمیر اکثر مبتدا، خبر، فاعل، نائب الفاعل کے طور استعمال کی جاتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل	استعمال
هُوَ	واحد مذکر غائب کیلئے
هُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
هُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے
هِيَ	واحد مونث غائب کیلئے
هُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
هُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
أَنْتَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
أَنْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے

أَنْتُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
أَنْتِ	واحد مونث حاضر کیلئے
أَنْتُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
أَنْتُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
أَنَا	واحد مذکر و مونث متکلم
نَحْنُ	تثنیہ و جمع ، مذکر و مونث متکلم

۳۔ضمیر منصوب متصل :

جو ضمیر محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو ضمیر منصوب متصل کہلاتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل کا استعمال:

یہ ضمیر اکثر مفعول بہ یا اِنَّ کا اسم واقع ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل مع عامل	استعمال
ضَرَبَهٗ	ہ ضمیر واحد مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهُمَا	ھما ضمیر تثنیہ مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهُمْ	ھم ضمیر جمع مذکر غائب کیلئے
ضَرَبَهَا	ھا ضمیر واحد مونث غائب کیلئے
ضَرَبَهُمَا	ھما ضمیر تثنیہ مونث غائب کیلئے
ضَرَبَهُنَّ	ھن ضمیر جمع مونث غائب کیلئے

ضَرَبَکَ	کَ ضمیر واحد مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمَا	کما تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمْ	کم ضمیر جمع مذکر حاضر کیلئے
ضَرَبَکِ	کِ ضمیر واحد مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَکُمَا	کما ضمیر تثنیہ مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَکُنَّ	کن ضمیر جمع مونث حاضر کیلئے
ضَرَبَنِیْ	ی ضمیر واحد مذکر و مونث متکلم کیلئے
ضَرَبَنَا	نا ضمیر تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کیلئے

٤۔ضمیر منصوب منفصل:

جو ضمیر محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو اسے ضمیر منصوب منفصل کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل کا استعمال:

ضمیر منصوب منفصل اکثر مفعول بہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب متصل	استعمال
اِیَّاہُ	واحد مذکر غائب کیلئے
اِیَّاھُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
اِیَّاھُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے

اِیَّاھَا	واحد مونث غائب کیلئے
اِیَّاھُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
اِیَّاھُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
اِیَّاکَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
اِیَّاکِ	واحد مونث حاضر کیلئے
اِیَّاکُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
اِیَّاکُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
اِیَّایَ	واحد مذکر ومونث متکلم
اِیَّانَا	تثنیہ وجمع، مذکر ومونث متکلم

فائدہ:

ضمیر صرف اِیَّا ہے باقی تمام حروف متکلم مخاطب اور غائب پر دلالت کے لئے ہیں۔

۵۔ضمیر مجرور متصل:

جو ضمیر اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور محل جر میں واقع ہو۔

ضمیر مجرور متصل کا استعمال:

یہ ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ یا حرف جار کا مجرور واقع ہوتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل مع عامل	استعمال
كِتَابُهٗ	واحد مذکر غائب کیلئے
كِتَابُهُمَا	تثنیہ مذکر غائب کیلئے
كِتَابُهُمْ	جمع مذکر غائب کیلئے
كِتَابُهَا	واحد مونث غائب کیلئے
كِتَابُهُمَا	تثنیہ مونث غائب کیلئے
كِتَابُهُنَّ	جمع مونث غائب کیلئے
كِتَابُكَ	واحد مذکر حاضر کیلئے
كِتَابُكُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کیلئے
كِتَابُكُمْ	جمع مذکر حاضر کیلئے
كِتَابُكِ	واحد مونث حاضر کیلئے
كِتَابُكُمَا	تثنیہ مونث حاضر کیلئے
كِتَابُكُنَّ	جمع مونث حاضر کیلئے
كِتَابِیْ	واحد مذکر و مونث متکلم کیلئے
كِتَابُنَا	تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم کیلئے

ضمیر کے چند ضروری قواعد:

(۱)......بسا اوقات جملہ کی ابتداء میں ضمیرِ غائب آجاتی ہے جسکا کوئی مرجع نہیں ہوتا اور بعد والا جملہ اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔اس صورت میں اگر ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مونث کی ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہیں۔جیسے (**هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**)۔اور (**فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ**)

(۲)......ضمیر کا مرجع مذکور نہ ہو اور نہ ہی بعد والا جملہ اس کی تفسیر کررہا ہو۔ تو اسے ضمیر مبہم کہتے ہیں۔اس کے ابہام کو دور کرنے کیلئے ضمیر کے بعد بیان یا تمییز کو لاتے ہیں۔جیسے **فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ**، یہاں **هُنَّ** ضمیر مبہم ہے. **سَبْعَ سَمٰوٰتٍ** تمییز ہے۔

(۳)......**ضَرَبَنِیْ** میں **ضَرَبَ** اور **یَاء** کے درمیان آنے والے نون کو ''نون وقایہ'' کہا جاتا ہے، جو کہ فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے۔

(٤)......صرف غائب کی ضمیر اپنے مرجع کی طرف لوٹتی ہے متکلم اور مخاطب کی ضمیر راجع نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کا کوئی مرجع ہوتا ہے۔

(۵)......جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو ان کے درمیان ایک ضمیر آتی ہے جسے ضمیر فصل کہتے ہیں یہ اس بات میں فرق کرتی ہے کہ مبتدا کے بعد آنے والا اسم اس کی خبر ہے نہ کہ صفت جیسے **اَلْعَالِمُ هُوَ الْعَامِلُ بِعِلْمِه** (عالم اپنے علم پر عمل کرتا ہے)۔

ضمیر پڑھنے کا طریقہ:

☆ ھاء ضمیر کو ضمّہ دیا جائے گا جیسے **لہٗ، منہٗ، عنہٗ** وغیرہ لیکن اگر ھاء ضمیر سے

پہلے کسرہ یایاءساکنہ ہوتوضمیرکوکسرہ دیاجائے گاجیسے به، إلی وجهه، فیه اور علیه وغیرہ اسی طرح تثنیہ اور جمع کی ضمائر میں جیسے ھذا أبوھما أو أبوھم، أکرمت أباھما أو أباھم، أحسنت إلی أبیھما أو أبیھم۔

☆ یاءِ متکلم پر فتح اور سکون دونوں جائز ہیں جیسے کِتَابِیْ اور کِتَابِیَ لیکن اگر اس سے پہلے کوئی ساکن جیسے الف مقصورہ یا یاء منقوص یا الف تثنیہ یا یائے تثنیہ وجمع آجائے تو التقائے ساکنین سے بچنے کے لیے فتح دیناواجب ہے جیسے ھٰذِہ عَصَایَ، ھٰذَا قَاضِیَ، ھَاتَانِ عَصَوَایَ، رَفَعْتُ عَصَوَیَّ۔(عَصَوَایَ کی حالت نصبی) اور ھٰؤُلَاءِ مُعَلِّمِیَّ۔

☆ (إِلٰی، عَلٰی اور لَدٰی) اگر ضمیر کے ساتھ متصل ہوں تو ان کا الف یاء میں تبدیل ہوجاتا ہے۔جیسے إِلَیْه، إِلَیْکَ، عَلَیْه، عَلَیْکَ، لَدَیْه، لَدَیْکَ وغیرہ مگرقرآن پاک کے چندمقامات اس سے مستثنی ہیں۔سورہ نورمیں وَیَتَّقْهِ،سورہ کھف میں وَمَا أَنْسَانِیْهُ،سورہ فتح میں عَلَیْهُ اللّٰه، سورہ اعراف وشعراء میں أَرْجِهُ۔

چند ترکیبی قواعد:

(۱)......ضمیر ہمیشہ واحد،تثنیہ،جمع اورتذکیروتانیث میں اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہے۔

(۲)......مبتدا اور خبر کے درمیان آنے والی ''ضمیرِ فصل'' کو ترکیب کے اندر مبتدا بھی بنا سکتے ہیں۔اور اسے ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ بھی سکتے ہیں ۔جیسے أُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ میں أُوْلٰئِکَ مبتدا اول اور هُمْ مبتدا ثانی یا پھر أُوْلٰئِکَ مبتدا اور هُمْ کو ضمیر فصل کہہ کے چھوڑ دیں۔

(۳)...... جب ضمیر مرجع اور خبر کے درمیان آجائے تو خبر کی رعایت اولیٰ ہوتی ہے۔ جیسے أَلْعِلْمُ هِیَ نِعْمَةٌ یہاں هِیَ ضمیر خبر کے مطابق آئی ہے۔اسم اشارہ کا بھی یہی حکم ہے۔

ترکیب: أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

أُولٰئِکَ مبتدا هُمْ ضمیر فصل اَلْمُفْلِحُوْنَ خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

اس کی دوسری ترکیب اس طرح بھی ہوسکتی ہے أُولٰئِکَ مبتدأ اول هُمْ ضمیر فصل مبتدأ ثانی، أَلْمُفْلِحُوْنَ مبتدأ ثانی کی خبر۔مبتدأ ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدأ اول کی خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

ترکیب: هُوَ یَضْرِبُ زَیْدًا

هُوَ ضمیر مرفوع منفصل مبتدا یَضْرِبُ فعل هُوَ ضمیر مرفوع متصل فاعل زَیْداً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود ضمائر کی پہچان کریں کہ یہ کونسی قسم سے تعلق رکھتی ہیں؟اور ترجمہ بھی کریں۔

۱.هُوَ قَائِمٌ. ۲.زَیْدٌ ضَرَبَ. ۳.جِئْتُ. ٤.رَأَیْتَ .

٥.ضَرَبَنِیْ.٦.اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ .٧.کَانَ عَالِمًا .٨.اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْـمُسْـتَـقِيْمَ . ٩. اِيَّـاکَ نَعْبُدُ. ١٠. کِتَـابُـهٗ مُـفِيْدٌ. ١١. مَـرَرْتُ بِـهٖ . ١٢. نَـظَـرْتُ اِلٰی وَجْهِـهٖ. ١٣. أَکْـرَمَ الأُسْتَـاذَ. ١٤. لاَ أَعْبُـدُ مَـا تَعْبُدُوْنَ. ١٥. لَـمْ يَلِدْ. ١٦. أَنَـا مُسْلِمٌ. ١٧. اِنِّـیْ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ اِلَيْكُمْ. ١٨. جَـلَسْنَا حَوْلَ الْمَائِدَةِ. ١٩. أَطْـعَمَنَا اللّٰهُ. ٢٠. ضَـرَبْتُکَ. ٢١. نَـحْنُ نَـذْهَـبُ. ٢٢. رَبُّـنَـا الـلّٰـهُ. ٢٣. مَـا ضَـرَبَ اِلَّا هُـوَ. ٢٤. كَـلَّمْتُهٗ. ٢٥. عَـجِبْـتُ مِنْكُمْ. ٢٦. جَـاءَ نِـیْ زَيْـدٌ وَ بَـكْرٌ هُمَا أَخَوَانِ. ٢٧. عَـنِ الـنَّبِی صلی الله علیه وسلم أَنَّـهٗ قَالَ : عَجِبْتَ لِاَمْرِالْمُؤْمِنِ ، أَمْـرُهٗ كُـلُّهٗ خَيْرٌ لَهٗ، اِنْ أَصَابَهٗ خَيْرٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لهٗ ، واِنْ أَصابَهٗ شَرٌّ فَصَبَرَ كانَ خيرًا له.

سوال 2:۔مندرجہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔

۞......۞......۞......۞

۞......مجاهدے کا مطلب......۞

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت حضرت علامہ ومولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ملفوظات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

''سارا مجاہدہ اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے: ''أَمَّـا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَـوٰی فَـاِنَّ الْـجَـنَّةَ هِیَ الْمَـأْوٰی ''جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بے شک تو جنت ہی ٹھکانہ ہے۔'' ''یہی جہاد اکبر ہے حدیث میں ہے: جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا: ''رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الاصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الاكْبَرِ ''ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔'' **(ملفوظات شریف، حصہ اول، ص۲۰۶، مکتبۃ المدینہ)**

سبق نمبر:

﴾......اسمائے اشارہ کا بیان......﴿

اسمائے اشارہ کی تعریف:

ایسے اسماء جنہیں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو ان کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں۔اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں۔جیسے ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ (یہ قلم نفیس ہے)۔اس مثال میں ھٰذَا اسمِ اشارہ ہے اور اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ ہے۔مشارٌ الیہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ نظر آئے اور محسوس ہو۔اگر ایسی چیز کی طرف اشارہ ہو رہا ہو جو محسوس مبصَر نہ ہو وہاں اسمائے اشارات کا استعمال مجازاً ہوتا ہے۔مشہور وکثیر الاستعمال اسمائے اشارہ یہ ہیں۔

اسمائے اشارہ:

ذَا	یہ ایک مرد	ذَانِ، ذَیْنِ	یہ دو مرد
تَا	یہ ایک عورت	تِیْ	یہ ایک عورت
تِہٗ	یہ ایک عورت	ذِہٖ	یہ ایک عورت
ذِھِیْ ، تِھِیْ	یہ ایک عورت	تَان،تَیْنِ	یہ دو عورتیں
اُولَاءِ	یہ سب مرد یا سب عورتیں	اُولٰی [1]	یہ سب مرد یا سب عورتیں

چند فوائد :

۱۔ ثَمَّ۔یہ بھی اسم اشارہ ہے اور اس کے ذریعے صرف کسی مکان کی طرف

1 ......اُولَاءِ اور اُولٰی میں موجود واؤ پڑھنے میں نہیں آئے گی لہذا ان کا تلفظ اُلاءِ اور اُلیٰ ہوگا۔

اشارہ کیا جاسکتا ہے۔جیسے﴿أَيۡنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے''۔

۲۔ھُنَا، ھٰھُنَا بمعنی (یہاں)۔یہ دونوں کسی مکان قریب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ ھُنَاکَ بمعنی (وہاں) یہ کسی مکان متوسط کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

٤۔ھُنَالِکَ بمعنی (وہاں) یہ مکان بعید کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

اسم اشارہ کے استعمال کی صورتیں۔

۱۔اگر اسمائے اشارہ لامؔ اور کَافؔ دونوں سے خالی ہوں تو یہ قریب کیلئے استعمال ہونگے۔جیسے ھٰذَا .ھٰذَانِ وغیرہ

۲۔اگر ان کے آخر میں حرف کَافؔ ہو تو یہ متوسط کیلئے ہوتے ہیں۔جیسے ذَاکَ، ذَاکُمَا وغیرہ۔

۳۔اگر ان کے آخر میں **لام اور** کَاف دونوں آجائیں تو یہ بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔جیسے ذَالِکَ ، ذَالِکُمَا وغیرہ

چند ترکیبی قواعد:

۱۔اگر اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم نکرہ آجائے تو اسمِ اشارہ کو مبتدا اور اسم نکرہ کو خبر بنائیں گے۔جیسے ھٰذَا کِتَابٌ (یہ کتاب ہے)،ھٰذَا اسم اشارہ مبتدا،

کِتَابٌ اس کی خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

۲۔اگر اسم اشارہ کے بعد کوئی اسم معرف باللام آ جائے تو اس کی تین طریقوں سے ترکیب ہو سکتی ہے۔

☆۱...... اسم اشارہ کو موصوف بنائیں اور معرف باللام کو صفت ۔ جیسے هٰذَاالْقَلَمُ طَوِيْلٌ کی ترکیب اس طرح کریں گے۔ هٰذَا اسم اشارہ موصوف اَلْقَلَمُ صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆۲......اسم اشارہ کو مبین اور معرف باللام کو عطف بیان بنائیں ۔ اس صورت میں هٰذَاالْقَلَمُ طَوِيْلٌ کی ترکیب یوں کریں گے۔ هٰذَا اسم اشارہ مبین اَلْقَلَمُ عطف بیان، مبین عطف بیان ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ اسکی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

☆۳......اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنالیں۔ جیسے هٰذَا الْقَلَمُ طَوِيْلٌ، هٰذَا اسم اشارہ مبدل منہ، اَلْقَلَم بدل، مبدل منہ بدل سے ملکر مبتدا، طَوِيْلٌ خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو تو وہی اس کا مشار الیہ ہوگا۔ کوئی اور مشار الیہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اگر چہ معرف باللام کو ترکیب میں صفت، بدل یا عطف بیان کا نام دیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود اسمائے اشارہ اور مشار الیہ کی پہچان کریں۔

١. هٰـذَا الْغُلاَمُ عَجِيبٌ . ٢. هٰـذَانِ الْـكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ. ٣. ذَالِكَ فَـضْلُ اللّٰهِ. ٤. اُولٰٓـئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ. ٥. هٰـذَا شَجَرٌ. ٦. هٰتَانِ الْـمَـرْأَتَانِ أُخْتَانِ. ٧. هٰـذِهٖ دَجَاجَةٌ. ٨. ذَالِـكُـمْ خَيْرٌ لَّكُمْ . ٩. ذَالِكَ الْـكِتَابُ لاَرَيْبَ فِيْهِ. ١٠. تِـلْـكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ. ١١. قَـالَ هٰؤُلآءِ بَنَاتِيْ اِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِيْنَ. ١٢. اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

سوال2:۔مندرجہ بالا اسمائے اشارہ کو پہچانیں کہ یہ قریب، بعید یا متوسط میں سے کس کے لئے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکر کے لئے ہیں یا مؤنث کے لئے؟
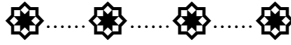
﴿......المتفرقات......﴾

☆......ليس فى العربية أَلِفٌ تُعدّ من جذر الكلمة؛ فإما أن تكون منقلبة عن واو أو ياء نحو قال مِن قول، وباع مِن بيع أو تكون حرفاً من حروف الزيادة (سألتمونيها) نحو راكض من رَكَضَ وعلى ذلك تكون حروف العلة واواً أو ياءً فقط؛ فإذا قلنا عن كلمة فيها ألفٌ نحو (عدا، رمى): إنها معتلة، فإنما نعنى أن اعتلالها بواو أو ياء انقلبت ألفاً، لا أن الألف نفسها حرف علة

(قواعد اللغة العربية)

☆......إذا كنتَ ذا علمٍ وماراكَ جاهلٌ فأعرضْ ففى تركِ الجوابِ جوابُ

☆......إِن لم تصبْ فى القولِ فاسكتْ فإنما سكوتُكَ عن غيرِ الصوابِ صوابُ

(مجمع الحكم والأمثال)

☆......(لولا الكتابة ..... لضاع علمٌ كثير)

سبق نمبر:

﴿......اسمائے موصولہ کا بیان......﴾

اسمائے موصولہ کی تعریف:

وہ اسماء جو کلام کا اکیلے جزء نہ بن سکیں بلکہ اپنے مابعد جملے سے ملکر کسی کلام کا جزء بنیں ایسے اسماء کو اسمائے موصولہ کہا جاتا ہے۔ ان اسماء کے بعد جملہء خبریہ ہوتا ہے اور اس کو اسم موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَنِیْ (وہ شخص آیا جس نے میری مدد کی)۔ اس مثال میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور نَصَرَنِیْ پورا جملہ فعلیہ اس کا صلہ ہے، موصول اور صلہ دونوں ملکر جَاءَ کا فاعل ہیں۔ اکیلا اَلَّذِیْ ماقبل کلام کا جزء نہیں بن سکتا۔

ترکیب: جَاءَ الَّذِیْ نَصَرَنِیْ

جَاءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول نَصَرَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ نَصَرَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اَلَّذِیْ اسم موصول کا صلہ، موصول صلہ ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

اسمائے موصولہ :

مذکر کے لئے :

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	وہ جو یا اس کو جو	واحد مذکر کیلئے

أَللَّذَانِ	أَللَّذَيْنِ	وہ (دو) جو، یا ان (دو) کو جو	تثنیہ مذکر کیلئے
أَلَّذِيْنَ	أَلَّذِيْنَ	وہ (سب) جو، یا ان (سب) کو جو	جمع مذکر کیلئے
أَلْأُلٰی	أَلالٰی	وہ (سب) جو، یا ان (سب) کو جو	جمع مذکر ومؤنث کیلئے

مونث کیلئے :

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
اَلَّتِیْ	اَلَّتِیْ	وہ جو ، یا اس کو جو	واحد مونث
اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	وہ (دو) جو، یا ان (دو) کو جو	تثنیہ مونث
اَللّٰاتِیْ	اَللّٰاتِیْ	وہ (سب) جو، یا ان (سب) کو جو	جمع مونث کیلئے
اَللَّوَاتِیْ	اَللَّوَاتِیْ	وہ (سب) جو، یا ان (سب) کو جو	جمع مونث کیلئے

مذکر ومونث دونوں کیلئے :

حالت رفعی	حالت نصبی وجری	ترجمہ	صیغہ
مَنْ	مَنْ	وہ جو یا اس کو جو یا ان کو جو	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
مَا	مَا	وہ جو یا اس کو جو یا ان کو جو	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
أیٌّ	اَیًّا، ایٍّ	وہ جو یا وہ جسے	واحد تثنیہ جمع مذکر ومونث کیلئے
الف لام بمعنی اَلَّذِیْ (جبکہ اسم فاعل ومفعول پر داخل ہو)		وہ جو یا اس کو جو	واحد، تثنیہ، جمع مذکر ومونث کے لئے

اسم موصول کے چند ضروری قواعد:

۱ ...... اسم موصول کیلئے صلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صلہ کی تین اقسام ہیں۔

۱۔جملہ اسمیہ	۲۔جملہ فعلیہ	۳۔ظرف

۱۔جملہ اسمیہ:

جیسے أَكَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ هُوَ جَائِعٌ (اس مثال میں اَلَّذِیْ کا صلہ جملہ اسمیہ ہے)۔

۲۔جملہ فعلیہ:

جیسے اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ (اس مثال میں الذی کا صلہ جملہ فعلیہ ہے)۔

۳۔ظرف :

جیسے أَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِیْ بَیْتِیْ (اس مثال میں الذی کا صلہ ظرف ہے)۔

۲...... جو جملہ اسم موصول کا صلہ بن رہا ہو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹے اور واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مونث ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہو، اس ضمیر کو ضمیر عائد کہتے ہیں، اور اگر صلہ ضمیر سے شروع ہو رہا ہو تو اس ضمیر کو صدرِ صلہ کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ بالا مثال (الَّذِیْ هُوَ جَائِعٌ) میں هُوَ صدرِ صلہ ہے نیز یہی ضمیر اسم موصول الَّذِیْ کی طرف لوٹ رہی ہے اور مفرد و مذکر ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہے۔

۳...... ضمیر عائد جب مفعول بہ بن رہی ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (يَعْلَمْهُ)۔

٤...... اسم فاعل ومفعول پر آنے والا الف لام اکثر اَلَّـذِیْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ یا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ یااَلَّذِیْ یُضْرَبُ۔

٥...... أَیٌّ، اور أَیَّةٌ معرب ہیں۔صرف ایک صورت میں مبنی بر ضم پڑھنا بھی جائز ہے جب یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔جیسے جَاءَ نِیْ أَیُّهُمْ قَائِمٌ حالت رفعی، رَأَیْتُ أَیُّهُمْ قَائِمٌ حالت نصبی اورمَرَرْتُ بِأَیُّهُمْ قَائِمٌ حالت جری میں۔اسی طرح قرآن شریف میں ہے (ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَةٍ أَیُّهُمْ أَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا) أَیُّهُمْ لَنَنْزِعَنَّ فعل کا مفعول ہے۔

٦...... مَااورمَنْ استفہامیہ کے بعد آنے والا ذا بھی اسم موصول ہوتا ہے جوکہ اَلَّذِی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے مَاذَا صَنَعْتَ؟ بمعنی مَاالَّذی صَنعتَ؟ أَوْ مَنْ ذَا خَیْرٌ مِّنْکَ؟ بمعنی مَاالَّذِی هُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ.

٧...... مَا اسمیہ اور مَنْ کبھی استفہامیہ اور شرطیہ بھی ہوتے ہیں اس وقت یہ اسمائے موصولہ میں سے نہیں ہوتے جیسے مَنْ أَبُوکَ؟ مَا اسْمُکَ ؟ اورمَا تَصْنَعُ أَصْنَعُ، مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ.

چند ترکیبی قواعد:

١۔اسم موصول اپنے صلے سے ملکر کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتدا وخبر واقع ہوتا ہے۔فاعل کی مثال: جَاءَ مَنْ یَّسْکُنُ فِیْ الْمَدِیْنَةِ (وہ شخص آیا جو مدینہ میں رہتا ہے)۔مفعول بہ کی مثال: رَأَیْتُ مَنْ مَّاتَ فِی الصَّحْرَاءِ (میں نے اس شخص کو

دیکھا جو صحراء میں مرا)۔مبتدا کی مثال:۔ اَلَّذِیْ فِی الْمَسْجِدِ ھُوَ زَیْدٌ (وہ جو مسجد میں ہے وہ زید ہے) خبر کی مثال:۔ھُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَی وَدِینِ الْحَقِّ۔

۲۔اگر اسم موصول کے بعد جار مجرور آجائیں تو جار مجرور کو کسی فعل مقدر کے متعلق کر کے صلہ بنائیں گے اور اکثر ثَبَتَ فعل مقدر نکالتے ہیں۔جیسے جاءَ الَّذِی (ثَبَتَ) فِی الدَّارِ۔

ترکیب : جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ

جَاءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول فِیْ جار اَلدَّارِ مجرور، جار مجرور ملکر فعل مقدر ثَبَتَ کے متعلق، ثَبَتَ فعل اس میں ھُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مُتَعَلِّق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر جاءَ کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

۳۔اگر اسم موصول کے بعد ظرف ہو تو فعل مقدر کا مفعول فیہ بنا کر صلہ بنائیں گے۔جیسے رَأَیْتُ الَّذِیْ اَمَامَکَ (میں نے اس شخص کو دیکھا جو تیرے سامنے تھا)، اس میں اَمَامَکَ کو ثَبَتَ فعل مقدر کا مفعول فیہ بنا کر اس جملے کو صلہ بنائیں گے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال :۔مندرجہ ذیل جملوں میں موجود اسمائے موصولہ اور صلہ کی پہچان کریں۔

۱.جاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ.۲.رَأَیْتُ الرَّجُلَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ.۳.أَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ.٤.مَنِ الَّذِیْ لَقِیْتَهُ.٥. فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ.٦. مَاذَا

أَنْفَقْتَ؟. ٧. فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ .٨. مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ . ٩. یَا أَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. ١٠. أَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا. ١١. اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ. ١٢. مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ. ١٣. أَکْرِمْ أَیُّهُمْ أَحْسَنُ أَخْلاقًا. ١٤. تَعَلَّمْ مَا تَنْفَعُ بِه. ١٥. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی.

سوال 2: ۔مذکورہ بالا جملوں میں موجود اسمائے موصولہ کو پہچانئے کہ مذکر کے لئے ہیں یا مؤنث کے لئے نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ ذوی العقول کے لئے ہیں یا غیر ذوی العقول کے لئے؟

سوال 3: ۔مندرجہ بالا جملوں کی ترکیب کریں۔

❁......❁......❁......❁
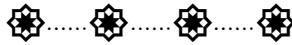
﴾......الامام الکسائی فی علم النحو......﴿

☆......وَحُکِیَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ لِلْکِسَائِیِّ ابْنِ خَالَتِهِ فَلِمَ لَا تَشْتَغِلُ بِالْفِقْهِ فَقَالَ مَنْ أَحْکَمَ عِلْمًا فَذٰلِکَ یَهْدِیهِ إلَی سَائِرِ الْعُلُومِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَا أُلْقِی عَلَیْکَ شَیْئًا مِنْ مَسَائِلِ الْفِقْهِ فَتُخْرِجَ جَوَابَهُ مِنْ النَّحْوِ فَقَالَ هَاتِ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِیمَنْ سَهَا فِی سُجُودِ السَّهْوِ فَتَفَکَّرَ سَاعَةً فَقَالَ لَا سُجُودَ عَلَیْهِ فَقَالَ مِنْ أَیِّ بَابٍ مِنْ النَّحْوِ خَرَّجْتَ هٰذَا الْجَوَابَ فَقَالَ مِنْ بَابِ أَنَّ الْمُصَغَّرَ لَا یُصَغَّرُ فَتَحَیَّرَ مِنْ فِطْنَتِهِ. (البحر الرائق 4 426)

﴾......أقسام العَلَم......﴿

☆......له عدة أقسام باعتبارات مختلفة

أ -فینقسم باعتبار تشخص معناه وعدم تشخصه إلی علم شخص، وإلی علم جنس.

ب -وینقسم باعتبار لفظه إلی عَلَم مفرد، وعلَم مرکب.

ج -وینقسم باعتبار أصالته فی العلمیة وعدَمِ أصالته إلی مُرْتَجَل، ومنقول.

د -وینقسم باعتبار دلالته علی معنی زائد علی العَلمیة أوعدم دلالته إلی اسم وکُنیة ولقب.

(النحوالوافی)

سبق نمبر: 2

﴿......اسمائے کنایہ کا بیان......﴾

اسمائے کنایہ کی تعریف:

وہ اسماء جو کسی چیز پر اشارۃً دلالت کریں۔ان کو اسمائے کنایہ کہا جاتا ہے۔

اسمائے کنایہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ مبہم عدد کیلئے استعمال ہونے والے ۲۔ مبہم بات کیلئے استعمال ہونے والے

(۱)۔ مبہم عدد کیلئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایات

۱۔وہ اسماء جو مبھم عدد سے کنایہ کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔وہ تین ہیں۔

۱. کَمْ ۲. کَذَا ۳. کَأَیِّنْ

......۱۔ کم:

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔استفہامیہ ۲۔خبریہ

۱۔کم استفھامیہ:

وہ کَمْ جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں سوال کیا جائے۔جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ؟ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟)

۲۔کم خبریہ:

وہ کَمْ جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں خبر دی جائے جیسے کَمْ کُتُبٍ دَرَسْتُ (میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں)۔

فائدہ:

کم کے بعد آنیوالا اسم اس کی تمییز کہلاتا ہے۔

کَمْ استفهامیه اور کَمْ خبریه کی تمییز کے اعراب

کم استفهامیه کی تمییز کے اعراب:

کَمْ استفہامیہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے۔جیسے کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ؟ (تونے کتنے آدمیوں کو مارا؟)

فائدہ:

۱۔ کبھی کم استفہامیہ سے پہلے حرف جار یا مضاف آجاتا ہے جیسے بِکَمْ دِرْهَماً اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟ اورغُلامَ کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ؟ (کتنے آدمیوں کے غلام کو تونے مارا؟)

۲۔ کَمْ استفہامیہ کی تمییز کوکسی قرینے کے پائے جانے کی صورت میں حذف کرنا بھی جائز ہے۔جیسے کَمْ مَالُکَ ؟ اصل میں کَمْ دِرْهَمًا مَالُکَ ؟ تھا یعنی (تیرا مال کتنے درھم ہے؟) یہاں پرقرینہ یہ ہے کہ کَمْ استفہامیہ کے بعد اس کی تمییز منصوب آتی ہے جوکہ یہاں نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اس کی تمییز محذوف ہے۔

کم خبریه کی تمییز کے اعراب:

اس کی تمییز مجرور ہوتی ہے،کبھی تو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اور کبھی حرف جر مِنْ کی وجہ سے۔جیسے کَمْ کِتَابٍ رَأَیْتُ (میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں) اور کَمْ مِنْ کِتَابٍ رَأَیْتُ(میں نے بہت سی کتابیں دیکھیں)۔

فائدہ:

کَـمْ خبریہ کی تمییز مفرد اور جمع دونوں طرح آسکتی ہے۔جیسے کَـمْ عِـلْـمٍ تَعَلَّمْتُ، کَمْ عُلُوْمٍ تَعَلَّمْتُ (میں نے بہت سے علوم پڑھے).

کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی پہچان کا طریقہ

کم استفہامیہ کی پہچان کا طریقہ:

۱۔اس کی تمییز منصوب ہوگی۔

۲۔اس کے بعد اکثر مخاطب کا صیغہ یا مخاطب کی ضمیر آتی ہے۔

کم خبریہ کی پہچان کا طریقہ:

۱۔اس کی تمییز مجرور ہوگی۔

۲۔یہ ماضی کے ساتھ خاص ہے لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کَمْ کُتُبٍ سَأَشْتَرِي۔

۳۔اس کے بعد اکثر متکلم کا صیغہ یا متکلم کی ضمیر آتی ہے۔

فائدہ:

کم چاہے استفہامیہ ہو یا خبریہ اس کی تمییز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

۞...... ۲۔ کَذَا:

یہ عدد کثیر اور قلیل دونوں سے کنایہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے [1]۔جیسے زُرْتُ کَذَا عَالِمًا (میں نے اتنے عالموں کی زیارت کی)۔

---

1 ...... کذا کے ذریعے کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ کَذَا (میں فلاں دن نکلا) اسی طرح قُلْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)

کذا کی تمییز کے اعراب:

کَذَا کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔

فائدہ:

١۔ کَذَا اکیلا بھی استعمال ہوتا ہے اور کبھی تکرار کیساتھ بھی۔ جیسے ضَرَبْتُ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً (میں نے اتنے اتنے مردوں کو مارا)۔

فائدہ:

٢۔ کَذَا کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری نہیں۔

۞......٣۔ کَأَیِّنْ:

اس کے ذریعے عدد کثیر کے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔

کَأَیِّنْ کی تمییز کے اعراب:

اس کی تمییز مفرد اور حرف جار مِنْ کے ساتھ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے ﴿کَأَیِّنْ مِن دابَّةٍ لا تَحمِلُ رِزْقَها﴾ (اور کتنے ہی ایسے جاندار ہیں جو اپنے رزق کو جمع نہیں کرتے)۔

فائدہ:

کَمْ اور کَأَیِّنْ کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہے۔

(٢)۔ مبہم بات کے لئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ

وہ اسماء جو کسی مبہم بات سے کنایہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہ دو

ہیں (۱) کَیْتَ (۲) ذَیْتَ۔

کَیْتَ و ذَیْتَ کی تمییز کے اعراب:

کَیْتَ وَذَیْتَ کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔

کَیْتَ و ذَیْتَ کا استعمال:

یہ دونوں واوٴ عطف اور تکرار کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قُلْتُ کَیْتَ وَذَیْتَ حَدِیْثًا. (میں نے فلاں فلاں بات کی). قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)۔ قُلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کی)۔

ترکیب: کَمْ کِتَابًا عِنْدَکَ؟

کَمْ ممیّز کِتَابًا تمییز، ممیّز تمییز ملکر مبتدا۔ عِنْدَ مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر ثَابِتٌ کا متعلق ثَابِتٌ اسم فاعل اپنے ھُوَ ضمیر فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

ترکیب : سَمِعْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا

سَمِعْتُ فعل تُ ضمیر اسکا فاعل کَذَا اسم کنایہ معطوف علیہ واوٴ عاطفہ کَذَا اسم کنایہ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر ممیّز، حَدِیْثًا تمییز، ممیّز تمییز ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فائدہ :

۱۔ کَیتَ اور ذَیْتَ کی ترکیبیں بھی کَذَا کی طرح ہیں۔

۲۔ لفظ فُلانٌ اور فلانَۃٌ بھی اسمائے کنایات میں سے ہیں لیکن یہ مبنی نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ میں سے مبہم عدد اور مبہم بات کے لئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ الگ الگ کریں ۔

۱ .ضَرَبْتُ زَيْدًا كَذَا وَكَذَا ضَرْبَةً. ۲.وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا .۳. كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ٤.وَكَأَيِّنْ مِنْ غَنِيٍّ لَا يَقْنَعُ. ٥. كَانَ الْأَمْرُ كَيْتَ وكيتَ. ٦ .بِكَمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَيْتَ هٰذَا ؟ ۷. اِشْتَرَيْتُهُ بِكَذَا دِرْهَمًا .۸. كَمْ رِجُلاً لَکَ؟

سوال نمبر2:۔ مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کریں۔
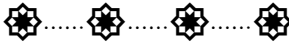
﴿......ألف الفصل......﴾

☆......ألف الفَصْلِ تُزاد بعد واو الجمع مخافة التباسها بواو النَّسَق في مثل (وردوا وكَفَروا) ألا ترى أنهم لو لم يدخلوا الألف بعد الواو ثم اتصلت بكلام بعدها ظن القارىء أنها كَفَرَ وَفَعَلَ وَ وَرَدَ ، فحِيزت الواو لما قبلها بألف الفصل، ولما فعلوا ذلک في الأفعال التي تنقطع واوها من الحروف قبلها نحو ساروا وجاء وا؛ فَعَلوا ذلک في الأفعال التي تتصل واوها بالحروف قبلها نحو كانوا وبانوا ليكون حكم هذه الواو في كل موضع حكماً واحداً (أدب الكُتّاب لابن قتيبة)

سبق نمبر: 3

﴾......شرط وجزاء کا بیان﴿

شرط وجزاء کا مجموعہ دو جملوں پر مشتمل ہوتا ہے۔جن میں سے پہلا ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور دوسرا کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ(۱) ،شرط وجزاء کے باب میں دو امور کا جاننا بہت ضروری ہے۔

۱۔شرط وجزاء کے اعراب ۲۔جزاء پر فاء کے لانے یا نہ لانے کی صورتیں۔

۱۔شرط وجزاء کے اعراب:

۱۔جب شرط وجزاء دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے۔ جیسے اِنْ تُکْرِمْنِی اُکْرِمْکَ (اگر تو میری تعظیم کریگا تو میں بھی تیری تعظیم کروں گا)۔

۲۔اور اگر صرف شرط مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب ہے جیسے اِنْ تَصْبِرْ صَبَرْتُ (اگر تو صبر کرے گا تو میں بھی صبر کروں گا)۔

۳۔اور اگر شرط فعل ماضی اور جزاء فعل مضارع ہو تو فعل مضارع پر جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔جیسے اِنِ اجْتَهَدْتَ أَجْتَهِدْ یا أَجْتَهِدُ (اگر تو محنت کرے گا تو میں بھی محنت کروں گا)۔

٤۔اگر شرط وجزاء دونوں ماضی ہوں تو لفظا ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ.

1 ......شرط صرف جملہ فعلیہ ہوتی ہے جبکہ جزاء جملہ کی کسی بھی قسم سے ہوسکتی ہے۔

جزاء پر فاء کے لانے یا نہ لانے کی صورتیں

جزاء پر بعض صورتوں میں فــاء کالانا واجب، بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔ پہلے ہم وجوب کی صورتیں ذکر کرتے ہیں۔

وجوب کی صورتیں:

۱۔جب جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے: ﴿مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے''۔

۲۔جب جملہ انشائیہ جزاء بن رہا ہو۔جیسے: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو''۔

۳۔جب فعل ماضی قَدْ کے ساتھ جزاء بن رہا ہو ۔جیسے: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا''۔

٤۔جب فعل مضارع منفی بغیر لا [2] جزاء بن رہا ہو یا اس سے پہلے سین یا سَوْفَ آجائے۔جیسے ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا''۔ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ترجمۂ

---

1 ...... یہ امر کی مثال ہے اسی طرح جملہ انشائیہ کی دیگر اقسام مثل نہی، استفہام و دعا وغیرہ میں بھی فاء کالانا واجب ہے۔

2 ...... یعنی فعل مضارع پر لا کے علاوہ کوئی اور حرف نفی داخل ہو۔جیسے ما اور لن.

کنزالایمان: ''اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے''۔

جواز کی صورتیں:

جب فعل مضارع ''مثبت'' یا ''منفی بـلا'' جزاء بن رہا ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی فاء کو لانا یا نہ لانا۔(مضارع مثبت کی مثال) اِنْ یَّضْرِبْ فَأَضْرِبُ اور أَضْرِبُ۔ (مضارع منفی بلا کی مثال) اِنْ یَّضْرِبْ فَلاَ أَضْرِبُ اور لاَ أَضْرِبُ بھی جائز ہے۔

عدم جواز کی صورتیں:

۱۔جب ماضی بغیر قَدْ کے جزاء بن رہا ہو۔جیسے اِنْ کَلَّمْتَنِی کَلَّمْتُکَ (اگر تو مجھ سے بات کریگا تو میں بھی تجھ سے بات کروں گا)

۲۔جب مضارع منفی بلم جزاء بن رہا ہو ۔جیسے مَنْ یَّسْرِقْ لَمْ یَنْجَحْ (جو چوری کریگا وہ کامیاب نہیں ہوگا)

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل جملوں میں بتایئے کہ کہاں فاء کا لانا واجب، کہاں جائز اور کہاں ناجائز ہے؟

۱ .اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ. ۲ .اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَأَلْتُکُمْ مِنْ أَجْرٍ. ۳ .فَاِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا. ٤ .مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. ٥ .مَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلاَ یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَهَا. ٦ .مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ. ۷ .اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِکُمْ. ۸. مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ. ۹ . مَا تُحَصِّلُ فِی الصِّغَرِ یَنْفَعُکَ فِی الْکِبَرِ. ۱۰ . مَنْ تَلْقَهُ فَسَلِّمْ عَلَیه. ۱۱ .إِذَا وُسِدَ الأَمْرُ إِلی غَیرِ أَهله فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. ۱۲ . لَوِ امْتَنَعَ الْغِذَاءُ لَمَاتَ الْحَیُّ.

سبق نمبر:

﴾......حروف جارہ کا بیان......﴿

حروف جارہ کی تعریف:

ایسے حروف جو اسماء پر داخل ہوں اور انہیں جر دیں۔ یہ سترہ ہیں جن کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے۔

بَـاؤ، تَـاؤ، کَـاف وَلاَم و وَاؤ، مُنْذُ وُمُذْ خَلاَ

رُبَّ حَـاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

جس اسم پر یہ داخل ہوں اس کو مجرور کہا جاتا ہے۔

مِنْ (سے):

یہ ابتداء کا معنی دیتا ہے۔ جیسے مِنَ الْبَصْرَةِ (بصرہ سے)۔

حتی (تک)، الی (طرف):

یہ دونوں انتہا کا معنی دیتے ہیں۔ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ (طلوع فجر تک)، اِلَی الْمَسْجِدِ (مسجد تک)۔

علی (پر):

عَلَی السَّطْحِ (چھت پر)۔

فی (میں):

یہ ظرف زمان ومکان کیلئے آتا ہے۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ (زید گھر میں ہے)،

فِی اللَّیۡلِ ظُلۡمَۃٌ (رات میں تاریکی ہے)۔

عن (سے):

یہ بُعد ومُجاوزت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے رَمَیۡتُ السَّھۡمَ عَنِ الۡقَوۡسِ (میں نے کمان سے تیر پھینکا)۔

باء (ساتھ):

یہ اکثر استعانت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے کَتَبۡتُ بِالۡقَلَمِ (میں نے قلم کی مدد سے لکھا یا میں نے قلم سے لکھا)۔

کافِ (طرح):

یہ حرف تشبیہ کیلئے آتا ہے۔جیسے زَیۡدٌ کَالۡقَمَرِ (زید چاند کی طرح ہے)۔

لام (لئے):

یہ اکثر ملکیت کیلئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی قسم کیلئے بھی آتا ہے۔جیسے ھٰذَا الۡمَالُ لِزَیۡدٍ (یہ مال زید کیلئے ہے یا یہ زید کا مال ہے)،لِلّٰہِ(اللہ کی قسم)۔

خلا، عدا، حاشا (علاوہ):

یہ اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کیلئے آتے ہیں۔جیسے جَاءَ نِیَ الۡقَوۡمُ خَلاَ وَعَدَا وَحَاشَا زَیۡدٍ (میرے پاس زید کے علاوہ ساری قوم آئی)۔

مُذۡ ومُنۡذُ:

یہ مدت بیان کرنے کیلئے آتے ہیں۔جیسے مَارَأَیۡتُہٗ مُذۡ وَمُنۡذُ سَنَۃٍ(میں نے اسے ایک سال سے نہیں دیکھا)۔

رُبَّ (کم، بہت زیادہ):

یہ کمی یا زیادتی بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔کمی کے معنی کیلئے: جیسے رُبَّ لِصٍّ یُؤْخَذُ (کم ہی چور پکڑے جاتے ہیں)۔زیادتی کے معنی کیلئے: جیسے رُبَّ مَرِیْضٍ یَشْفِیْ (کتنے ہی مریض شفایاب ہوجاتے ہیں)۔

واؤ ، تاء:

یہ دونوں قسم کیلئے آتے ہیں۔وَاللّٰہِ ،تَاللّٰہِ(اللہ عزوجل کی قسم)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔مندرجہ ذیل کا ترجمہ کریں اورحروف جارہ اوراسمائے مجرورہ کی نشاندہی کریں؟

١. دَخَلْتُ فِی الدَّارِ ٢. زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ ٣. سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ ٤. وَاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا ٥. تَاللّٰہِ لَأَکِیْدَنَّ ٦. جَرَی الْمَاءُ فِی النَّھْرِ ٧. لَہُ الْمُلْکُ ٨. لَہُ الْحَمْدُ ٩. مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ١٠. زَیْدٌ کَالْأَسَدِ ١١.نَظَرْتُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ ١٢. أَکْتُبُ عَلَی الْوَرَقِ ۔

سوال نمبر2:۔مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں؟

١۔چھت پر ٢۔مسجد کی طرف ٣۔مدرسے سے ٤۔بہت سے لوگ ٥۔میں گھر میں داخل ہوا ٦۔اللہ کی قسم میں ضرور پڑھوں گا ٧۔میں نے اسے جمعہ سے نہیں دیکھا ٨۔بہت کم لوگ ٩۔پھول کی طرح ١٠۔لاہور سے کراچی ١١۔قلم کی مدد سے ١٢۔زید کے سوائے سب نے سبق یاد کیا۔

❁❁❁❁

سبق نمبر:

﴿......حروف غیر عاملہ کا بیان......﴾

حروف غیر عاملہ تیرہ ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

......١۔حروف عطف:

حروف عطف کی تعریف:

وہ حروف جو اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم میں جمع کرنے کیلئے آتے ہیں[1]۔ ان کو حروف عطف کہتے ہیں، انکے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

حروف عطف دس ہیں:

١.وَاؤ ٢. فَا ٣.أَوْ ٤. أَمْ ٥. لاَ ٦.بَلْ

٧.حَتّٰی ٨. لٰكِنْ ٩. ثُمَّ ١٠. إِمَّا

١۔واؤ:

یہ مطلق جمع کیلئے آتا ہے اور معطوف ومعطوف علیہ میں ترتیب ضروری نہیں جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَعُمَرُ اس کا مطلب ہے زَيْدٌ اور عُمَرُ دونوں آئے اب یہاں یہ ترتیب ضروری نہیں کہ زَيْدٌ پہلے آیا ہو یا عُمَرُ۔

٢۔فا:

یہ ترتیب کیلئے آتا ہے اور اس میں یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ ماقبل کیلئے جو حکم ثابت ہوا ہے وہ فوراً ہی مابعد کیلئے ثابت ہو اور اس میں تاخیر نہ ہو۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ فَبَكْرٌ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے زید آیا اور اس کے فوراً بعد بکر ۔

1 ......یعنی اکثر اوقات حروف عطف اسی لئے آتے ہیں۔

۳۔ ثُمَّ:

یہ بھی ترتیب کیلئے آتا ہے لیکن اس میں یہ بات ضروری ہے کہ ماقبل کیلئے جو حکم ثابت ہے وہ مابعد کیلئے کچھ دیر کے بعد ثابت ہو۔ جیسے اِسۡتَیۡقَظَ زَیۡدٌ ثُمَّ بَکۡرٌ (زید جاگا پھر اس کے کچھ دیر بعد بکر جاگا)۔

٤۔ او ، ٥۔ ام:

یہ دونوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ انکے مابعد یا ماقبل میں کسی ایک کیلئے حکم ثابت ہے لیکن کس کیلئے ثابت ہے اس میں شک ہے۔ جیسے جَاءَ زَیۡدٌ أَوۡ عَمۡرٌو، جَاءَ زَیۡدٌ أَمۡ عَمۡرٌو. اس کا مطلب یہ ہے کہ زید یا عمرو میں سے کوئی ایک آیا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کون آیا ہے۔

٦۔ لا:

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مابعد سے حکم کی نفی کی گئی ہے۔ جیسے رَکِبَ السَّیِّدُ لاَ خَادِمُہٗ اس کا مطلب یہ ہے کہ سردار سوار ہوا، اس کا خادم نہیں۔

۷۔ بَلۡ:

یہ معطوف علیہ سے حکم کی نفی کر کے معطوف کیلئے حکم کو ثابت کرنے کیلئے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیۡ زَیۡدٌ بَلۡ بَکۡرٌ (میرے پاس زید نہیں بلکہ بکر آیا)۔

۸۔ حتی:

حتی انتہائے غایت کیلئے آتا ہے۔ جیسے قَرَءَ الطُّلَّابُ حَتَّی الۡأُسۡتَاذُ

(طالب علموں نے پڑھا حتی کہ استاد نے بھی پڑھا)۔

۹۔لٰکِنَّ:

یہ اس وہم کو دور کرنے کیلئے آتا ہے جو ماقبل کلام سے پیدا ہوا ہو، یہ جس جملہ میں آئے اس سے پہلے یا اس کے بعد نفی کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے **مَا نَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو نَامَ**۔ (زید نہیں سویا لیکن عمرو سو گیا)۔

۹۔إِمَّا:

یہ دو امور میں سے کسی ایک امر کے ثبوت کے لیے آتا ہے جیسے **اَلْعَدَدُ إِمَّا زَوْجٌ وَإِمَّا فَرْدٌ** (عدد یا تو جفت ہوتا ہے یا طاق)

نوٹ:

اس مثال میں دوسرا إما عطف کے لیے ہے جبکہ پہلا تشکیک کے لیے۔

۞......۲۔حروف استفہام:

ان کی پوری بحث کلمات استفہام میں گزر چکی ہے۔

۞......۳۔حروف استقبال:

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ یہ دو ہیں۔ ۱۔سین ۲۔سوف جیسے **سَیَقُوْمُ** (عنقریب وہ کھڑا ہوگا) اور **سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ** (عنقریب تم جان لوگے)۔

۞......٤۔حروف تاکید:

وہ حروف ہیں جو جملہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس میں تاکید کے معنی پیدا

کر دیتے ہیں۔ یہ دو ہیں۔

۱۔نون تاکید　　　　۲۔لام ابتدائیہ

۱۔نون تاکید:

نون تاکید فعل پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَیَضْرِبَنَّ (ضرور ضرور مارے گا وہ ایک مرد)۔

۲۔لام ابتدائیہ:

یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے''۔ اور ﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔

نوٹ:

کبھی قَدْ بھی تاکید کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

❁......۵۔حروف تفسیر:

وہ حروف جو اپنے ماقبل کی وضاحت کیلئے آتے ہیں انہیں حروف تفسیر کہا جاتا ہے۔ انکے ماقبل کو مُفَسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں۔

۱. أَیْ　　　　۲. أَنْ

۱۔أَیْ:

یہ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر بیان کرتا ہے جبکہ أَنْ صرف جملہ کی (مفرد کی

مثال)۔جیسے رَأَیْتُ لَیْثًا أَیْ أَسَدًا (میں نے لیث یعنی شیر کو دیکھا) اور (جملہ کی مثال) اِنْقَطَعَ رِزْقُهٗ أَیْ مَاتَ (اس کا رزق منقطع ہو گیا یعنی وہ مر گیا)۔

۲۔اَنْ:

جیسے ﴿وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاۤ اِبْرٰهِیْمُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''ہم نے اسے ندا دی کہ اے ابراہیم''۔

۶......حروف تحضیض:

حروف تحضیض سے مراد وہ حروف ہیں جنکے ذریعے کسی کام پر ابھارا جائے اور وہ چار ہیں۔

۱. هَلَّا : جیسے هَلَّا أَدَّبْتَ زَیْدًا (تو نے زید کو ادب کیوں نہیں سکھایا؟)۔

۲. أَلاَ : أَلاَ تَحْفَظُوْنَ دُرُوْسَكُمْ (تم اپنا سبق یاد کیوں نہیں کرتے؟)۔

۳. لَوْلاَ : لَوْلاَ تَتْلُوْ الْقُرْاٰنَ (تو قرآن کی تلاوت کیوں نہیں کرتا؟)۔

٤. لَوْمَا : لَوْمَا تُصَلِّي الصَّلٰوةَ (تو نماز کیوں نہیں پڑھتا؟)۔

۷......حروف مصدریه:

وہ حروف جو جملہ کو مصدر کے معنی میں کر دیں ان حروف کو حروف مصدریہ کہتے ہیں۔

۱. مَا ۲. اَن ۳. اَنَّ

مَا، اَنْ:

مَا اور اَن دونوں جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔جیسے ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ

الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین ان پر تنگ ہوگئی کشادہ ہونے کے باوجود) اس مثال میں رَحُبَتْ بِرُحْبِهَا مصدر کے معنی میں ہے۔اور يَفْرَحُكَ أَنْ تَفُوْزَ (تیرا کامیاب ہونا تجھے خوش کرتا ہے) اس مثال میں اَنْ تَفُوْزَ ، فَوْزُكَ کے معنی میں ہے۔

اَنَّ:

عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے تیرے کھڑے ہونے کو جانا) اس مثال میں أَنَّكَ قَائِمٌ ، قِيَامُكَ کے معنی میں ہے۔

۸۔حرف رَدع:

یہ وہ حرف ہے جو ڈانٹنے اور جھڑکنے اور متکلم کو اس کے عمل سے روکنے کے لئے آتا ہے یہ صرف ایک ہے۔یعنی کَلاّ

جیسے کوئی کہے فُلَانٌ يَبْغَضُكَ (فلاں شخص تجھ سے بغض رکھتا ہے) تو اس کے جواب میں کہا جائے: كَلَّا یعنی ہرگز نہیں۔یہ کبھی حَقًّا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور جملہ کی تحقیق کیلئے آتا ہے۔جیسے﴿كَلَّا اِنَّ الاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾ترجمۂ کنزالایمان:''ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے۔''

۹۔ حرف توقع :

وہ حرف جو ماضی پر داخل ہو کر اس کو حال کے قریب کر دے۔یہ صرف قَدْ ہے ۔اس میں تحقیق کے معنی بھی پائے جاتے ہیں اور اگر یہ مضارع پر داخل ہو تو اکثر تقلیل کا معنی دیتا ہے۔ قَدْ رَكِبَ (وہ ابھی ابھی سوار ہوا ہے)،قَدْ أَفْلَحَ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ (تحقیق مؤمنین فلاح پاگئے) اِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ (جھوٹا کبھی کبھی سچ بول جاتا ہے)۔

۱۰۔حروف جواب:

وہ جو ما قبل کلام کے اثبات کے لیے آتے ہیں وہ چھ ہیں۔

۱ . نَعَمْ . ۲ . بلٰی . ۳ . اِیْ . ٤ . جَیْرِ . ۵ . أَجَلْ . ٦ . اِنَّ

۱۔نعم:

یہ کلام سابق کو تسلیم کرنے کا فائدہ دیتا ہے جیسے کوئی کہے أَ جَاءَ زَیْدٌ ؟(کیا زید آگیا) تو جواب میں کہا جائے نَعَمْ (ہاں)۔

۲۔بلٰی:

اگر نفی کے جواب میں آئے تو اثبات کا فائدہ دیتا ہے جیسے أَ لَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ (کیا میں تمہارا رب نہیں)؟۔تو اس کے جواب میں کہا بَلٰی (کیوں نہیں)۔

۳۔اِیْ:

یہ قسم کے لیے آتا ہے جیسے قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ ۔(آپ فرمادیجئے کہ میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے)۔

٤ جَیْرِ ۔۵ اَجَلْ ۔٦ اِنَّ:

یہ تینوں خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں خواہ وہ خبر مثبت ہو یا منفی ، جیسے اگر کوئی کہے جَاءَ کَ زَیْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے جَیْرِ ،أَجَلْ، اِنَّ تو اسکا مطلب ہوگا جی ہاں آپ نے ٹھیک کہا ۔اور منفی خبر کے جواب میں جیسے:

لَمْ یَأْتِکَ زَیْدٌ کے جواب میں جَیْرِ، أَجَلْ، اِنَّ کہا جائے۔ یہ تینوں بہت قلیل الاستعمال ہیں۔

۔۔۔۔۔۔ ۱۱۔حروف تنبیہ:

یہ تین ہیں جیسے:

۱۔ أَلاَ : ﴿أَلاَ اِنَّ أَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ''سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''۔

۲۔ أَمَا: أَمَا لاَ تَفْعَلْ (خبردار تو یہ نہ کر)۔

۳۔ ھَا: ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے)۔

۔۔۔۔۔۔ ۱۲۔حروف زیادت:

یہ ایسے حروف ہیں جو فعل واسم دونوں کے شروع میں آتے ہیں اور ان کے کوئی معنی نہیں ہوتے، ان سے مقصود کلام کی زینت ہوتی ہے۔ یہ آٹھ ہیں۔

۱۔اِنْ ۔ ۲۔أَنْ۔ ۳۔مَا۔ ۴۔لاَ۔ ۵۔مِنْ ۔ ۶۔کَافْ۔ ۷۔بَا ۔ ۸۔لاَمْ

جیسے (۱)۔۔۔۔۔۔مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید نہیں کھڑا)۔

(۲)۔۔۔۔۔۔فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (جب خوش خبری دینے والا آیا)۔

(۳)۔۔۔۔۔۔اِذَا مَاصُمْتَ صُمْتُ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا)۔

(۴)۔۔۔۔۔۔مَا ھَرَبَ زَیْدٌ وَلاَ عَمْرٌو (نہ زید بھاگا اور نہ ہی عمرو)۔

(۵)۔۔۔۔۔۔مِن:مَا جاءَ نِی مِن أحدٍ (میرے پاس کوئی نہیں آیا)

(۶)۔۔۔۔۔۔ کاف:لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیْءٌ (اسکے مثل کوئی نہیں)

(۷)......باء: لَیسَ زیدٌ بِرَاکِبٍ (زید سوار نہیں ہے)

(۸)......لام: رَدِفَ لَکم (وہ تمہارے پیچھے سوار ہوا) بمعنٰی رَدِفَکُمْ

۞......۳۱۔ الف لام :

اس کی مکمل تفصیل الف لام کے سبق میں دیکھیں۔

☆☆☆☆☆

أقسام العَلَم

له عدة أقسام باعتبارات مختلفة أ -فينقسم باعتبار تشخص معناه وعدم تشخصه إلى علم شخص، وإلى علم جنس. ب -وينقسم باعتبار لفظه إلى عَلَم مفرد، وعلَم مركب. ج- وينقسم باعتبار أصالته فى العلمية وعدَمِ أصالته إلى مُرُتَجَل، ومنقول. د -وينقسم باعتبار دلالته على معنى زائد على العَلمية أوعدم دلالته إلى اسم، وكُنية، ولقب.

التعريفات

عَلَم شخص هو اللفظ الذى يدل على تعيين مسماه تعييناً مطلقًا. نحو زيد، جبريل، دِمَشق

علَم جنس اسم موضوع للصورة الخيالية التى فى داخل العقل، والتى تدل على فَرُد شائع من أفراد الحقيقة الذهنية. نحو أسامة لكل أسد، وثعالة لكل ثعلب

عَلَم مفرد ما تَكَوّنُ من كلمة واحدة، مثل صالح، مأمون، حليمة، أعلام أشخاص

والمركَّب ما تكّونُ من كلمتين أو أكثر عبدُ العزيز، جادَ الحقُّ، الخيرُ نازلٌ، بَعْلَبَكّ

فالعلم إما مفرَد، وإما مركب تركيبَ إضافة، أوتركيب إسناد، أومزج

المرتجل هوما لم يسبق له استعمال قبل العَلَمية فى غيرها كسعاد والمنقول ما سبق له استعمال فى غير العلمية والنقل إما من صفة كحارث أو من مصدر كفضل أو من اسم جنس كأسد وهذه تكون معربة.

فأما الاسم فهو عَلَم يدل على ذات معينة مشخَّصة فى الأغلب، دون زيادة غرض آخر من مدح أو ذمّ.

وأما اللقب فهو علَم يدل على ذات مُعيَّنة مشخصة، مع الإشعار بمدح أو ذمّ إشعارًا مقصودًا بلفظ صريح مثل بَسّام، الرشيد، جميلة، السفاح

وأما الكنية فهى علم مركب تركيبًا إضافيًّا بشرط أن يكون صدره وهو المضاف كلمة من الكلمات الآتية أب، أمّ، ابن، بنت مثل الأعلام الآتية أبو بكر، أم كلثوم، ابن مريم، بنت الصديق.

(النحوالوافى)

سبق نمبر:

﴿......الف لام کی اقسام......﴾

الف لام کی دوقسمیں ہیں۔ ۱۔اسمی ۲۔حرفی

اسمی کی تعریف:

وہ الف لام جو اَلَّذِیْ کے معنی میں ہو جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ یا الذی یَضْرِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ یا الذی یُضْرَبُ۔''الف لام اسمی''، صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر آتا ہے جبکہ یہ دونوں حدوثی معنی پر دلالت کریں۔

حرفی کی تعریف:

وہ الف لام جو اَلَّذِیْ کے معنی میں نہ ہو جیسے اَلْحَسَنُ۔

حرفی کی دوقسمیں ہیں۔ ۱۔زائدہ۔ ۲۔غیرزائدہ۔

زائدہ کی تعریف:

وہ الف لام جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا نہ کرے جیسے اَلنُّعْمَانُ. (معین شخص کا نام)

غیرزائدہ کی تعریف:

وہ الف لام جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا کرے۔جیسے اَلرَّجُلُ (خاص مرد)۔

زائدہ کی اقسام

۱. لازمی ۲.عارضی.

لازمی کی تعریف :

وہ الف لام ہے جو اپنے مدخول سے جدا نہ ہوتا ہو۔ جیسے اسم جلالت اللّٰہ کا الف لام۔

عارضی کی تعریف :

وہ الف لام ہے جو اپنے مدخول سے جدا ہو سکتا ہو جیسے الحارث، الباکستان کا الف لام۔

غیر زائدہ کی اقسام

اسکی پانچ اقسام ہیں۔

١۔ جنسی۔ ٢۔ استغراقی۔ ٣۔ عہد خارجی۔ ٤۔ عہد ذہنی۔ ٥۔ عہد حضوری۔

١۔ جنسی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد فقط جنس ہو اور افراد کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے اَلـرَّجُلُ خَیْـرٌ مِّنَ الْمَرْأَ ۃِ (جنس مرد جنس عورت سے بہتر ہے) اس مثال میں اَلرَّجُلُ اور اَلْمَرْأَۃُ کا الف لام جنسی ہے۔

٢۔ استغراقی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد جنس کے تمام افراد ہوں۔ جیسے اِنَّ الاِنْسَـــانَ لَـفِـیْ خُسْـرٍ (بے شک ہر انسان خسارے میں ہے) اس مثال میں اَلاِنْسَان کا الف لام استغراقی ہے۔

٣۔ عہد خارجی :

وہ الف لام جس کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کے نزدیک متعین ہو۔ جیسے فَـعَـصٰـی فِـرْعَـوْ نُ الـرَّسُـوْلَ (تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی) اس مثال میں اَلـرَّسُوْل پر عہد خارجی کا الف لام ہے۔ چنانچہ یہاں (الـرسول) سے متعین ذات حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام مراد ہیں۔

٤۔عهد ذهنی:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد کوئی غیر معین فرد ہو۔ جیسے أَخَافُ أَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئبُ (میں خوف کرتا ہوں کہ اسے کوئی بھیڑیا کھالے)۔اس مثال میں اَلذِّئبُ پرعہد ذھنی کاالف لام ہے۔

٥۔عهد حضوری:

وہ الف لام ہے جس کے مدخول سے مراد وہ فرد ہو جو موجود و حاضر ہو۔ جیسے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا)اس مثال میں اَلْيَوْمَ پرعہدِ حضوری کاالف لام ہے۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبرا: مندرجہ ذیل جملوں میں موجود الفاظ پرآنے والے الف لام کاتعین کریں۔

١ . اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٢ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٣ . رَكِبْتُ فَرَسَ زَيْدٍ وَكَانَ الْفَرَسُ سَرِيْعاً ٤ .جَاءَ الْحَمْزَةُ وَالْعَبَّاس ٥ . اَلْيَوْمَ عُطْلَةٌ ٦ .اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ ٧ .اَلْمَرْأَةُ نَاقِصَةُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ ٨ .ذَهَبْتُ مَعَكَ فِى السُّوْقِ ٩ .اَوَّلُ النَّاسِ اَوَّلُ نَاسٍ ١٠ .فِىْ بَيْتِىْ قِطَّاطٌ كَثِيْرَةٌ فَشَرَّبْتُ الْقِطَّةَ لَبَناً ١١ .يَعِيْشُ السَّمَكُ فِى الْمَاءِ ١٢ .سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

❁❁❁❁

سبق نمبر: 7

﴿......عوامل[1] کا بیان......﴾

عامل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔عامل لفظی۔ ۲۔عامل معنوی

عامل لفظی کی تعریف:

جس عامل کو پڑھا جاسکے اسے عاملِ لفظی کہتے ہیں۔(جو عامل محذوف ہو اس کو بھی لفظی عامل ہی کہتے ہیں)۔

عامل معنوی کی تعریف:

وہ عامل جسے پڑھا نہ جاسکے اسے عاملِ معنوی کہتے ہیں۔

عامل کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔حروفِ عاملہ۔ ۲۔افعالِ عاملہ۔ ۳۔اسمائے عاملہ

۱۔حروف عامله:

ان کی بحث حروف کی اقسام کے سبق میں مذکور ہے۔

۲۔افعال عامله:

افعال بھی تمام کے تمام عمل کرتے ہیں ان کا مکمل بیان سبق "فعل کا عمل" میں مذکور ہے۔

۳۔اسمائے عامله:

اسمائے عاملہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

۱۔اسم فاعل ۔۲۔اسم مفعول ۔۳۔صفت مشبہ۔٤۔اسم تفضیل۔٥۔اسمائے افعال ٦۔اسمائے کنایات۔٧۔اسمائے شرطیہ۔٨۔مصدر۔٩۔مضاف۔

1 ......عامل کی تعریف پیچھے گذر چکی ہے۔

مصدر کے علاوہ تمام کی تفصیل ان سے متعلق اسباق میں مذکور ہے وہاں مکمل تفصیل دیکھیں، مصدر کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

مصدر: مصدر ایسا اسم ہے جو فقط حدث پر دلالت کرے (نہ کہ زمانے وغیرہ پر) اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہوں۔ جیسے الضرب، النصر وغیرہ۔

مصدر کا استعمال:

مصدر کو تین طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔اضافت کے ساتھ جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (مجھے زید کے کھڑے ہونے نے حیرت میں ڈالا)، اس مثال میں قِیَام مصدر اپنے فاعل زَید کی طرف مضاف ہے جو کہ لفظا مجرور اور محلا مرفوع ہے۔

۲۔تنوین کے ساتھ جیسے اَوْاِطْعَامٌ [1] فِی یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَتِیْمًا ذَامَقْرَبَةٍ (یا کھانا کھلانا فاقے کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو)، اس مثال میں اِطْعَامٌ مصدر تنوین کے ساتھ استعمال ہوا ہے اور یَتِیْمًا اس کا مفعول بہ ہے۔

۳۔الف لام کے ساتھ جیسے عَمُّکَ حَسَنُ التَّهْذِیْبِ أَبْنَاءَهٗ (تیرے چچا نے اپنے بیٹوں کو اچھے اطوار سکھائے) اس مثال میں اَلتَّهْذِیْب مصدر الف لام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔اور أَبْنَاءَهٗ اس کا مفعول ہے۔اسی طرح العاقلُ شدیدُ الحُبِّ وَطَنَه اور أخوکَ کثیرُ الاتْقانِ عَمَلَهٗ.

---

1 ......مصدر کے فاعل یا مفعول کو حذف کر دینا جائز ہے مذکورہ مثال حذفِ فاعل کی ہے جبکہ حذفِ مفعول کی مثال یہ ہے ﴿وما کان استغفارُ إبراهیمَ لأَبِیْهِ إلاّ عن مَوعِدةٍ وَعَدَهَا إیَّاهُ﴾ یعنی استغفارُ إبراهیمَ رَبَّهٗ لأبِیهِ (ابراہیم علیہ السلام کا اپنے رب سے اپنے چچا کے لئے استغفار کرنا)۔

مصدر کے عمل کی شرط:

مصدر کے عمل کی شرط یہ ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو۔

مصدر کا عمل:

مصدر اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے اگر فعل لازم کا مصدر ہے تو فعل لازم کی طرح عمل کرے گا اگر فعل متعدی کا مصدر ہے تو فعل متعدی کی طرح عمل کرے گا۔ جیسے:

۱۔ فعل لازم کا مصدر عَجِبْتُ مِنْ ذَهَابِكَ (میں تیرے جانے سے متعجب ہوا)۔

۲۔ فعل متعدی کا مصدر عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَيْدًا (میں تیرے زید کو مارنے سے متعجب ہوا)۔

☆☆☆☆☆

مشق

سوال نمبر :۔ترجمہ کریں اور مصدر کے عمل کی نشاندہی کریں۔

۱. حُبُّكَ الشَّيَّ يُعْمِي وَيُصِمُّ. ۲. مُخَالَطَةُ الْأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ. ۳. اِكْرَامُ الْعَرَبِ الضَّيفَ مَعْرُوفٌ فِي العالَمِ. ٤. قال صلى الله عليه وسلم تَبَسُّمُكَ فی وجهِ أخِيكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بالمعروفِ صدقةٌ ونَهْيُكَ عن المُنْكَرِ صدقةٌ ونَصْرُكَ الرجلَ الرَّديءَ البَصَرِ لَكَ صدقةٌ واِمَاطَتُكَ الحجرَ والشَّوكَ والعَظْمَ عن الطريق لك صدقةٌ. ٥. ولولا دفعُ اللّٰهِ الناسَ بعضَهم ببعضٍ لَفَسَدَتِ الارضُ. ٦. ساء نی ضربک الخادم ٧. إنشادک الأشعارَ جميلٌ ٨. مِن سُوءِ التَّربِيَةِ عِصيانُ الآباءِ بَنُوهُم.

❁❁❁❁

بسم الله الرحمن الرحيم

المنظومة المختصرة فی النحو

هذه المنظومة على بحر الرجز، سهلة العبارة، عدد أبياتها بيتا، حوت على فوائد لاتوجد فی غیرها من المختصرات، واستشهد كثيرا بكتاب الله تعالى

المقدمة 5

الحمدُ للهِ على نحوٍ بِهِ   مُعْرِبُهُ نالَ الرضى مِنْ رَبِّهِ

ثُمَّ الصلاةُ ما جرى الكلامُ   مِنّا على النبیِّ والسلامُ

وهذِهِ أرجوزةٌ فَهَیُّتا   تقل عن سِتین بیتاً بَیتا

تحوِی من النَّحوِ أهَمَّ ما أهَمّ   ویَنْجَلِیُ بها بإذْنِ اللهِ هَمّ

مع اقتباسٍ لی عن الأئمةْ   مِنْ بینِ قوسینِ تراه ثَمَّةْ

باب الكلام 6

القولُ إن أفاد معنیً محتواهُ   فهو الكلام عند معشر النحاةْ

أَقَلُّهُ اسمانِ كزیدٌ ذاهبُ   واسمٌ وفعلٌ نحوُ فاز التائبُ

كلا المثالین یسمی جملةْ   وفیهما الحرف یكون فضلةْ

فالاسمَ میزه بجرٍ وندا   وجَعْلِهِ معرفاً أو مسندا

والفعلَ میزه بلم والتاءِ   والسین والنون وقد والیاء

والـحـرفُ ميـزه بـكـونـه خـلا　　من الـعـلامات كهلْ أو كعلى

باب الإعراب 12

الاعـراب تـغييـر أواخـر الكَلِمْ　　لـعـاملٍ وذاك فـى البـنـا عُدِمْ

فـالمعربُ اسمٌ لا يضاهى الحرفا　　وفـعـلٌ امتـاز بِـلَـمْ كـيـخـفـى

رفـعـاً ونـصبـاً أُعْـرِبَـا ويُعربـانْ　　أيـضـاً بـجـرٍّ أولٍ وجـزمٍ ثـانْ

بـضـمـةٍ فـفـتـحـةٍ لـلأولَيـنْ　　وكسرةٍ ثم سكونٍ بعد ذينْ

وارفـعْ بـواوٍ جمع تصحيحٍ ذَكَرْ　　واجعلْهُ باليا إن أتى نصبٌ وجَرّ

ومثلُـهُ فـى الـرفـعِ والجـرِّ أُلِفْ　　خمسةُ الاسماءِ وتنصبُ بالألِفْ

والألف ارفـعـاً بهـا مـا ثُـنِّـيـا　　ونـصبُـهُ وجـرُّه اجـعـلْـهُ بيـا

ونـحـو هـنـداتٍ لـنصبِـهِ انكسَرْ　　وغـيـرُ مـصـروفٍ بـفتحةٍ يُجَرّ

والـخـمسة الأفـعـالُ رفعها بنونْ　　والنونَ فى نصبٍ وجزمٍ يحذفونْ

وأى فـعـلٍ آخـرٌ مـنـه ألِفْ　　أو واوٌ أو ياءٌ ففى الجزمِ حُذِفْ

والـرفـعُ فـى جـمـيعِهـا مـقـدّرُ　　ونـصـبُ ذى الألِفِ أيضاً قدّروا

والـرفعُ فى منقوص الاسما قُدِّرا　　والـجـرُّ والـجـمـيـعُ فيـمـا قُصِرا

العُمَدُ والنواسخ 11

الـمبتـدا مـرتـفـعٌ والـخبـرُ　　كـالـلّـهُ ربُّـنـا ونحنُ نشكُرُ

فـالـمبتـدا اسـمٌ دائـمـاً ثـمّ إليــهُ يُسنـدُ أو يُقـالُ محكومٌ عليهُ

والـخبرُ الـحكـمُ الـذى قد أُسنِدا وجـاء جـمـلةً وجاء مـفـردا

والـفــاعـلُ اسـمٌ مسنـدٌ إليــهِ وفـعـلُــهُ مـقـدّمٌ عـليــهِ

فـفـــاعــلٌ زيـدٌ إذا قـلـتَ بـدا زيـدٌ وإن عـكسـتَ زيدٌ مبتدا

والـفـعـلُ إن فـاعـلُـهُ مجهـولُ فــذو نيــابةٍ لــه الـمـفـعـولُ

وسيّــدٌ فــى كــان زيـدٌ سيّــدا خبـرُ كـانَ واسـمها ذو الابتدا

وأعـطِ بـات صـار مـا لكـان مـرّ وليس أمسى ظل مع سبعٍ أُخَرُ

وسيّــدٌ فـــى إنّ زيــداً سيّـــدُ مــرتـفـعٌ ويُـنُـصَـبُ الُمُسَوّدُ

وأعـطِ أنّ مــا لِـإنّ مِـنُ عــمـلُ كـذا كـأنّ ليتَ لـكنّ لـعلّ

وانــصبهـمـا فـى ظـنّ زيـداً سيّـدا ونـحـوُ ظـنّ مثـلُهـا فـيـمـا بـدا

المنصوبات 6

شــربــتُ مــاءً مـاءٌ المفعولُ بِـهُ وناب فى يُشربُ ما عنُ شارِبهُ

والـظـرفُ وقـتٌ أو مـكـانٌ نُصِبـا كـقــامَ ليـلةً وقـامَ جـانِبـا

والـمـصـدرَ انُصِبـهُ كَقُـمُ قِيـامـا ونَــحُوُهُ مِنُ مَـلَكٍ سَـلامـا

وانــصبُــهُ مــفـعـولاً لَــهُ إنُ عـلَّةُ جـاء كَلِلّـهِ اجُتَهِـدُ شُكُراً لَهُ

والـحـالُ وصُفٌ هيـئةً قـد أَعـرَبـا مُـنَـكّـرٌ كـجِئـتُ زيداً راكِبـا

ونــحــوُهُ التــمييـزُ لكـنْ جَـمُـدا   كَشِبْـرٍ ارْضـاً وأجَـلَّ مَـحْتِـدا

المجرورات 3

يُــجَــرُّ بـــالـحـرفِ وبـــالإضــافةْ   كـانْـعِـمْ ببيـتِ ابنِ أبى قُحافةْ

والــحــرفُ بـاءٌ وإلـى ومِـنْ وفـىْ   ونـحـوُهـا وأحْـرُفٌ لِلْحَلِفِ

ومِــنْ مُــضـافٍ أَسْـقِـطِ التـنـويـنـا   والـنّـونَ كـابْـنَيْـهِ وطُورِ سِينا

التوابع 4

يتبعُ فـى الإعـرابِ الاسماءَ الأوَلُ   نـعـتٌ وتـوكيدٌ وعطفٌ وبدلُ

فـالـنـعـتُ فـى بُشِّـرَ بالإبنِ الحليمْ   وابـنِ عـليـمٍ الـحـليمُ والعليمْ

ونــحــوُه التــوكيــدُ مثـلُ قـولِهـمْ   مُــرَّ بِهِـمْ جـمـيـعِهِـمْ أو كلِّهِمْ

والـعـطفُ بـالحروفِ نحوُ جِىء أبا   زيـدٍ وزيـداً ثُـمَّ جانِبُ مَنْ أبَى

النداء 2

يُبـنـى الـمـنـادى الـمـفردُ المعَرَّفُ   على الذى فى الرفعِ قبلُ يُعرفُ

وانــصِبْــهُ إنْ مـضـافـاً أوْ مُـنَـكَّـراً   كيـا رفـيـقَ الـدربِ أو يا سائرا

العدد 4

الــعشــرُ دون التـــا إلــى الثـلاثِ   خُصّتْ بـمـعـدودٍ من الإناثِ

والــعشــرُ إن ركبتهـــا فـطــابـقـــا   وواحــداً واثـنـيـنِ طـابقْ مطلقا

مــميــزٌ مـــا بيـن عشــرٍ ومـــائةٌ   يُـنـصـبُ مـفـرداً كعشرينَ فئةٌ

وغيــرُه جُــرَّ وليــــسَ مــفــردا   إلا مبيــنٌ مـــائة فــصـــاعـدا

إعراب الفعل المضارع 7

(ويُــرُفَــعُ الــمـضــارعُ الـمـجـرّدُ   من نَصبٍ أو جزْمٍ)كأنتَ تَسُعَدُ

وانُـصِـبُ بِـلَـنُ وأَنُ وبـاللامِ الُمُفيدُ   كيُ وهُيَ فى الآياتِ مِنُ بعدِ يُريدُ

والـواوِ والـفـا بـعـدَ نفيٍ أو طَلَـبُ   كاطُلُبُ ولا تكُسَلُ فتَتُرُكَ الطلبُ

وإنُ خــلا مِــنُ واوٍ أو فـــاءٍ جُـزِمُ   كـغيـرِ مـوضـعٍ بِـهِ يغفِرُ لَكُمُ

واجُــزِمُــهُ بــالـلام ولا إنُ طَـلَبـا   ولــم ولــمـا ولـمـاضٍ قَـلَبـا

واجـزِمُ بـإنُ نـحـوَ حـديثِ إنُ يُرِدُ   وثَـمّ غيـرُ إنُ كمَنُ يَعُمَلُ يَجِدُ
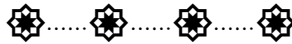
مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 3 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 2 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات 250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات: 199)

3......دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات: 140)

4......والدین، زوجین اوراساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات: 125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات: 100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات: 63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات: 60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءٍ) (کل صفحات: 57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات: 55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات: 41)

13......راہِ خدا عزَّوجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650)

19...... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات: 93)

20...... تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان۔ (کل صفحات: 77)

21......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمُ (کل صفحات: 74)

22...... اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات: 70)

23......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات: 60)

24...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات: 62)

25......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات: 46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلدالخامس)

2......فضائل دعا

3......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

4 ......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ دوم)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال..جلد اول (الزواجرعن اقتراف الکبائر) (کل صفحات:853)

2...... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:743)

3...... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4...... عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم،حصہ اول) (کل صفحات:412)

5...... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

6...... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

7...... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8...... مدنی آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)

9...... راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11...... حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

12...... بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)

14...... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15...... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات:649)

عنقریب آنے والی کتب

1...... راہ نجات ومہلکات جلد اول (الحدیقۃالندیۃ)

2...... حلیۃ الاولیاء (مترجم،حصہ اول)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۸۲) دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (صفحات: 2) (۸۳) کتاب العقائد (کل صفحات:64)

(۸۴) عنایۃ النحو شرح ھدایۃ النحو (صفحات:7 2) (۸۵) الاربعین النوویۃ (صفحات:121)

(۸۶) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (صفحات:175) (۸۷) گلدستہ عقائد واعمال (صفحات:180)

(۸۸) شرح الاربعین النوویۃ (صفحات: 155) (۸۹) صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)

(۹۰) المحادثۃ العربیۃ (صفحات:101) (۹۱) تعریفاتِ نحویہ (صفحات:45)

عنقریب آنے والی کتب

﴿شعبہ تخریج﴾

26......بہارِ شریعت حصہ ۷(کل صفحات 133)

27......کرامتِ صحابہ علیہم الرضوان (348)

عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِ شریعت حصہ ۸، ۹ 2......منتخب حدیثیں 3......معمولاتِ الابرار 4......جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

4......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

7......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

10......توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)

11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

12......غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)

13...... مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

14......فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)

15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

16......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

17......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)

18......بدگمانی (کل صفحات:57)

19......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

22......ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)

23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

عنقریب آنے والی کتب

1......ریاکاری 2......زکوٰۃ کے احکام 3......صدقۂ فطر کے احکام

شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ

1...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات 275)

2......قوم جنّات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262

3......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

4......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

5......فیضان امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101)

6......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)

7...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

8......تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات:49)

9...... تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)

10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

11...... غافل درزی (کل صفحات:36)

12......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)

13......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)

14......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)

15......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)

16......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

17...... بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
18......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
19......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
20...... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح)

عنقریب آنے والے رسائل

1......اعتکاف کی بہاریں (قسط1)
2......نسبت کی بہاریں قسط4 (مدینے کا مسافر)
3......انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں قسط2 (نومسلم کی درد بھری داستان)
4......ا C ی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
5......اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب قسط2 (معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟)

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

1......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
2...... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
3...... پانی کے بارے اہم معلومات (کل صفحات:48)
4...... بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

عنقریب آنے والے رسائل

1......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
2......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) فیصل مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net